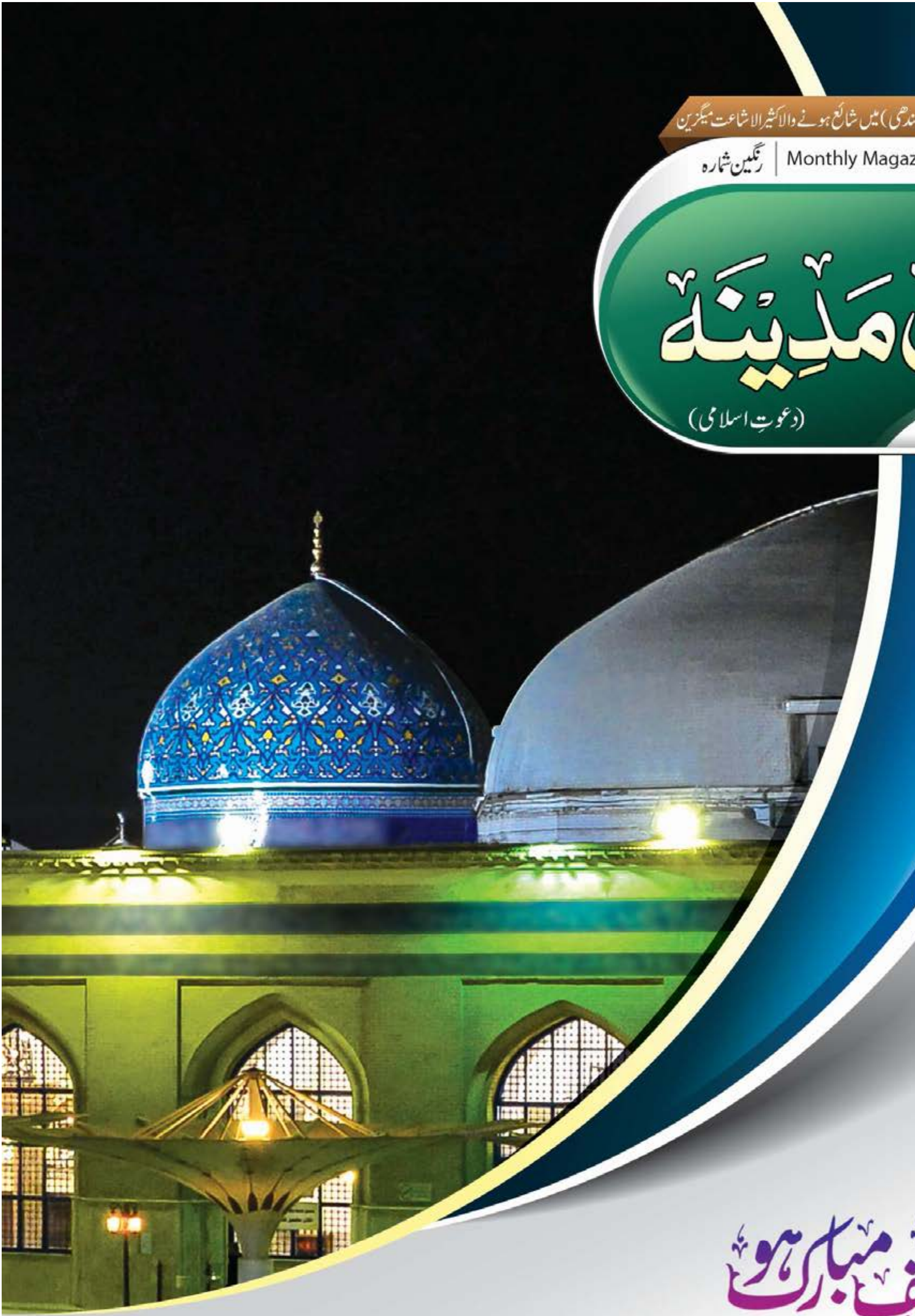

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

اکتوبر 2023ء / ربیعُ الآخر 1445ھ

گیارہویں شریف مبارک ہو

◄ کامیاب زندگی کے تین اصول 7
◄ گیارہویں منانے کے گیارہ طریقے 21
◄ چڑیا کی فریاد 55
◄ اچھے اور برے کا اسلامی معیار 60
◄ اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل 63

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

مَحبّتِ اَولیا بڑھانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اولیائے کِرام سے محبّت رکھنے والوں کی صحبت اِختیار کی جائے۔

بخار سے شِفا

جس کو بخار ہو سات بار یہ دُعا پڑھے: بِسۡمِ اللّٰہِ الۡکَبِیۡرِ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ مِنۡ شَرِّ عِرۡقٍ نَّعَّارٍ وَّ مِنۡ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

اگر مریض خود نہ پڑھ سکے تو کوئی دوسرا نمازی آدمی سات بار پڑھ کر دَم کر دے یا پانی پر دَم کر کے پلا دے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ الکریم بخار اتر جائے گا۔ ایک مرتبہ میں بخار نہ اترے تو بار بار یہ عمل کریں۔ (مستدرک للحاکم، 5/592، حدیث:8324- جنتی زیور، ص 580)

پہاڑ جتنا قرض

ایک مقروض سے مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر جَبَلِ صِیر (صِیر ایک پہاڑ کا نام ہے) جتنا دَین (یعنی قرض) ہوگا تو اللہ پاک تمہاری طرف سے ادا کردے گا، تم یوں کہا کرو: اَللّٰھُمَّ اکۡفِنِیۡ بِحَلَالِكَ عَنۡ حَرَامِكَ وَاَغۡنِنِیۡ بِفَضۡلِكَ عَمَّنۡ سِوَاكَ۔ (ترمذی، 5/329، حدیث:3574)

ہڈی جوڑنے کے لئے

تین دن تک سورۂ تَوبَہ کی آیت:129 اوّل آخر دُرود شریف کے ساتھ ایک ایک بار پڑھ کر بار بار دَم کیجئے۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ ٹوٹی یا پھٹی ہوئی ہڈی جُڑ جائے گی۔ (گھریلو علاج، ص84)

خاوَند کو نیک نمازی بنانے کے لئے

خاوَند گھر میں لڑتا جھگڑتا رہتا ہو تو بیوی ہر بار بِسۡمِ اللّٰہ کے ساتھ گیارہ مرتبہ "سُورۂ فاتِحَہ" پڑھ کر پانی پر دَم کرے، پھر اپنے خاوند کو پلائے، اِنۡ شَآءَ اللّٰہ وہ نیکی کے راستے پر آجائے گا۔

نوٹ: شوہر بلکہ کسی کو بھی اس عمل کا پتا نہ چلے ورنہ غلط فہمی کے سبب پریشانی ہو سکتی ہے، جب جب موقع ملے یہ عمل کر لیا جائے، دَم کیا ہوا پانی کولر میں موجود پانی میں بھی ڈالا جا سکتا ہے، بے شک خاوَند کے علاوہ اور افرادِ خانہ بھی اُس میں سے پئیں، ضرور تاً دوسرا پانی کولر میں ڈالتے رہیں۔ (رسالہ: بیمار عابد، ص40 بتغیر)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

اکتوبر 2023ء / رَبیعُ الآخر 1445ھ

جلد: 7 شمارہ: 10

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

- قیمت — رنگین شمارہ: 200 روپے — سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات — رنگین شمارہ: 3500 روپے — سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبر شپ کارڈ (Membership Card) — رنگین شمارہ: 2400 روپے — سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے — سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

قرآن وحدیث	جنت کن لوگوں کے لئے ہے؟	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری	4
	کامیاب زندگی کے تین اصول	مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی	7
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	پیر صاحب کو اپنا عمل بتانا کیسا؟ مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری	9
دارالافتاء اہلِ سنّت	جوتے پہن کر نمازِ جنازہ پڑھنا کیسا؟ مع دیگر سوالات		11
مضامین	آیئے ذوقِ عبادت بڑھائیں	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری	13
	حقیقتیں (قسط:2)	مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مدنی	15
	اسوۂ حسنہ کی ضرورت و اہمیت	مولانا شہروز علی عطّاری مدنی	18
	مذہبی حساسیت اور بے حسی (قسط:1)	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری	19
	گیارھویں منانے کے گیارہ طریقے	مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مدنی	21
	فائدہ مند سوالات اور ان کے جوابات	مولانا عدنان چشتی عطّاری مدنی	25
	مسجد، نمازی اور اہلِ محلہ	مولانا ابوالنور راشد علی عطّاری مدنی	27
تاجروں کے لئے	احکامِ تجارت	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	30
بزرگانِ دین کی سیرت	حضرت یونس علیہ السّلام (قسط:01)	مولانا ابوعبید عطّاری مدنی	32
	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آباء و اجداد (قسط:02)	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	34
	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	37
متفرق	یمن کی تاریخ (قسط:01)	مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مدنی	39
	ذہنی آزمائش (چوتھی اور آخری قسط)	مولانا عبدالحبیب عطّاری	41
	تعزیت و عیادت	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری	44
قارئین کے صفحات	آپ کے تاثرات		45
	نئے لکھاری (ستمبر، اکتوبر 2023ء)		46
بچّوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“	بہترین جگہیں / حروف ملایئے	مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی	53
	ماں کی گود	مولانا ابوجواد عطّاری مدنی	54
	چڑیا کی فریاد	مولانا ابوحفص مدنی	55
	لائبریری کی ترتیب	مولانا حیدر علی مدنی	57
اسلامی بہنوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“	اچھے اور برے کا اسلامی معیار	اُمِّ میلاد عطّاریہ	60
	اپنے دل کی صفائی کریں	بنتِ ندیم عطّاریہ	62
	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی فضیل رضا عطّاری	63
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا حسین علاؤ الدین عطّاری مدنی	65

جنت کن لوگوں کے لئے ہے؟

مفتی محمد قاسم عطاری*

اللہ ربّ العزّت نے فرمایا: ﴿وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ(۳۱) هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍۚ(۳۲) مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِۙ(۳۳) ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ(۳۴) لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَ لَدَیْنَا مَزِیْدٌ(۳۵)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور جنّت پرہیزگاروں کے قریب لائی جائے گی، ان سے دور نہ ہوگی۔ (کہا جائے گا:) یہ ہے وہ (جنت) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا، ہر رجوع کرنے والے، حفاظت کرنے والے کے لیے، جو رحمٰن سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ آیا۔ (ان سے فرمایا جائے گا) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ ان کے لیے جنت میں وہ تمام چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔ (پ26، قٓ: 31تا35)

تفسیر:

مذکورہ آیات میں پانچ چیزیں بیان فرمائی گئیں: (1) جنت متقین کے لئے ہے اور خدا کے اِنعام و اِکرام کا یہ عظیم مقام متقیوں کے قریب کردیا گیا ہے یا قریب کردیا جائے گا۔ (2) جنت کا وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے جو خدا کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنے، اپنے ایمان، نیک اعمال، خلوت و جلوت، ظاہر و باطن اور حقوقِ الٰہی کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اس کے ساتھ، دیکھے بغیر رحمٰن عزّوجل سے ڈرنے اور خدا کے حضور رجوع کرنے والے دلوں کے ساتھ پیش ہونے والے ہیں۔ (3) جنت میں داخلہ سلامتی کے ساتھ اور ہمیشہ کے لئے ہوگا۔ (4) جنتیوں کو جنت میں وہ سب کچھ عطا کیا جائے گا جس کی وہ خواہش کریں گے۔ (5) جنت میں خواہش و طلب پر ملنے والی نعمتوں کے علاوہ خداوندِ کریم کی طرف سے مزید نعمتیں بھی عطا کی جائیں گی جن میں سب سے اعلیٰ نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔

آیت میں فرمایا کہ جنت پرہیزگاروں کے قریب لائی جائے گی، ان سے دور نہ ہوگی۔ بندوں پر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور ابدی نعمتوں پر مشتمل عظیم مقام کا نام جنت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے، اس میں وہ نعمتیں ہیں جنہیں آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خیال ہی گزرا اور یہ مقام (جنت) ساتویں آسمان سے اوپر ہے۔

جنت کو پرہیزگاروں کے قریب کرنے کے متعدد معانی ہیں: (1) ایک معنیٰ یہ ہے کہ دنیا ہی میں جنت کو پرہیزگاروں کے دلوں کے قریب کردیا گیا کہ ان کے دلوں میں جنت میں داخلے کا شوق اور وہاں پہنچانے والے اعمال کی محبت ڈال دی گئی جن پر وہ عمل کرتے ہیں۔ (2) دوسرا معنی یہ ہے کہ جنتیوں کے لئے میدانِ قیامت سے جنت کی طرف جانا آسان کردیا جائے گا کہ جنت اگرچہ کتنے ہی فاصلے پر ہو لیکن جنتیوں کے لئے اس میں جانا ایسے ہی آسان ہوگا جیسے کسی قریب کی جگہ آدمی بآسانی چلا جاتا ہے۔ (3) تیسرا معنیٰ یہ ہے کہ جنت دیکھنے کے لئے ایسے قریب ہوگی کہ میدانِ قیامت ہی سے جنتی اسے بآسانی دیکھ لیں گے۔ (4) چوتھا معنیٰ یہ ہے کہ جنت میں جانے کے بعد جنت کی تمام جگہیں آنے جانے کے لئے

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

نہایت قریب کر دی جائیں گی کہ اگرچہ جنتی کا محل موجودہ پوری دنیا سے زیادہ بڑا ہو لیکن اگر اس نے کسی دوسری جگہ جانا ہو تو لمحے بھر میں وہاں پہنچ جائے گا، یعنی سب مقامات رسائی کے اعتبار سے قریب ہوں گے۔ یہ تمام تعبیرات تفسیر طبری، قرطبی اور بغوی سے ماخوذ ہیں۔

اسی آیت پر حضرت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرَّحمہ نے یوں کلام فرمایا کہ **جنت میں داخلے کے اعتبار سے متقیوں کی تین اقسام ہیں: 1 عام مومنین 2 خاص مومنین 3 خاص الخاص حضرات۔** عام مومنین جنت کی طرف پیدل جائیں گے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا۔(پ24، الزمر:73) **خاص مومنین** اپنی نیکیوں کی سواریوں پر سوار ہو کر جنت کی طرف جائیں گے۔ ان کی نیکیاں سواریوں کی صورت میں تبدیل کر دی جائیں گی جیسے قربانی کے جانور اور مسجدوں کے متعلق روایات موجود ہیں۔ **خاص الخاص لوگوں** کا معاملہ یہ ہو گا کہ وہ خود اونچے مقام پر ہوں گے اور جنت اُن کے قریب کر دی جائے گی اور انہی کیلئے فرمایا گیا کہ جنت ان سے دور نہیں۔

(روح البیان، ق، تحت الآیۃ:31، 9/130)

آیت میں فرمایا کہ جنتیوں سے کہا جائے گا کہ یہ ہے جنت جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا۔ جنتیوں کو یہ بشارت جنت میں داخلے کے وقت سنائی جائے گی اور یہ بشارت یا تو عظیم شرف عطا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جائے گی یا فرشتوں کی زبان سے ملے گی۔

آیات میں بتایا کہ جنت کن اوصاف کے مالک لوگوں کے لئے ہے؟

جنتیوں کا پہلا وصف: آیت میں فرمایا: لِكُلِّ اَوَّابٍ، ہر رجوع کرنے والے کے لیے۔

”اَوّاب“ کے متعدد معانی بیان کئے گئے ہیں اور تمام معانی اپنی جگہ درست ہیں۔ 1 ”اَوّاب“ سے مراد وہ شخص ہے جو معصیت اور نافرمانی کو چھوڑ کر اطاعت اختیار کرے۔ 2 حضرت سعید بن مسیب علیہ الرَّحمہ فرماتے ہیں: ”اَوّاب“ وہ ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر اس سے اگر گناہ صادر ہو تو پھر توبہ کرے۔ 3 ”اَوّاب“ سے مراد وہ شخص ہے جو تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کرکے ان کی بخشش کا سوال کرے۔(خازن، ق، تحت الآیۃ:32، 4/178-روح البیان، ق، تحت الآیۃ:32، 9/131) 4 ”اَوّاب“ سے مراد تسبیح کرنے والا ہے۔(تفسیر طبری، ق، تحت الآیۃ:32، 11/428) 5 ”اَوّاب“ لوٹنے والے کو کہتے ہیں، لہٰذا یہ وہ شخص ہے جو گناہوں سے نیکیوں کی طرف لوٹ جاتا ہے اور استغفار کرتا ہے۔(تفسیر کبیر، ق، تحت الآیۃ:32، 10/145)

جنتیوں کا دوسرا وصف: حَفِيظٍ (حفاظت کرنے والے)۔

اس بارے میں مفسرین کے کئی اقوال ہیں: 1 ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ”حَفِيظ“ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کرنے والا ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے حق کی حفاظت کرے، خدا کی نعمت کا اعتراف کرکے اس کا شکر ادا کرے۔ 2 حدیث میں فرمایا کہ جس نے دن کے پہلے پہر میں چار رکعت نفل نماز پر ہمیشگی اختیار کی تو وہ ”اَوّاب“ و ”حَفِيظ“ ہے۔(قرطبی، ق، تحت الآیۃ:32، جز:17، 9/17) 3 ”حَفِيظ“ وہ ہے جو اپنی تمام سانسیں اللہ کے لئے صرف کرے یعنی رب کی طلب کے علاوہ کسی اور جگہ اپنی سانسیں ضائع نہ کرے اور کسی بھی لمحے رب کی یاد سے غافل نہ ہو۔(روح البیان، ق، تحت الآیۃ:32، 9/131) 4 ”حَفِيظ“ سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے۔ 5 ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”حَفِيظ“ سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور اُن سے استغفار کرے۔

(خازن، ق، تحت الآیۃ:32، 4/178)

جنتیوں کا تیسرا وصف: مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ، جو رحمٰن سے بن دیکھے ڈرا۔

آیت میں خدا سے خشیت رکھنے کا فرمایا ہے۔ ”خشیت“ وہ خوف ہے جو کسی کی عظمت کی وجہ سے ہے۔ خشیت اور خوف میں فرق ہے۔ جہنم کی سزا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، خوف کہلاتا ہے۔ یہ کیفیت عام لوگوں میں ہوتی ہے اور خدا کی

عظمت کے پیشِ نظر اس سے ڈرنا "خشیت" کہلاتا ہے اور یہ صفت علمائے ربانیین، اولیائے کرام کی ہے۔

آیت میں فرمایا کہ رحمٰن سے خشیت رکھتے ہیں۔ رحمٰن کے لفظ سے اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ کے بندے اس سے ڈرنے کے باوجود اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں نیز بندوں کو علم ہے کہ رب کی رحمت بہت وسیع ہے اور بندوں کے خوف کے باوجود رب کریم اپنی رحمت اپنے بندوں سے نہ روکے گا اور یہ بات بھی ہے کہ بندے، رب کے اس ارشادِ گرامی ﴿نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ(۴۹) وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ(۵۰)﴾ ترجمہ: میرے بندوں کو خبر دو کہ بیشک میں ہی بخشنے والا مہربان ہوں اور بیشک میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔ (پ14، الحجر: 49، 50) پر عمل کرتے ہیں یعنی وہ خوف و رجا کے درمیان میں رہتے ہیں۔

آیت میں فرمایا: بغیر دیکھے خدا سے ڈرتے ہیں۔ اس کے دو معنیٰ ہیں، ایک یہ کہ مومن اپنے رب سے ڈرتا ہے حالانکہ اس نے اپنے رب کو دیکھا نہیں ہے۔ دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ مومن بندہ، خلوت میں بھی خدا سے ڈرتا ہے حالانکہ اس وقت کوئی انسان اسے نہیں دیکھ رہا ہوتا۔ (قرطبی، ق، تحت الآیۃ: 33، جز17: 9/17)

جنتیوں کا چوتھا وصف: وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ، رجوع کرنے والے دل کے ساتھ آیا۔

خدا کے حضور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ حاضر ہونے والے وہ ہیں جو اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت پر توجہ رکھتے ہیں، مخلص ہوتے ہیں، خدا کی حرمتوں کو جاننے والے، خدا سے دوستی رکھنے والے، خدا کے جلال کے سامنے تواضع کرنے والے اور خدا کی خاطر اپنی خواہشِ نفس کو چھوڑنے والے ہوتے ہیں۔ (قرطبی، ق، تحت الآیۃ: 33، جز17، 9/17) قلبِ منیب، قلبِ سلیم کی طرح ہے جو قرآن میں فرمایا: ﴿اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ(۸۴)﴾ (پ23، الصّٰفّٰت: 84) اس سے مراد شرک سے سلامتی ہے اور جو شرک سے سلامت ہو وہ غیر اللہ کو چھوڑ کر رب کی طرف رجوع کرتا ہے تو ایسا قلب "قلب منیب" کہلاتا ہے اور جو اللہ کی طرف رجوع کرے اور شرک سے بری ہو تو ایسا قلب "قلبِ سلیم" ہو گا۔

(تفسیر کبیر، ق، تحت الآیۃ: 33، 10/147)

آیت میں فرمایا: اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ پرہیزگاروں سے کہا جائے گا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ، یہ سلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر سلامتی کا نزول ہو گا یا فرشتوں کی جانب سے جنتیوں کو سلام کہا جائے گا اور یہ سلامتی جنت کی نعمتوں کے زوال سے سلامتی ہو گی اور اس سلام میں سلامتی، سعادت اور کرامت سب داخل ہوں گے۔

آیت میں فرمایا: ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ، یہ ہمیشگی کا دن ہے۔ آیت میں "یوم الخلود" سے بنیادی اسلامی عقیدہ بھی واضح ہو گیا کہ جنت ہمیشہ رہے گی، کبھی فنا نہ ہو گی اور جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی عقیدہ کافروں اور جہنم کے بارے میں ہے کہ جہنم ہمیشہ رہے گی اور کافر جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

جنت کی نعمتوں کے متعلق فرمایا: لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَ لَدَیْنَا مَزِیْدٌ، جنتیوں کے لیے جنت میں وہ سب کچھ ہے جو چاہیں اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔ حضرت ابو القاسم قشیری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ انہیں کہا جائے گا کہ تم دنیا میں کہا کرتے تھے کہ وہی ہو گا جو منظورِ خدا ہے، اب جو تم چاہو گے وہی ہو گا کیوں کہ نیکی کا بدلہ ویسی ہی نیکی ہے۔ نیز آیت میں فرمایا کہ جنت میں مزید بھی ملے گا۔ یہ مزید فضل اور نعمت "دیدارِ الٰہی" ہے۔ اہلِ بہشت جنت میں جمعہ کے دن جمع ہوں گے تو جو کچھ مانگیں گے، اللہ تعالیٰ وہ عطا فرمائے گا اور اپنے جلوۂ دیدار سے بھی نواز دے گا۔ جنت میں جمعہ کا نام "یوم المزید" ہے۔ (روح البیان، ق، تحت الآیۃ: 35، 9/132) عقیدۂ اہلِ سنت یہ ہے کہ آخرت میں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا اور یہ دیدار کسی کَیفِیَّت اور جِہَت کے بغیر ہو گا۔

دعا: اللہ کریم ہمیں جنتیوں کے اوصاف و اخلاق اور اعمال کی توفیق عطا فرمائے، ہماری بے حساب بخشش فرما کر جنت میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کامیاب زندگی کے تین اصول

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جَالِسُوا الْكُبَرَاءَ وَسَائِلُوا الْعُلَمَاءَ وَخَالِطُوا الْحُكَمَاءَ یعنی بڑوں کے پاس بیٹھو، عُلَما سے پوچھو اور حکمت والوں سے میل جول رکھو۔ (1)

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے طرزِ زندگی (Life Style) بہتر بنانے کے بارے میں ہماری بہت خوب صورت اور جامع راہنمائی (Comprehensive Guidance) فرمائی ہے، یہ حدیثِ مبارکہ بھی اُنہی میں سے ایک ہے کہ جس میں کامیاب زندگی کے تین اصول بیان کیے گئے ہیں، آیئے! ان میں سے ہر ایک کے بارے میں تفصیل سے جاننے کی کوشش کرتے ہیں:

1 جَالِسُوا الْكُبَرَاءَ

علامہ عبدالرءوف مناوی رحمۃُ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بڑوں سے مراد وہ ہیں کہ جو بڑے تجربہ کار ہوں، دینی اعتبار سے پختہ ذہن و طبیعت ہوں، اُن سے آدابِ زندگی سیکھے جاسکیں نیز اگر کوئی عمر میں کم ہے لیکن دین میں بڑا رتبہ حاصل ہے تو وہ بھی بڑوں میں سے ہے۔ (2)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بڑوں کے پاس بیٹھنے کا تو حکم دیا ہے مگر سوال یہ ہے کہ وہ کیسے ہوں؟ امام مناوی رحمۃُ اللہ علیہ نے امام ابنِ عربی رحمۃُ اللہ علیہ کی اس ٹاپک پر تفصیلی گفتگو نقل فرمائی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے:

1. وہ قراٰن و حدیث کو جاننے والے ہوں۔
2. اُن کا ظاہر قراٰن و حدیث کی طرف بلاتا ہو اور باطن اسلامی تعلیمات سے رنگا ہوا ہو۔
3. وہ حدودُ اللہ کی رعایت کرتے ہوں۔
4. اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہوں۔
5. احکامِ شریعت کو نافذ کرنے والے ہوں۔

یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کو دیکھ کر اللہ پاک یاد آجاتا ہے۔ (3)

محترم قارئین! رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک فرمان کا یہ حصّہ بتارہا ہے کہ تجربہ کار لوگوں کے تجربے سے فائدہ اٹھانا ہمیں بہت سارے نقصانات سے بچالیتا ہے نیز کسی کو بڑا مان لینے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ سیکھنا (Learning) آسان ہوجاتا ہے۔ اللہ کے نیک بندوں کو بڑا مقام حاصل ہے، ان کے پاس بیٹھنا دین و دنیا کی بھلائی کا ذریعہ ہے۔ علامہ مناوی مزید فرماتے ہیں: نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا دلوں کے

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

لئے یقیناً اکسیر (نہایت فائدہ مند) ہے لیکن فوراً اثر کا ظاہر ہونا شرط نہیں، مدت بعد اُن کی صحبت اپنا رنگ دکھاتی ہے۔[4]

2 سَائِلُوا الْعُلَمَاء

یعنی پیش آنے والے مسائل کا شرعی حل ایسے عُلما سے پوچھو جو باعمل ہوں، اُن کے پاس بیٹھتے ہوئے احترام کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور اُن سے کوئی بات پوچھتے ہوئے ظاہر و باطن میں کوئی ایسا کام نہ ہو جو اُن کی شان کے خلاف ہو۔[5]

ہمیشہ سیکھتے رہئے ہمیں ہمیشہ سیکھتے رہنے کی کوشش کرنی چاہیے، بعض دفعہ ہمیں معلوم نہیں ہو پاتا کہ کیا کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے اور کتنا کچھ سیکھ کر اپنی عملی حالت بہتر بنا سکتے ہیں اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کر سکتے ہیں لہٰذا کوشش کیجئے کہ اپنی ضرورت کے مسائل سیکھتے رہیں ورنہ غلطیاں کم ہونے کے بجائے یوں ہی بڑھتی رہیں گی۔ اس کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا پلیٹ فارم بہت مفید ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مفتیانِ کرام کے زیرِ نگرانی دارالافتاء اہلِ سنّت کی بہت ساری سروسز ہیں جن کے ذریعے آپ شرعی سوالات پوچھ سکتے ہیں نیز مدنی چینل پر بھی دارالافتاء اہلِ سنّت کے سوال جواب کے سلسلے آتے ہیں۔ نیز دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں شرکت بھی سیکھنے کا بہترین پلیٹ فارم ہے۔

3 خَالِطُوا الْحُكَمَاء

یعنی وقت نکال کر حکمت والوں سے ملتے رہو کیوں کہ اہلِ حکمت جو بات کرتے ہیں وہ درست ہوتی ہے، جو کام کرتے ہیں اُس میں ایک طرح نظم اور پختگی ہوتی ہے، اِن لوگوں کے احوالِ زندگی غلطی و خامی سے محفوظ ہوتے ہیں، ان کی بارگاہ میں اخلاق سنورتا اور کردار نکھرتا ہے۔[6]

کبراء اور علماء و حکماء کے پاس بیٹھنے کے فائدے دانشوروں کے مطابق بڑوں اور عُلما و حکما کے پاس بیٹھنے سے یہ فائدے حاصل ہوتے ہیں:

1. عُلما کے پاس بیٹھنے سے نیکی و ثواب میں دل چسپی بڑھ جاتی ہے۔
2. حکما کے پاس بیٹھنے سے بندہ تعریف کے قریب اور مذمّت سے دور ہو جاتا ہے۔
3. بڑوں کے پاس بیٹھنے سے فضلِ الٰہی کی جستجو میں اضافہ ہوتا ہے اور اِس کے علاوہ ہر چیز سے دل اُچاٹ ہو جاتا ہے۔[7]
4. جو اَکابر اولیا کے پاس بیٹھتا ہے وہ آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔[8]

مدنی مذاکرے اور علم و حکمت آج ہمیں جن تجربہ کار اہلِ علم کی صحبت اور حکمت و دانائی میسر ہے، ان میں سے ایک امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی مبارک ذات بھی ہے، اللہ پاک نے آپ کو علم و حکمت سے بھی نوازا ہے اور ساتھ ہی زندگی کے اَپ اینڈ ڈاؤن کے ذریعے آپ کو وہ تجربہ (Experience) عطا کیا ہے کہ آپ شخصیت سازی (Personality Development) میں مضبوط حوالہ (Authentic Reference) ثابت ہوئے ہیں، آپ کی کوشش سے بہت بڑا انقلاب (Revolution) آیا ہے جس کے اثرات دنیا بھر میں محسوس کیے جا رہے ہیں۔ یہاں یہ سب بتانے کا مقصد یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو امیرِ اہلِ سنّت کے مدنی مذاکروں میں شرکت کرنے اور مکتبۃُ المدینہ سے پبلش ہونے والی ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی سیریز پڑھنے پر ابھارا جائے۔ مدنی مذاکروں میں شرکت سے اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو دینی اعتبار سے عظیم تجربہ کار ہستی کی صحبت ملے گی، سوال و جواب کے ذریعے علم کی دولت ملے گی اور حکیمِ وقت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی حکمت و دانائی بھری باتیں سننے کو ملیں گی، اِنْ شَآءَ اللہ! آپ تجربہ ضرور کیجئے گا۔ اللہ کریم ہمارے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) معجم کبیر، 22/125، حدیث:324 (2) فیض القدیر، 3/451 (3) فیض القدیر، 3/451 ماخوذاً (4) فیض القدیر، 3/451 (5) فیض القدیر، 3/452 ماخوذاً (6) فیض القدیر، 3/452 ماخوذاً (7) فیض القدیر، 3/452 (8) فیض القدیر، 3/451۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کیا پیر بھی مَحرَم ہوتا ہے؟

سُوال: کیا پیر مَحرَم ہوتا ہے؟

جواب: پیر محرم بھی ہو سکتا ہے جیسے باپ پیری مُریدی کرتا ہے اور بیٹی اس کی مُریدنی ہے تو یہ بیٹی کا محرم ہے۔ اگر کوئی اور پیر ہے جو نامحرم ہے تو وہ نامحرم ہی رہے گا یعنی صِرف پیر ہونا اسے محرم نہیں بنا دے گا۔ عورت اپنے نامحرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی اور نہ اس سے اپنے سر پر ہاتھ پھروا سکتی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 7صفر شریف 1441ھ)

2 "شَیْئًا لِلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر" کا مَطلب

سُوال: اِس شعر کا مَطلب بتا دیجئے:

شَیْئًا لِلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر

سَاکِنَ الْبَغْدَادِ یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِی

جواب: اس کا مَطلب یہ ہے کہ اے بغداد شریف کے رہنے والے بزرگ شیخ عبدُ القادر جیلانی! اللہ کے لئے مجھے کچھ عطا فرما دیجئے۔ (مدنی مذاکرہ، 7ربیع الآخر شریف 1441ھ)

3 بے ہوش مریض کی عیادت کیسے کی جائے؟

سُوال: کوئی مریض بے ہوش ہو، اُس کی عیادت کیسے کی جائے؟

جواب: جا کر اُسے دیکھیں، اُس کے لئے دُعا کریں اور اُس کے رِشتے داروں کو تسلّی دیں۔ اگرچہ بے ہوشی کی وجہ سے آپ مریض سے عیادت نہیں کر سکتے لیکن مریض کے پاس جا تو سکتے ہیں، یوں ہی اُس کے عزیزوں کے ساتھ ہمدردی بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اُس کی بے ہوشی کی وجہ سے زیادہ پریشان ہوں گے۔ غم خواری ضرور کرنی چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، 13صفر شریف 1441ھ)

4 کیا غوثِ اعظم، امامِ اعظم سے پہلے کے بزرگ ہیں؟

سوال: کیا حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ امامِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے دور سے پہلے کے ہیں؟

جواب: نہیں، امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ (تاریخ وفات: 2شعبان شریف 150ھ) پہلے کے ہیں اور حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ (تاریخ وفات: 11ربیعُ الآخر شریف 561ھ) بعد کے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 7ربیع الآخر شریف 1441ھ)

5 پیر صاحب کو اپنا عمل بتانا کیسا؟

سُوال: کیا کوئی مُرید اپنا عَمَل پیر صاحب کو بتا سکتا ہے؟

جواب: اگر اِس لئے اپنا عَمَل سُناتا ہے کہ میری کوئی کوتاہی یا غلطی ہو تو پیر صاحب اِصلاح کر دیں، یا میری راہ نمائی کر دیں کہ "اِس کے بدلے یہ عَمَل کر لو اور اُس کے بدلے وہ عَمَل کر لو" تو یہ اچّھی نیّت ہے، ایسی صورت میں پیر صاحب کو بتا

سکتا ہے۔ البتہ اگر یہ نیّت ہو کہ "پیر صاحِب کے دِل میں میرا مقام بن جائے، عزّت بن جائے، وہ مجھے نیک سمجھیں" تو اِس صورت میں نہ بتائیں۔ (مدنی مذاکرہ، 2ربیع الاول شریف 1441ھ)

6 کیا ہاتھ میں کالا دھاگا باندھ سکتے ہیں؟

سوال: کیا ہاتھ میں کالا دھاگا باندھ سکتے ہیں؟ نیز اِس سے غیر مسلموں کی مُشابہت تو نہیں ہو گی؟

جواب: ہمارے یہاں تعویذات کے بستے پر کالا دھاگا دیا جاتا ہے جو دَرد کے لئے پڑھا گیا ہوتا ہے اور ہاتھ وغیرہ میں جہاں دَرد ہوتا ہے وہاں باندھا جاتا ہے لہٰذا اگر کسی نے کالا دھاگا باندھا ہوا ہے تو اس کے ہاتھ میں دَرد ہو گا اسی لئے باندھا ہو گا۔ اس سے کسی غیر مسلم کی مُشابہت بھی نہیں کہ کالا دھاگا ہاتھ میں ہو تو یہ غیر مسلم کی نقل بن جائے۔ ہاں! اسٹیل کا ایک مَخْصُوص کڑا ہے جو غیر مسلموں کا ایک طبقہ پہنتا ہے، اگر یہ پہنیں گے تو ان کی مُشابہت ہو جائے گی۔

(مدنی مذاکرہ، 20صفر شریف 1441ھ)

7 مِیاں یا بیوی نامَحرم کے چکّر میں پڑ جائے تو دُوسرا کیا کرے؟

سُوال: ہمارے ہاں سوشل میڈیا کے آنے کے بعد گھر ٹوٹنے کے واقعات میں اِضافہ ہوا ہے۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ اگر کسی شوہر کو پتا چلے کہ اُس کی بیوی کسی غیر مَرد کے چکّر میں پڑ گئی ہے، یا بیوی کو پتا چلے کہ اُس کے شوہر کے غیر عورت کے ساتھ تعلقات ہیں تو اُن کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: بیوی کا کسی غیر مرد (یعنی نامحرم مرد) سے یا شوہر کا کسی غیر عورت (یعنی نامحرمہ عورت) سے تعلقات قائم کرنا حرام و ناجائز ہے، اگر ایسا ہونا Confirm ہو جائے تو جو اس میں مبتلا ہے اُس کو نرمی سے سمجھایا جائے، اَحادیثِ کریمہ یاد ہوں تو وہ سُنائی جائیں، خوفِ خُدا کی ترغیب دِلائی جائے اور ساتھ ہی اُن اَسباب پر بھی غور کیا جائے جن کی وجہ سے یہ سب ہو سکتا ہے۔ مثلاً شوہر کا بار بار جھگڑا کرنا، گہری نیند سے اُٹھا کر کپڑے اِستری کرنے کا کہنا، بیوی کو پاؤں کی جُوتی (یعنی حقیر و ذلیل) سمجھنا وغیرہ۔ یوں ہی بیوی کا ہر وقت مُنہ پُھلا کر رکھنا، شوہر کے گھر آتے ہی بچّوں کی شِکایتوں کے اَنبار لگا دینا، فرمائشوں کی فہرست (List) دیتے رہنا، چھوٹی چھوٹی بات پر شِکوہ و شکایت کرتے رہنا، بات بات پر لڑتے رہنا وغیرہ۔ یہ وہ چیزیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے شوہر یا بیوی دوسری طرف مائل ہو سکتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہئے، لیکن شیطان کی وجہ سے اِنسان بہک جاتا ہے۔ ایسی صُورت کا حل طَلاق نہیں ہے، اِس کا حل یہ ہے کہ دوسرے کی جائز ضرورت (Requirement) پُوری کی جائے، اُس کے ساتھ محبّت بھرا اُسلوک کیا جائے، بلکہ محبّت کی خوراک (Dose) بڑھا دی جائے کہ عُموماً جس دوا سے فائدہ نہ ہو رہا ہو اُس کی مقدار بڑھا دی جاتی ہے۔ یہ گھر چلانے کا بہترین طریقہ ہے، اِس سے گھر ٹُوٹ پُھوٹ کا شِکار ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 2ربیع الاول شریف 1441ھ)

8 عمامہ شریف کو پگڑی کہنا کیسا؟

سوال: کچھ لوگ عمامے کو پگڑی کہتے ہیں، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: عمامہ کو پگڑی کہتے ہیں نیز اس کو پگ اور صافہ بھی کہتے ہیں اس کے علاوہ بھی کئی نام ہیں۔ بہر حال توہین کی نیت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، ظاہر ہے کوئی مسلمان توہین کی نیت سے ایسا نہیں کہہ سکتا! (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 20رمضان شریف 1441ھ)

9 کیا مرچ کھانے سے زبان پتلی ہوتی ہے؟

سُوال: لوگ بولتے ہیں مِرچ کھانے سے زبان پتلی ہوتی ہے اور پڑھنا آتا ہے کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: مِرچی کھانے سے زبان پتلی ہوتی ہے یا پڑھنا آجاتا ہے میں نے کبھی ایسا پڑھا، سنا نہیں۔ البتہ طِبّی تحقیق کے مطابق ہَری مِرچیں کھانے سے قوتِ مُدافعت (Immunity) میں اِضافہ ہوتا ہے یعنی بیماری سے مقابلہ کرنے کی قُوّت بڑھ جاتی ہے۔ ہری مرچیں بھی زیادہ نہ کھائی جائیں کہ اس سے مِعدے کو نقصان ہو سکتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 26ربیع الاوّل 1441ھ)

دارُالافتاء اہلِ سنّت جوہر ٹاؤن لاہور

دَارُالْاِفْتَاء اَھْلِسُنَّت

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 جماعت میں نہ ہوتے ہوئے امام سے آیتِ سجدہ سنی تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی نے امام سے آیتِ سجدہ سنی اور اس وقت وہ نماز میں شامل نہیں تھا بعد میں شامل ہوا، تو کیا اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جس نے امام سے آیتِ سجدہ سنی اور اس وقت نماز میں شامل نہیں تھا، اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہے۔ سجدہ کرنے کے حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ آیتِ سجدہ سننے کے بعد امام کے سجدۂ تلاوت کرنے سے پہلے نماز میں شامل ہوا، تو امام کے ساتھ سجدہ کرے۔ اور اگر امام کے سجدۂ تلاوت کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا جس میں امام نے آیتِ سجدہ تلاوت کی تھی، تو وہ سجدہ نہیں کرے گا، امام کا سجدہ اسے کافی ہے، کیونکہ رکعت پانے کی وجہ سے وہ سجدہ کو پانے والا قرار پائے گا، اگر اس رکعت کے علاوہ کسی اور رکعت میں شامل ہوا، تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کرے۔ یاد رہے اگر وہ نماز میں شامل ہی نہ ہوتا، تب بھی اس پر سجدہ کرنا واجب ہوتا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مصدق	مجیب
مفتی فضیل رضا عطّاری	مولانا محمد سرفراز اختر عطّاری

2 جوتے پہن کر نمازِ جنازہ پڑھنا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جوتے پہن کر نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جوتا اور اس کے نیچے کی زمین پاک ہو، تو جوتا پہن کر نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں، جائز ہے، مگر ان میں سے کوئی بات فوت ہوئی یعنی زمین ناپاک ہوئی یا جوتا ناپاک ہوا تو نمازِ جنازہ نہیں ہو گی۔ زمین اگر پاک ہو اور کوئی مجبوری بھی نہ ہو، تو مناسب یہ ہے کہ جوتا اتار کر نمازِ جنازہ پڑھیں کہ استعمالی جوتے پاک ہی سہی لیکن گندے ضرور ہوتے ہیں۔ ہاں جہاں زمین کے

ناپاک ہونے کا شبہ ہو تو احتیاط یہ ہے کہ جوتے اتار کر اس پر پاؤں رکھ کر نمازِ جنازہ پڑھیں کہ اس صورت میں صرف جوتے کے اوپر والے حصے کا پاک ہونا ضروری ہے، جوتے کا تلا (نچلا حصہ) یا زمین ناپاک بھی ہو، تو امام محمد علیہ الرَّحمہ کے مفتیٰ بہ قول کے مطابق نماز ہو جائے گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
مولانا محمد سرفراز اختر عطاری	مفتی فضیل رضا عطاری

3 کیا مقروض پر بھی عُشر لازم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر اپنی زمین کی پیداوار کی مالیت سے زائد کسی پر قرض ہے تو کیا اس صورت میں بھی اس پر عشر واجب ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قوانینِ شریعت کے مطابق قرض، عشر واجب ہونے سے مانع نہیں، لہٰذا کسی شخص پر چاہے کتنا ہی قرضہ ہو، قرض کی رقم الگ کئے بغیر اس پر زمین کی مکمل پیداوار میں سے اپنی تفصیل کے مطابق عشر یا نصف عشر دینا لازم ہو گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
مولانا محمد بلال عطاری مدنی	مفتی فضیل رضا عطاری

4 میت کے پاؤں غسل دیتے وقت کس طرف کئے جائیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میت کو غسل دیتے وقت اس کے پاؤں کس طرف کئے جائیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بعض علمائے کرام کے نزدیک میت کو غسل دیتے وقت اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کئے جائیں جیسے مرض کی وجہ سے جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو، اشارے کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ قبلہ کی طرف پاؤں کرتا ہے اور بعض کے نزدیک میت کو قبر میں لٹانے کی طرح لٹایا جائے جیسے ہمارے یہاں یعنی سر شمال کی جانب اور پاؤں جنوب کی جانب کئے جاتے ہیں، جبکہ اصح مذہب یہ ہے کہ کسی خاص جانب پاؤں کرنے کی کوئی پابندی نہیں ہے، بلکہ جس جانب آسانی ہو، اسی جانب کئے جائیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطّاری

5 فصل تیار ہونے کے بعد بیچ دی تو کیا عشر لازم ہو گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ فصل تیار ہو چکی تھی مگر ابھی کٹائی باقی تھی کہ اس سے پہلے مالک نے بیچ دی، سوال یہ ہے کہ اس صورت میں فصل کا عشر خریدار ادا کرے گا یا بیچنے والا؟ بیان فرما دیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فصل جب اس قدر تیار ہو جائے کہ اب اس کے بگڑنے، سوکھنے اور خراب ہونے کا اندیشہ نہ رہے تو اس پر عشر واجب ہوتا ہے اور جس کی ملک میں یہ حالت پیدا ہو گی، اسی پر عشر لازم ہو گا۔ صورتِ مسئولہ میں چونکہ یہ حالت بائع (یعنی بیچنے والے) کی ملک میں پیدا ہوئی کہ اس نے فصل تیار ہونے کے بعد فروخت کی لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اسی پر عشر لازم ہے، خریدار پر لازم نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
ابو الحسن ذاکر حسین عطاری مدنی	مفتی فضیل رضا عطاری

فریاد

آئیے ذوقِ عبادت بڑھائیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری (مدظلہ العالی)

اللہ پاک کی عبادت ہی ہماری پیدائش کا اَصْل مقصد ہے، اُس کی عبادت ہمارے لئے اس کے عَفْو و دَرگزر، فضل و کرم اور اس کی رحمت کے حصول کا ذریعہ اور اس کے عذاب سے بچنے کا وسیلہ ہے، قراٰن و حدیث میں جگہ جگہ ہمیں ربُّ العٰلمین کی عبادت کی ترغیبات ملتی ہیں، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے لوگو اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا۔[1] ایک اور مقام پر ارشادِ ربُّ العِباد ہے: ﴿وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ(۵۶)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔[2] اور پھر یہ عبادت کا سلسلہ کب تک رہنا چاہئے، اس کے بارے میں ربِّ لَم یَزَل فرماتا ہے: ﴿وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ(۹۹)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو۔[3]

بدقسمتی سے آج ایک بڑی تعداد نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دے کر، فضولیات اور گناہوں میں پڑ کر اپنی زندگی کے اس اصل اور حقیقی مقصد کو بُھلایا ہوا ہے۔

رب کی عبادت محتاجی دُور کرتی ہے اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ مال داری سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تیرے دونوں ہاتھ مَشاغل سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہ کروں گا۔[4] یعنی (اے انسان) تو اپنا دل میری عبادت و اطاعت کے لئے خالی رکھ، دَسْت بَکار دل بَیار (ہاتھ کام میں اور دل رب کی یاد میں، اس) پر عمل کر، فراغتِ دل کے یہ ہی معنیٰ ہیں، یہ مطلب نہیں کہ دنیا کا کاروبار نہ کر خود بھی بھوکے مرو بچوں کو بھی مارو۔ دل کی دنیا دوسری ہے اگر اس پر عمل نصیب ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ کمائی میں برکت دل میں فراغت حاصل ہو گی۔ (اور) اگر تو نے اپنے آپ کو دنیا کی فکروں میں ہی لگا دیا، تیرے دل میں دنیا اتر گئی تو تُو کام اور فکر کرے گا زیادہ، ملے گا وہی جو تیرے مقدر میں ہے، تُو مالدار ہو کر بھی فقیر ہی رہے گا۔ دل کا چین اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ یہ اس کے ذکر سے نصیب ہوتا ہے۔[5]

یہ بھی یاد رکھئے کہ ہمیں تمام جہانوں کے رب کی عبادت دِکھاوے اور واہ واہ کے لئے نہیں بلکہ اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہی کرنی ہے، ایسی ہی عبادت کا اُخروی فائدہ ملاحظہ کیجئے:

خلوص والی عبادت جنّت میں داخل کروائے گی خالص اللہ

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیاگیا ہے۔

پاک کے لئے اس کی عبادت کرنے والے سے قیامت کے دن اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میری عزّت اور میرے جلال کی قسم! میری عبادت سے تیرا کیا ارادہ تھا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم! میرے اِرادے کو تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے، عبادت سے میرا مقصد تیری یاد اور تیری رضا تھی۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا، اسے جنّت کی طرف لے جاؤ۔[6]

قراٰن و حدیث پر نظر رکھنے اور عمل کرنے والوں کی عبادت کے تو انداز ہی نِرالے اور جُدا ہوتے ہیں، فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ضرورت کی حد تک کمانے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے علاوہ علمِ دین سیکھنا اور سکھانا، کثرت سے نوافل پڑھنا، نفلی روزے رکھنا اور رات دن قراٰنِ کریم کی تلاوت کرنا یہ سب ان کی زندگیوں کا حصہ ہوتا ہے۔

ائمۂ اربعہ (چار اِماموں) کا شوقِ عبادت

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ: آپ نے مسلسل تیس سال (نفلی) روزے رکھے، چالیس سال تک عِشا کے وُضو سے فجر کی نماز ادا کی، تیس سال تک ایک رَکعت میں قراٰنِ پاک خَتْم کرتے رہے، رَمَضانُ المبارَک کی ہر رات اور دن میں ایک ایک اور عیدالفِطْر کے دن بھی ایک قراٰنِ پاک خَتْم فرماتے، جس مقام پر آپ کی وفات ہوئی اُس مقام پر آپ نے سات ہزار بار قراٰنِ پاک خَتْم کئے۔[7]

امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ: آپ ہر اسلامی مہینے کی پہلی پوری رات، نیز جمعہ کی ساری رات اور مہینے کی بقیہ راتوں میں سے ہر رات کا ایک مقرر کیا ہوا حصہ عبادت میں گزارتے اور صبح کے وقت بھی قراٰنِ کریم کا ایک مقرر حصہ تلاوت کرتے۔[8]

امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ: آپ روزانہ رات کو ایک اور رمضانُ المبارک میں بھی ہر رات تراویح میں ایک قراٰنِ مجید ختم فرماتے، پہلے پہل (یعنی حصولِ علم کے دنوں میں) تو آپ رات کا ایک تہائی حصہ عبادت، ایک تہائی حصہ آرام جبکہ ایک حصہ علم حاصل کرتے، بعد میں پھر آپ ساری رات ہی عبادت میں گزارتے اور یہ سلسلہ آپ کی وفات تک جاری رہا۔[9]

امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ: آپ ہر دن اور رات میں ایک قراٰنِ کریم ختم فرماتے، نیز آپ روزانہ قراٰنِ پاک کی ایک منزل تلاوت کرتے اور یوں سات راتوں میں بھی ایک قراٰنِ پاک ختم فرماتے، نیز آپ نمازِ عشا کے بعد کچھ دیر سو کر صبح تک نماز اور دعا میں مشغول رہتے، رات کے نوافل کو آپ کبھی بھی نہ چھوڑتے، نیز ہر دن اور رات میں 300 رکعتیں نوافل ادا فرماتے، کسی مسئلے کی وجہ سے حق پر ڈٹے رہنے کے سبب جب آپ کو مسلسل 28 مہینے قید میں رکھا گیا، اس دوران آپ پر کوڑے برسائے گئے، تلوار کے ذریعے زَخم لگائے گئے اور دیگر اذیتیں دی گئیں تو آپ بیمار اور کمزور پڑ گئے مگر پھر بھی ہر دن اور رات میں 150 رکعتیں نوافل پڑھتے رہے۔[10]

غوثِ اعظم کا ذوقِ عبادت: شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابی الفتح ہَرَوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے سیدی شیخ محیُ الدین عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی چالیس سال خدمت کی، اس مدت میں آپ عِشا کے وُضو سے فجر کی نماز ادا فرماتے، اور (آپ کا یہ معمول تھا کہ) جب بے وضو ہو جاتے تو اس وقت دوبارہ وضو کر کے دو رکعتیں (نفل) نماز پڑھ لیتے۔[11]

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے! قراٰن و حدیث پر عمل کی نیت سے اور اپنے بزرگانِ دین کے طریقے کو اپناتے ہوئے اخلاص کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ اللہ پاک ہم سب کو اس کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ 1، البقرۃ: 21 (2) پ 27، الذّٰریٰت: 56 (3) پ 14، الحجر: 99 (4) ترمذی، 4/211، حدیث: 2474 (5) مراٰۃ المناجیح، 7/14، 15 (6) معجم اوسط، 4/30، حدیث: 5105 (7) الخیرات الحسان، ص 50 ملخصاً (8) ترتیب المدارک وتقریب المسالک، 2/50-4/349 ملخصاً (9) المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 10/135، 136-حلیۃ الاولیاء، 9/143، حدیث: 13427 (10) الطبقات الکبریٰ، للشعرانی، 1/78، 79-حلیۃ الاولیاء، 9/192، رقم: 13657، 13658 (11) بہجۃ الاسرار، ص 164۔

حقیقتیں (قسط:02)
(Realities)

مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی*

حقیقت کا اقرار ہمیں فائدہ اور انکار ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔ حقیقت کے موضوع پر ابتدائی گفتگو اور 22 حقیقتوں کا بیان (ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2023ء کے شمارے میں چھپنے والے مضمون) ”حقیقتیں (قسط:01)“ میں ہو چکا ہے،[1] مزید معلومات کے لئے اس کی دوسری قسط پڑھئے۔

مزید 8 حقیقتوں کا بیان

23 آخر موت ہے۔

موت ایسی حقیقت ہے جس میں تھوڑی سی بھی عقل ہے وہ اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اس جدید زمانے میں بھی کہ جب طرح طرح کے سائنسی آلات سامنے آچکے ہیں کوئی کچھ بھی کرلے موت سے بچ نہیں سکتا، آخر اسے مرنا ہوگا، قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔[2] موت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم ہر طرح سے ختم ہوجائیں گے کہ جیسے کبھی تھے ہی نہیں بلکہ اس کا اسلامی اور حقیقی تصور یہ ہے کہ موت ہمیں دنیا سے آخرت کی طرف منتقل کردے گی جہاں ہمیں دنیا میں گزاری ہوئی زندگی کا حساب دینا ہوگا اس کے بعد نیکیوں پر انعامات اور گناہوں پر عذابات کے مستحق ہوں گے۔

24 دنیا آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑی ہے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دنیا آخرت کے مقابلے میں بہت ہی تھوڑی ہے، اس کی مثال فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں اس طرح دی گئی ہے کہ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ وہ کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے![3] اب ہمیں چاہئے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللہ علیہ کی اس نصیحت پر عمل کریں کہ دنیا کے لئے اُتنی تیاری کرو جتنا عرصہ دنیا میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنی تیاری کرو جتنا وہاں رہنا ہے۔[4]

دنیاوی زندگی کو بہتر اور پُرسکون بنانے کا سوچنے میں بنیادی طور پر حرج نہیں مگر ہماری اکثریت کا لائف اسٹائل دیکھ کر لگتا ہے کہ سوچوں کا محور، گفتگو کا موضوع، اسٹرگلز کا سنٹر اور کامیابی کا تصور صرف دنیاوی زندگی ہے، جس کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ موت کے بعد کی زندگی پیشِ نظر نہیں رہتی اور انسان غفلت کا شکار ہوجاتا ہے۔ بہر حال ہر ایک اپنی موت کو یاد رکھے گا

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ

تو نیکیوں سے محبت اور گناہوں سے نفرت نصیب ہو گی اور اُخروی زندگی بہتر بنانے کا جذبہ بھی ملے گا، اِنْ شَآءَ اللہ۔ (5)

یاد رکھ! ہر آن آخر موت ہے | بَن تو مت انجان آخر موت ہے
مُلکِ فانی میں فنا ہر شئے کو ہے | سُن لگا کر کان، آخر موت ہے
بار ہا علمیؔ تجھے سمجھا چکے | مان یا مَت مان آخر موت ہے

25 صدقہ و خیرات سے مال کم نہیں ہوتا۔

ہم اپنی رقم جب کسی چیز کی خریداری، فیس یا یوٹیلٹی بلز وغیرہ کی ادائیگی میں خرچ کرتے ہیں تو وہ رقم کم ہو جاتی ہے لیکن اپنے ربِّ عظیم کو راضی کرنے کے لئے جو مال خرچ کیا جائے وہ بظاہر تو کم ہو جاتا ہے لیکن حقیقی طور پر کم نہیں ہوتا۔ یہ بات اگرچہ حیران کر دینے والی ہے لیکن اس حقیقت کو اس عظیم ہستی نے بیان کیا ہے جن کی صداقت اور امانت کی دشمن بھی گواہی دیتے تھے، چنانچہ اللہ پاک کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ یعنی صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔ (6)

کم نہ ہونے کا مطلب: اس فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وضاحت کرتے ہوئے شارحین (احادیثِ مبارکہ کی وضاحت کرنے والوں) نے صدقہ میں دیئے جانے والے مال میں کمی نہ ہونے کی دو صورتیں بیان کی ہیں: **ایک یہ** کہ مال میں برکت دے دی جاتی ہے اور مال کے ذریعے پہنچنے والے نقصانات کو دور کر دیا جاتا ہے، یوں بظاہر ہونے والی کمی کو پوشیدہ برکت سے پورا کر دیا جاتا ہے، اس قسم کی برکت کو معمولاتِ زندگی میں محسوس کیا جاسکتا ہے اور **دوسری یہ** کہ صدقہ کرنے سے ظاہری طور پر مال کم ہو جاتا ہے لیکن اس پر ملنے والا کئی گنا ثواب اس کی کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ (7)

گندھا ہوا آٹا دیدیا: اس بات کو ایک واقعے سے سمجھئے: حضرت حبیب عجمی رحمۃُ اللہ علیہ کے دروازے پر ایک سُوالی نے آواز لگائی۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃُ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ رحمۃُ اللہ علیہا گُندھا ہوا آٹا رکھ کر پڑوس سے آگ (جلانے کے لئے سُلگتے ہوئے کوئلے یا لکڑی) لینے گئی تھیں تاکہ روٹی پکائیں۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃُ اللہ علیہ نے وُہی آٹا اٹھا کر سوالی کو دے دیا۔ جب اہلیہ محترمہ آگ لے کر آئیں تو آٹا غائب! شوہر سے پوچھا تو انہوں نے واضح جواب نہ دیا، بہت پوچھنے پر حضرت حبیب عجمی رحمۃُ اللہ علیہ نے خیرات کر دینے کا واقعہ بتایا۔ وہ بولیں، سُبْحٰنَ اللہ! یہ تو اچّھی بات ہے مگر ہمیں بھی تو کچھ کھانے کیلئے درکار ہے! اِتنے میں ایک شخص ایک بڑے برتن میں بھر کر گوشت اور روٹی لے آیا۔ آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا: دیکھو تمہیں آٹا پکی ہوئی روٹی کی صورت میں کتنی جلدی دوبارہ مل گیا بلکہ ساتھ میں گوشت کا سالن بھی مل گیا! (8)

صدقہ و خیرات کے دیگر فضائل و فوائد بھی قراٰنِ کریم اور فرامینِ رسولِ عظیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں بیان کئے گئے ہیں ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک کے دیئے ہوئے مال کو ہاتھ اور دل کھول کر اسی کی راہ میں خرچ کریں۔

26 مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

کسی کے دھوکے میں آجانے کی ایک وجہ سادگی بھی ہے، لیکن اسی کے دھوکے میں دوبارہ آجانا نادانی ہے۔ اس حقیقت کو ایک فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں یوں بیان کیا گیا ہے: "لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ یعنی مؤمن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔" (9)

شرح: اس سے مراد وہ کامل مؤمن ہے جس کی معرفت اسے معاملات کی گہرائیوں سے اس قدر باخبر کر دیتی ہے کہ وہ کسی (ناخوشگوار) واقعہ سے پہلے ہی اس سے چوکنّا ہو جاتا ہے، جبکہ غافل مؤمن ایک ہی سوراخ سے بار بار ڈسا جاتا ہے۔ البتہ یہ حدیثِ پاک "لَا يُلْدَغْ" یعنی غَین کی جَزم کے ساتھ بھی روایت کی گئی ہے اس صورت میں معنیٰ ہو گا کہ مؤمن کو اتنا محتاط اور ہوشیار رہنا چاہئے کہ وہ غفلت کے کنارے پر آئے ہی

نہیں کہ اسے ایک بار کے دھوکے کے بعد دوبارہ دھوکا دے دیا جائے۔[10]

بیک گراؤنڈ: اس حدیثِ پاک کا پسِ منظر یہ ہے کہ ایک غیر مسلم شاعر جس کا نام ابوعزہ تھا حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اور مسلمانوں کی مخالفت میں سخت توہین آمیز اشعار کہا کرتا تھا، جنگِ بدر میں گرفتار ہو گیا۔ اس نے حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے گذشتہ (قصور) کی معافی مانگی اور آئندہ اس حرکت سے باز رہنے کا عہد کیا، حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے اسے چھوڑ دیا، وہ چھوٹ کر پھر اس حرکت میں مشغول ہو گیا، پھر جنگِ اُحد میں گرفتار ہوا اس نے دوبارہ معذرت کی، تب حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے یہ فرمایا کہ مؤمن ایک سوراخ سے دوبار نہیں کاٹا جاتا اور اسے رہائی نہ دی۔ (اس فرمانِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مُراد یہ ہے کہ) جس سوراخ سے ایک بار بچھو نے کاٹ لیا ہو اس سوراخ میں دوبارہ انگلی مت ڈالو، جس شخص سے ایک بار دھوکا کھالیا ہو دوبارہ اس کے دھوکے میں نہ آؤ۔[11]

فراڈیوں سے بچئے: ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ دھوکے بازوں کے فراڈ سے بچیں، فراڈ کی جو خبریں آئے دن سننے کو ملتی ہیں ان میں عام طور پر "راتوں رات امیر ہونے" کا لالچ دیا گیا ہوتا ہے، سرمایہ چند دنوں میں "چار گُنا" کرنے کی پٹی پڑھائی جاتی ہے، "لاکھوں کی زمین کوڑیوں کے مول" بیچ دی جاتی ہے، پچاس ہزار کی موٹر سائیکل صرف "پانچ ہزار ایڈوانس" کے بدلے دینے کا جھانسا دیا جاتا پھر اسکیم والے ہزاروں لوگوں کا ایڈوانس لے کر فرار ہو جاتے ہیں، کسی قرعہ اندازی میں "لاکھوں کا انعام" نکلنے کی خبر دے کر ہزاروں روپے بٹور لئے جاتے ہیں، ایسی پارٹنر شپ کی آفر کی جاتی ہے کہ چند مہینے میں رقم "کئی گُنا" بڑھ جانے کا جھوٹا آسرا دیا جاتا ہے۔ آج کل یہ فراڈیئے سوشل میڈیا کے ذریعے بھی شکار کرتے ہیں جبکہ حرص و لالچ اور خواہشات کے غلام ان کے ہاتھوں بار بار لُٹتے ہیں، اللہ پاک عقلِ سلیم عطا کرے۔

سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے[12]

شیخ سعدی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بیان کردہ چند حقیقتیں

27 آرام طلب ہنر نہیں سیکھ سکتا۔ کسی بھی ہنر اور فن (جیسے دینی تحریر) کو سیکھنے کے لئے بہت کوشش اور طویل محنت کرنا پڑتی ہے تب جا کر ہنر کی دولت ہاتھ آتی ہے۔

28 خوشبو خود اپنا تعارف ہوتی ہے، عطر فروش (خوشبو بیچنے والے) کو بتانا نہیں پڑتا کہ یہ خوشبو ہے۔ اس لئے بلند و بالا دعوے نہیں کرنے چاہئیں کہ میں یہ کر سکتا ہوں میں وہ کر سکتا ہوں بلکہ یہ لوگوں پر چھوڑ دیجئے اور کام کر کے دکھایئے، اگر آپ کی صلاحیتیں جاندار ہوئیں تو خوشبو کی طرح اپنا آپ منوالیں گی۔

29 زیادہ غصہ کرنا وحشت دلاتا ہے اور بے موقع نرمی ہیبت مٹاتی ہے۔ اس لئے نرمی اور سختی حسبِ موقع کرنا مناسب ہے، سرجن ضرورت پڑنے پر کٹ بھی لگاتا ہے پھر اس پر مرہم بھی لگاتا ہے۔

30 مال زندگی گزارنے کے لئے ہوتا ہے نہ کہ زندگی مال کمانے کے لئے۔[13]

(بقیہ تیسری قسط میں)

---

(1) پہلی قسط پڑھنے کے لئے یہ لنک وزٹ کیجئے:
https://www.dawateislami.net/magazine/ur/kitaab-zindagi/haqeeqatain

(2) پ5، النسآء: 78 (3) مسلم، ص1171، حدیث: 7197 (4) سیرت ابن جوزی، ص123 (5) موت کی یاد اور فکر آخرت بیدار کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی ان کتابوں اور رسالوں کو پڑھ لیجئے: * قیامت کا امتحان * قبر کی پہلی رات * قبر کا امتحان * موت کا تصور * قبر میں آنے والا دوست (6) مسلم، ص1071، حدیث: 6592 (7) شرح مسلم للنووی، 16/141، تحت الحدیث: 6592 (8) روضُ الریاحین، ص276 (9) مسلم، ص1222، حدیث: 7498 (10) التوشیح شرح الجامع الصحیح، 8/3693، تحت الحدیث: 6133 (11) مراٰۃ المناجیح، 6/624 ملخصاً (12) حدائق بخشش، ص185 (13) گلستان سعدی۔

اسوۂ حسنہ کی ضرورت و اہمیت

مولانا شہروز علی عطاری مَدَنی*

اس دنیا میں ہر وہ شخص جو کسی نہ کسی فیلڈ میں کامیاب و کامران ہونا چاہتا ہے وہ اپنے متعلقہ شعبہ سے وابستہ بہتر سے بہترین افراد کو تلاش کرتا ہے اور اسے اپنا آئیڈیل بناتا ہے تاکہ جس طرح وہ شخص کامیاب ہوا، یہ بھی کامیاب ہوجائے۔ مثال کے طور پر کسی شخص کی اسپیکنگ پاور بہت اچھی ہے، لوگ اسے سننا پسند کرتے ہیں یا کوئی شخص بہترین لکھاری ہے، اس کی تحریریں دنیا بھر میں پڑھی جاتی ہیں۔ تو اگر کسی کو اپنی اسپیکنگ پاور بڑھانی ہے یا اچھا رائٹر بننا ہو تو وہ اسے فالو کرے گا تاکہ وہ بھی ایک اچھا بولنے یا اچھا لکھنے والا بن جائے۔

اللہ پاک نے بھی قراٰنِ پاک میں مسلمانوں کے لئے زندگی گزارنے کا ایک اجمالی اور اصولی خاکہ نبیِّ کریم، رؤوف رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسوۂ حسنہ کی صورت میں پیش کر دیا اور ان کی طرزِ زندگی پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے ہی انسان کامیابی یا ناکامی کا حق دار ہوگا۔ اللہ پاک قراٰن مجید فرقانِ حمید میں فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

(پ21، الاحزاب:21)

حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی زندگی کے ہر پہلو میں اور دین و دنیا کی ہر بات اور ہر کام میں اس قدر ضروری ہے کہ اس کے بغیر اللہ پاک کی اطاعت ممکن نہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔ (پ5، النسآء:80)

اسی طرح نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زندگی کا جو عملی نمونہ پیش کیا اگر وہ سامنے نہ ہو تو اللہ پاک کی عبادت اور اس کے احکام کی بجاآوری بھی ممکن نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو۔ (پ1، البقرۃ:43) اللہ پاک نے حکم فرمادیا لیکن اس حکم کی تکمیل کس طرح ہوگی، اس کی تفصیل قراٰنِ پاک میں نہیں۔ یہ تفصیل حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی سے ملتی ہے، آپ نے فرمایا: صَلُّوا كَمَا رَاَيْتُمُونِي اُصَلِّي یعنی اس طرح نماز پڑھو جیسے مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔ (بخاری، 1/228، حدیث:631 مختصراً) اسی طرح اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے۔ (پ4، اٰل عمرٰن:97) لیکن حج کب فرض ہوگا، کس طرح ادا کرنا ہے، اس کی پوری تفصیل حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیات مبارکہ سے ملتی ہے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا: خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ یعنی اپنے حج کے افعال مجھ سے سیکھو۔

(سنن کبریٰ للبیہقی، 5/204، حدیث:9524 مختصراً)

محترم قارئین! مذکورہ آیات سے واضح ہوتا ہے کہ ہمیں زندگی کے تمام معاملات میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت مبارکہ جاننے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔ معاملاتِ زندگی کا تعلق خواہ دین سے ہو یا عام زندگی سے ہر صورت میں یہ جاننا چاہئے کہ کس کس عمل میں اور کس کس طبقہ کے افراد کے ساتھ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ مبارک کیا تھا؟ آپ کا مبارک اسوۂ حسنہ کیا تھا؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام کے ساتھ کیا انداز اختیار فرمایا اور صحابیات کے ساتھ کیا انداز تھا؟ اولاد کے ساتھ کیا مبارک رویہ تھا اور پاکیزہ ازواج کے ساتھ کیا اسوہ حسنہ تھا؟

الغرض ہر طبقہ و رشتہ سے وابستہ افراد کو یہ جاننا ضروری ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اُس طبقے یا رشتے کے ساتھ کیا انداز تھا؟

اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ مضامین میں رسولُ اللہ کے مختلف طبقات و افراد کے ساتھ مبارک انداز کو بیان کیا جائے گا۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
شعبہ فیضان حدیث، المدینۃ العلمیہ، کراچی

(قسط:01)

مذہبی حساسیت اور بے حسی

مفتی محمد قاسم عطاری*

مذہبی حساسیت کیا ہے؟

مذہبی حساسیت اپنی ذات پر شریعت نافذ کرنے، دوسروں کے متعلق اس کی فکر کرنے کے ساتھ پورے معاشرے کو صحیح عقائد سکھانے، دین پر عمل پیرا ہونے اور اسلامی عقائد و اعمال کی خلاف ورزی پر دلی بے قراری اور عملی تدارک کی کوششوں کا نام ہے۔ صرف خود شریعت پر عمل کرنے کو کافی سمجھ کر دوسروں کو بُرائی میں پڑے رہنے دینا، قدرت کے باوجود انہیں برائی سے نہ روکنا، بے حسی، اسلامی فریضے کا ترک اور ایک مذموم فعل ہے۔ سابقہ امتوں کی تباہ کن برائیوں میں سے ایک یہ بھی قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے کہ وہ دوسروں کو برائیوں سے روکتے نہیں تھے، چنانچہ فرمایا: ﴿كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ(۷۹)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: وہ ایک دوسرے کو کسی برے کام سے منع نہ کرتے تھے جو وہ کیا کرتے تھے۔ بیشک یہ بہت ہی برے کام کرتے تھے۔ (پ6، المآئدۃ:79)

بلکہ دوسروں کو برائی سے روکنا دَرْ حقیقت اپنی ذات کو بھی اُس برائی سے بچانے کا ذریعہ ہے، کیونکہ دوسروں کو روکنے والا خود بھی بچا رہتا ہے اور معاشرے میں پھیلتی برائیوں پر خاموش رہنے والا ایک دن خود بھی اُن میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس حکمت کا بیان نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں بیان فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے، تو اُن کے علماء نے پہلے تو اُنہیں منع کیا، جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی اُن سے مل گئے اور کھانے پینے اُٹھنے بیٹھنے میں اُن کے ساتھ شامل ہو گئے، اُن کی اِسی نافرمانی اور سرکشی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے اُن پر لعنت اُتاری۔ (ترمذی، 5/35، حدیث:3058)

البتہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رَحمت سے ہم پر یہ آسانی رکھی ہے کہ برائی کو طاقت ہی سے ختم کرنا ضروری نہیں، بلکہ زبان سے روک سکتے ہیں تو زبان سے روکیں ورنہ دل میں برا جانیں، لیکن یہ ہرگز نہیں کہ سیکولرازم (Secularism) کا شکار ہو کر یہ کہیں کہ بس اپنی فکر کر لینا کافی ہے اور دوسروں کو اُن کے حال پر چھوڑ دو۔ یہ اسلام نہیں، کوئی اور دین ہے۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بہت واضح ہدایت دی ہے کہ: تم میں جو شخص برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی نہیں رکھتا تو دل سے (اُس کو برا جانے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (مسلم، ص48، حدیث:49) لہٰذا یہ ہرگز حکمِ شریعت نہیں کہ بس خود عمل کر لو اور دوسروں کے لیے گُم سُم یا "صم بکم" بیٹھے رہو یا بس دل میں برا جان کر بری الذمہ ہو جاؤ، نہیں نہیں، سب سے پہلے تو حکم ہی طاقت سے روکنے کا ہے، جو حکومت یا انتظامیہ کا کام ہے، پھر زبان سے روکنے کا ہے، جو علماء و دیگر افراد کا، پھر دل میں برا جاننے کا درجہ ہے جو کمزوروں، بے بسوں کا ہے، لیکن افسوس کہ سیکولرازم کو اِسلام پر ترجیح دینے والے مسلمانوں کو اِسی کمزوری و بے بسی کا درس دینا چاہتے ہیں۔ عملی اِقدامات اور تقریری و تحریری کوششوں کو مذہبی حساسیت سے خارج کر دینا اور کہیں اسکول، کالج، یونیورسٹی، دنیاوی اداروں میں برائی کے خلاف انتظامی، عملی اقدامات اور زبانی کاوشوں کو انتہا پسندی کا نام دینا، درحقیقت لوگوں میں دینی غیرت و حَمِیَّت ختم کرنے کی کوشش اور اسلام دشمنوں کو کھل کر کھیلنے کا موقع دینے کا بہانہ ہے۔

غیر مسلموں کے ساتھ محبت و دوستی

غیر مسلموں کے ساتھ مل کر ان کے دینی تہوار منانے کی تائید میں یہاں تک کہہ دینا کہ اسلام نے کہیں غیر مسلموں کے ساتھ محبت

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

سے منع نہیں کیا، یہ رب ذوالجلال پر سخت افترا ہے۔(نعوذ باللہ من ذلك) قرآنِ کریم میں کئی آیات ہیں جن میں مطلقاً تمام کفار سے اتحاد اور دوستی و محبت کو حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿تَرٰى كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ فِی الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ(۸۰) وَ لَوْ كَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِیِّ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَ لٰكِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ(۸۱)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: تم ان میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں، تو ان کی جانوں نے اُن کے لیے کتنی بری چیز آگے بھیجی کہ اُن پر اللہ نے غضب کیا اور یہ لوگ ہمیشہ عذاب میں ہی رہیں گے اور اگر یہ اللہ اور نبی پر اور اُس پر جو نبی کی طرف نازل کیا گیا ہے، ایمان لاتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے، لیکن ان میں بہت زیادہ فاسق ہیں۔(پ6، المآئدۃ:80، 81) بلکہ اگر کسی کا باپ، بیٹا، بھائی یا خاندان والے کافر ہوں، تو اُن سے بھی محبت کو حرام فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہوں۔(پ28، المجادلۃ:22) اتنی واضح آیات ہونے کے باوجود، اس بات کا ہی انکار کر دینا کہ اسلام نے کہیں غیر مسلموں کے ساتھ مَحبَّت و دوستی سے منع نہیں کیا، بے باکی نہیں تو اور کیا ہے؟ کھلم کھلا اِن آیات سے منہ پھیرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ کافروں سے محبت کی علامت نہیں تو اور کیا ہے؟ دینِ اسلام کے احکام سے بیزاری نہیں تو اور کیا ہے؟

کیا صرف برسرِپیکار کافروں سے دوستی کی ممانعت ہے؟

سیکولر مائنڈ سیٹ (Secular Mindset) رکھنے والے کہتے ہیں کہ جن آیات میں کفار سے دوستی کی ممانعت ہے، وہ اُن لوگوں سے متعلق ہیں جو مسلمانوں سے حالتِ جنگ میں ہوں، حالانکہ قرآن کریم اس بات پر گواہ ہے کہ کافروں سے محبت اور دوستی کے ممنوع ہونے کی اصل وجہ، اُن کا کفر کرنا اور اللہ عزَّوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مخالفت اور اُن کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ(۲۳)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی کرے گا، تو وہی ظالم ہیں۔(پ10، التوبۃ:23) کتنے صریح الفاظ میں کافروں سے محبت اور قلبی دوستی کے ممنوع ہونے کی وجہ کو بیان کر دیا گیا کہ کفر کو ایمان پر ترجیح دینا، دوستی سے ممانعت کی وجہ ہے۔ کیا اب بھی کوئی کہے گا کہ برسرِپیکار لوگوں کے ساتھ ہی دوستی منع ہے اور باقیوں کے ساتھ سب کچھ روا ہے؟

جو حالتِ جنگ میں نہ ہوں اُن کفار سے بھی صرف دنیاوی اچھے سلوک کی اجازت دی گئی ہے، دوستی ان سے بھی حرام ہی ہے اور جہاں تک "سورۃ الممتحنۃ" کی آیت نمبر 8 کی بات ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے غیر مُحارِب کفار کے متعلق ارشاد فرمایا: ﴿لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ(۸)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ تمہیں اُن لوگوں سے احسان کرنے اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا، جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔(پ28، الممتحنۃ:8) تو اس میں بھی کفار سے دوستی کی اجازت نہیں دی گئی، بلکہ جن کفار سے مسلمانوں کا امن واَمان کا معاہدہ ہے یا جو ذِمّی کفار ہیں، اُن کے ساتھ صرف "بِرّ" یعنی اپنی ذاتی مصلحت کی خاطر اُن سے اچھا سلوک کرنے اور اِقساط یعنی برابری کا برتاؤ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

اس معنیٰ و مفہوم کا تعلق درست ہے، خواہ اسے تعلق کہیں یا ظاہری دوستی، ورنہ دلی دوستی اور ایسی دوستی کہ ان کے تہواروں تک میں برابر کی شرکت کی جائے، اِس کے حرام ہونے میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی مکی، مدنی ظاہری زندگی میں اور بعد میں چاروں خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم نے اپنی وسیع سلطنتوں میں موجود غیر مسلموں کے کون سے تہوار میں شرکت کی؟ کسی میں بھی نہیں۔ (جاری....)

گیارھویں منانے کے گیارہ طریقے

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک اہلِ دنیا کی دعا سے اللہ تعالیٰ اہلِ قبور کو پہاڑوں کے برابر اجر عطا فرماتا ہے۔ مُردوں کیلئے زندوں کا بہترین تحفہ اُن کے لئے استغفار اور صدقہ کرنا ہے۔(1)

ایصالِ ثواب کا مطلب کوئی بھی نیک کام کرکے اس کا ثواب دوسرے مسلمان کو پہنچانا ہے۔ لہٰذا فرض، واجب، سنّت، نَفْل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، تلاوت، نعت شریف، ذِکْرُ اللہ، دُرُود شریف، بیان، درس، مَدَنی قافلے میں سفر، نیک اعمال اپنانا، دینی کتاب کا مُطالَعَہ، دینی کاموں کیلئے انفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں نیز میّت کا تیجا، دسواں، چالیسواں اور برسی کرنا بہت اچّھے کام ہیں کہ یہ ایصالِ ثواب کے ہی ذرائع ہیں۔

یوں تو کسی بھی مہینے کے کسی بھی دن، کسی بھی مسلمان کو ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں البتہ ربیعُ الآخر کے مہینے کو شہنشاہِ بغداد حُضور سیّدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ سے خاص نسبت حاصل ہے۔ اس مہینے میں نیکیوں کا ثواب حضور غوثِ پاک کو پیش کرسکتے ہیں۔

ایصالِ ثواب کے مختلف ذرائع کے تحت گیارھویں شریف منانے کے 11 طریقے ملاحظہ کیجئے:

1 فرض نماز اور نفل نماز کی ادائیگی گیارھویں منانے کا سب سے پہلا طریقہ یہ ہے کہ فرض نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفل نماز پڑھنے کی بھی کوشش کریں۔ ہم جن کی گیارھویں مناتے ہیں ان کی نماز کا عالَم یہ تھا کہ 40 سال تک عشا کے وضو سے نمازِ عشا ادا کرکے دیگر عبادات میں مصروف رہتے اور اِسی وضو سے فجر کی نماز پڑھا کرتے۔(2) اسی طرح آپ رحمۃُ اللہِ علیہ روزانہ ایک ہزار نوافل ادا فرماتے۔(3) یاد رکھئے کہ گیارھویں کے موقع پر محافل سجانا اور نیاز وغیرہ کا اہتمام بعد میں ہے پہلے نماز ہے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: **پہلے ہم نمازی ہیں بعد میں نیازی (نذر و نیاز کرنے والے) ہیں۔** اے کاش! تمام گیارھویں منانے والوں کی یہی سوچ بن جائے۔

2 تلاوتِ قراٰن کرنا گیارھویں منانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جن کے نام کی گیارھویں منا رہے ہیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے اور اُن کے کردار کو اپنانے کی کوشش کریں۔ سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ 15 سال تک رات بھر میں ایک قراٰن ختم کرتے رہے۔(4) گیارھویں شریف منانے والوں کو بھی چاہئے کہ گیارھویں شریف کے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

موقع پر زیادہ سے زیادہ قراٰنِ کریم کی تلاوت کریں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ بھی ایصالِ ثواب کے اس طریقہ کی جانب بہت توجہ دلاتے ہیں جیسا کہ محرمُ الحرام1445ھ میں آپ کی ترغیب پر امامِ حسین اور دیگر شہدائے کربلا علیہمُ الرِّضوان کے ایصالِ ثواب کیلئے 1 کروڑ25 لاکھ84 ہزار 272 بار سورۂ یٰسٓ شریف کی تلاوت کی گئی۔

3 مساجد تعمیر کرنا گیارھویں شریف منانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اللہ پاک کے دیے ہوئے مال سے مساجد کی تعمیر کروائی جائیں یا پھر مسجد کی تعمیر میں حصہ ملایا جائے اور اس کا ثواب غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کو ایصال کیا جائے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ فوت شدگان کی تعزیت کے موقع پر لواحقین کو مساجد کی تعمیر کا ذہن دیتے ہوئے فرماتے ہیں: مَشْوَرَۃً عرض ہے کہ اگر ہو سکے تو (مرحوم / مرحومہ) کے ایصالِ ثواب کے لئے (مرحوم / مرحومہ) کے برادرانِ محترم اور متعلقین مسجد بنانے میں اپنا حصہ شامل فرمالیجئے۔ اللہ اکبر! مسجد بنانے کی فضیلت کے بھی کیا کہنے! چنانچہ اللہ پاک کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ پاک (کی رضا) کے لئے ایک مسجد بنائے گا تو اللہ پاک اُس کیلئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔(5) مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ پوری مسجد بنانا اور تعمیر مسجد میں چندہ دینا دونوں کے لئے یہی بشارت ہے بشرطیکہ ریاء کے لئے نہ ہو اللہ کے لئے ہو، مسجد بڑی ہو یا چھوٹی! کچی ہو یا پکی! ثواب بقدرِ اخلاص ہے۔ (یعنی جتنا اخلاص زیادہ ہوگا اتنا ثواب زیادہ ملے گا)(6)

مساجد کی تعمیر و آباد کاری کے لئے باقاعدہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ "خُدَّامُ المساجد" قائم ہے۔ اس شعبے کے تحت جن علاقوں میں مساجد کی حاجت ہوتی ہے وہاں مساجد قائم کی جاتی ہیں اور امام و مؤذن کا تقرر ہوتا ہے اور عملے کی تنخواہوں کا بندوبست بھی یہی شعبہ کرتا ہے۔ مساجد کی تعمیر و ترقی اور دیگر اخراجات میں حصہ شامل کرنے کے لئے اس شعبے کے اسلامی بھائیوں سے رابطہ کیجئے۔

4 مدارس و جامعات کی تعمیر اور ان کے اخراجات میں حصہ ملانا گیارھویں شریف منانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایسے مدارس و جامعات تعمیر کروائے جائیں جن میں مسلمانوں کے بچّے قراٰن و حدیث سیکھیں نیز جو مدارس و جامعات پہلے سے جاری ہیں ان کے ساتھ بھی مالی تعاون کرکے گیارھویں شریف منا سکتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ہزاروں جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ علمِ دین سکھانے میں مصروف ہیں جن میں لاکھوں طلبہ و طالبات قراٰن و سنّت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ گیارھویں منانے کی نیت سے ان جامعات و مدارس میں پڑھنے پڑھانے اور انتظام دیکھنے والوں کیلئے کھانے پینے اور تنخواہوں اور گیس بجلی کے بل کی ادائیگی میں تعاون کیجئے۔ جامعۃُ المدینہ میں آٹھ سال کا درسِ نظامی یعنی عالم کورس کرنے والے صرف ایک طالبِ علم کا اوسط ماہانہ خرچ تقریباً 7 ہزار روپے ہے جبکہ جامعاتُ المدینہ میں طلبہ و طالبات کی تعداد لاکھ کے قریب ہے۔

5 علمِ دین سیکھنے کے لئے دینی کُتب کا مطالعہ گیارھویں منانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ علمِ دین سیکھنے کیلئے دینی کُتب کا مطالعہ کیا جائے۔ کتب کے مطالعے کی بڑی اہمیت ہے۔ بزرگانِ دین مطالعہ سے بہت زیادہ شغف رکھتے تھے۔ مطالعہ روح کو تازگی دیتا ہے، معلومات میں اضافہ کرتا ہے، عقائد میں پختگی لاتا ہے۔

حُضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا بھی مطالعہ کا کیا خوب شوق اور انداز تھا، خود ہی فرماتے ہیں: میں اپنے طالبِ علمی کے زمانے میں اَساتذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر بیابانوں اور ویرانوں میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ باندھتا اور معمولی تَرکاریاں کھا کر

پیٹ کی آگ بُجھایا کرتا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَرا بھی اِدھر کا رُخ کر لیا کرتے تھے، ایسے مَواقع پر مجھے شَرْم آتی تھی کہ میں دَرْویشوں کی حق تلفی کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔[7]

6 علمائے کرام، طلبہ اور عوام میں کتابیں تقسیم کرنا عُلما و طلبہ کو ان کی ضرورت کی کتابیں تحفہ دے کر اور حالات و وقت کی ضرورت کے مطابق اہم عنوانات اور اہم دینی معلومات پر مشتمل کُتب و رَسائل مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کر کے عُلما و طلبہ اور عوام میں تقسیم کرنا بھی گیارھویں منانے کا ایک طریقہ ہے۔ خصوصاً کوشش کیجئے کہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت پر لکھی گئیں کُتب و رسائل تقسیم کیجئے تاکہ مسلمان غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت و کردار سے واقف ہو سکیں۔ جیسے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے تین رسائل 1 منّے کی لاش(18 صفحات) 2 جنّات کا بادشاہ(20 صفحات) 3 سانپ نُما جنّ(28 صفحات) اور المدینۃُ العلمیہ کی کتاب "غوثِ پاک کے حالات" خود بھی تقسیم کرسکتے ہیں اور کُتب و رَسائل تقسیم کروانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے شعبہ "تقسیم کُتب و رَسائل" سے بھی رابطہ کرسکتے ہیں۔ +923101701063

7 اپنے غریب رشتہ دار اور پڑوسیوں کی مدد کرنا رشتہ دار اور پڑوسی ضرورت مند ہوں تو حسبِ استطاعت ان کی مدد کرتے رہنا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ اس پر عمل کرکے بھی حضور غوثِ پاک کی گیارھویں شریف کا فیضان حاصل کیا جاسکتا ہے۔ رشتہ داروں پر خرچ کرنے کی تو پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود ترغیب دلائی ہے، چنانچہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے غریب رشتہ داروں پر خرچ کرنے کی ترغیب دلائی تو انہوں نے اپنا باغ (اپنے چچازاد بھائی) حضرت حسان اور حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دیا۔[8]

دعوتِ اسلامی کا شعبہ FGRF ضرورت مند مسلمانوں کی مدد کرنے، قدرتی آفات سے متأثرہ لوگوں کے نقصان کو پورا کرنے، لوگوں کے علاج و معالجہ کا انتظام کرنے اور دیگر فلاحی کاموں میں عرصہ دراز سے مصروف ہے۔ اس شعبے کے ذریعے لاکھوں مسلمان فائدہ اٹھا چکے ہیں اور اُٹھا رہے ہیں۔

8 نذر و نیاز کا انتظام کرنا اللہ کے نیک بندوں کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً "نذر و نیاز" کہتے ہیں۔[9] گیارھویں شریف کے موقع پر حسبِ توفیق کھانے بنا کر ان پر فاتحہ پڑھی جائے اور اس کا ثواب غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کو پیش کیا جائے۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ گیارھویں شریف کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میری کوشش ہوتی ہے کہ ہر ماہ کی گیارھویں (11 ویں) رات حضور غوثِ پاک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی فاتحہ کی جائے، آپ بھی اپنے گھروں میں اس کا معمول بنائیں۔[10]

گیارھویں شریف کا اہتمام گھر میں برکت لاتا ہے، اس سے رزق وسیع ہوتا ہے اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس مہینہ میں ہر مسلمان اپنے گھر میں حضور غوثِ پاک سرکارِ بغداد رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کرے۔ سال بھر تک بہت برکت رہے گی اگر ہر چاند کی گیارھویں شب کو یعنی دسویں اور گیارھویں تاریخ کی درمیانی رات کو مقرر پیسوں کی شیرینی مسلمان کی دکان سے خرید کر پابندی سے گیارھویں کی فاتحہ دیا کرے تو رزق میں بہت ہی برکت ہوگی اور اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ کبھی پریشان حال نہ ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ کوئی تاریخ ناغہ نہ کرے اور جتنے پیسے مقرر کردے اس میں کمی نہ ہو اتنے ہی پیسے مقرر کرے جتنے کی پابندی کرسکے۔ خود میں اس کا سختی سے پابند ہوں اور بفضلہٖ تعالیٰ اس

کی خوبیاں بے شمار پاتا ہوں۔[11]

9 مسلمانوں کے لئے پانی کا انتظام کرنا مسلمانوں کو جہاں صاف پانی کی قلت کا سامنا ہو وہاں گیارھویں منانے کی نیت سے کنواں کھدوا کر، بورنگ کروا کر، واٹر فلٹریشن کولر لگوا کر یا کسی بھی جائز ذریعے سے پانی کا انتظام کر کے اس کا ثواب حضور غوثِ پاک کو بھیج سکتے ہیں۔ یقیناً مسلمانوں کیلئے پانی کا انتظام کرنا اجر و ثواب کا کام ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی وہاں پلایا جہاں پانی عام ملتا ہو اس نے گویا غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو وہاں ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی نہ ملتا ہو اس نے گویا اسے زندگی بخشی۔[12]

اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے شعبہ FGRF کے تحت پانی کی قلت والے علاقوں / شہروں میں کنویں، بورنگ، پمپ اور سولر لگا کر لوگوں کی ضروریات پوری کی جارہی ہیں اب تک FGRF کے تحت 2078 ہینڈ پمپ / بورنگ / کنووں کا انتظام کیا جاچکا ہے، 110 سولر / موٹر لگوائی گئیں، کلی طور پر 2188 مقامات پر یہ سہولت فراہم کی جاچکی ہے۔

FGRF کے بارے میں مزید جاننے اور فلاحی کاموں میں اپنا حصہ ملانے کے لئے آپ اس کی ویب سائٹ (Fgrf.org) وزٹ کر سکتے ہیں۔

10 اجتماعات، مدنی مذاکروں اور مدنی قافلوں میں شرکت کرنا

گیارھویں شریف کے موقع پر عاشقانِ غوثِ اعظم اپنی اپنی مساجد اور گھروں میں محافل منعقد کرتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کے تحت بھی کثیر مقامات پر اجتماعات ہوتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ پہلی ربیعُ الآخر سے 11 ربیعُ الآخر تک مدنی مذاکروں میں علمِ دین کے خزانے لٹاتے ہیں۔ جبکہ دیگر اوقات میں بھی کئی طرح کہ علمِ دین سکھانے والے پروگرامز بچوں اور بڑوں کے لئے جاری رہتے ہیں۔ اسی طرح علمِ دین سیکھنے اور سکھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں مدنی قافلے بھی سفر کرتے ہیں۔ عِلْم دین کے بہت سارے فضائل احادیث میں بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو صبح کے وقت اللہ پاک کی رضا کے لئے علم کی جستجو میں نکلتا ہے تو اللہ پاک اس کے لئے جنّت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور آسمانوں کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لئے دُعائے رحمت کرتے ہیں۔[13]

لہٰذا گیارھویں شریف منانے یعنی حضور غوثِ پاک کے ایصالِ ثواب کیلئے گیارھویں شریف اور دیگر مواقع پر ہونے والے اجتماعات اور مدنی مذاکروں میں شرکت اور مدنی قافلوں میں بھی سفر کیجئے۔

11 اپنے علاقے کی مسجد کے امام، مؤذن اور خادم کو رقم وغیرہ پیش کرنا امام، مؤذن اور خادم کی حیثیت سے مسجد کی خدمت کرنے والے عملے کی معاشی کیفیت عام طور پر کمزور ہوتی ہے۔ گیارھویں منانے کی نیت سے ان کی مالی مدد کیجئے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے اپنے مریدین اور چاہنے والوں کو ان الفاظ کے ساتھ ہر مہینے امام، مؤذن اور خادم کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کرنے ترغیب دلائی ہے: ”کیا آپ نے اس ماہ کسی سُنّی عالم (یا امام مسجد، مؤذن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟“[14]

اللہ پاک ہمیں گیارھویں منانے کے ان طریقوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اولیائے کرام کا فیضان نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) شعب الایمان، 6 / 203، حدیث: 7905 (2) قلائد الجواھر، ص76 (3) تفریح الخاطر، ص45 (4) بہجۃ الاسرار، ص118 (5) بخاری، 1 / 171، حدیث: 450 (6) مراٰۃ المناجیح، 1 / 657 (7) قلائد الجواہر، ص10 ملخصاً (8) ابو داؤد، 2 / 183، حدیث: 1689 (9) گلدستۂ عقائد و اعمال، ص186 (10) مدنی مذاکرہ، 26 دسمبر 2020ء (11) اسلامی زندگی، ص132 (12) ابن ماجہ، 3 / 188، حدیث: 2474 (13) شعب الایمان، 2 / 263، حدیث: 1699 (14) 72 نیک اعمال، ص21۔

علم کی چابی

فائدہ مند سوالات اور ان کے جوابات

مولانا عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے جاں نثار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو جہاں وقتاً فوقتاً بہت سی چیزوں سے نوازا کرتے وہیں ان پر تعلیمی نوازشیں بھی فرمایا کرتے یعنی آپ انہیں مختلف باتیں، اَوراد و وظائف یا دُعائیں بھی بتایا اور سکھایا کرتے تھے، البتہ کچھ بتانے یا سکھانے میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے انداز الگ الگ ہوتے تھے، کبھی تو کسی تمہید کے بغیر ڈائریکٹ انہیں کوئی بات سکھاتے، کبھی کسی کے سوال کا جواب دے کر سکھاتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ کچھ سکھانے اور بتانے سے پہلے سامنے والوں کو مکمل متوجہ کرنے یا انہیں بھرپور رغبت و شوق دلانے کے لئے اس طرح کا سوال فرمایا کرتے ”کیا میں تمہیں فلاں چیز بتاؤں یا سکھاؤں“ اس سوال کے ساتھ ہی آپ سامنے والوں کو اس بات کی اہمیت اور اس کا فائدہ بھی ذکر کرتے، پھر جب زبان یا حال سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم گزارش کرتے تو وہ بات پورے اہتمام کے ساتھ سکھادیا کرتے تھے، سکھانے کے حوالے سے حضورِ اکرم کی ایسی ہی حسین اداؤں کے بارے میں یہاں 3 روایات ذکر کی جارہی ہیں۔

1 مشکل میں کیا پڑھیں؟ مولا مشکل کُشا حضرت عَلیُّ المرتضٰی شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یَا عَلِیُّ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا وَقَعْتَ فِیْ وَرْطَةٍ قُلْتَهَا یعنی اے علی! میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم ہر قسم کی مصیبت و پریشانی میں پڑھ لیا کرو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بَلٰی جَعَلَنِی اللہُ فِدَاكَ كَمْ مِنْ خَیْرٍ قَدْ عَلَّمْتَنِیْه یعنی کیوں نہیں میری جان آپ پر قربان! آپ نے مجھے بہت سی بھلائیاں سکھائی ہیں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم جب بھی کسی مشکل میں پھنس جاؤ تو یہ کہو: ”بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ“ اللہ کریم اس کی بَرَکت سے جن بلاؤں کو چاہے گا دُور فرمادے گا۔

(کتاب الدعاء للطبرانی، ص546، حدیث:1961)

جب بھی بیماری، قرض داری، مقدّمہ بازی، بے روزگاری یا کسی بھی قسم کی ناگہانی آفت آپڑے، کوئی چیز گم ہو جائے، کسی کی بات سُن کر صدمہ پہنچے، کوئی مارے، دِل دُکھ جائے، ٹھوکر لگے، گاڑی خراب ہو جائے، ٹریفک جام ہو جائے، کاروبار میں نقصان ہو جائے، چوری ہو جائے اَلغرض چھوٹی یا بڑی کوئی سی بھی مشکل پریشانی ہو ”بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ“ پڑھنے کی عادت بنالیجئے۔

2 جنّت کا خزانہ کیا ہے؟ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَةً عَلَّمَنِیْهَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ سکھاؤں جو مجھے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سکھایا ہے؟ حضرت عبد اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا: بَلٰی یَا عَمِّ یعنی کیوں نہیں چچا جان۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے گھر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اَلَا اُعَلِّمُكَ یَا اَبَا اَیُّوبَ كَلِمَةً مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟ یعنی اے ابو ایوب کیا میں تمہیں جنت کے خزانے سے ایک کلمہ نہ سکھادوں؟ میں نے عرض کی: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یعنی یارسولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قُربان! کیوں نہیں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کثرت سے یہ پڑھا کرو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ۔ (معجم کبیر، 4/132، حدیث:3899)

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث
المدینۃ العلمیہ، کراچی

3 کیا پڑھیں جو فائدہ دے؟ حضرت قَبِیصَہ بن مخارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پوچھا: یَا قَبِیصَۃُ مَا جَاءَ بِکَ یعنی اے قبیصہ! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کی: کَبِرَتْ سِنِّیْ وَرَقَّ عَظْمِیْ فَاَتَیْتُکَ لِتُعَلِّمَنِیْ مَا یَنْفَعُنِی اللہُ عَزَّوَجَلَّ بِہٖ یعنی میں بوڑھا ہو گیا ہوں، میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں، میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جس سے اللہ کریم مجھے فائدہ عطا فرمائے۔ نبیِّ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یَا قَبِیصَۃُ مَا مَرَرْتَ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ وَلَا مَدَرٍ اِلَّا اسْتَغْفَرَ لَکَ یعنی اے قبیصہ! تم جس پتھر یا درخت یا مٹی پر سے گزر کر آئے ہو وہ سب تمہارے لئے استغفار کر رہے تھے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے قبیصہ! جب تم فجر کی نماز پڑھا کرو تو تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہہ لیا کرو، تم نابینا پن، جذام اور فالج کی بیماریوں سے محفوظ رہو گے اور قبیصہ یہ دعا کیا کرو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِمَّا عِنْدَکَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیَّ رَحْمَتَکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے وہ چیز مانگتا ہوں جو تیرے پاس ہے مجھ پر اپنے فضل کا فیضان فرما مجھ پر اپنی رحمت کو کشادہ فرما اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما۔ (مسند احمد، 34/207، حدیث:20602)

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے ماہِ شوّال و ذُوالقعدہ 1444ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صَفحات کا رِسالہ **"لوحِ محفوظ کے بارے میں دلچسپ معلومات"** پڑھ یا سُن لے اُسے عِلْم و عمل کی دولت سے نواز اور اُسے والِدین و خاندان سَمیت بے حساب بخش دے، اٰمین 2 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ **"کسی کے عیب مت ڈھونڈو"** پڑھ یا سُن لے اُسے دوسروں کے عیب چُھپانے اور ان کی خوبیوں پر نظر رکھنے والا بنا اور اُسے بے حساب بخش دے، اٰمین۔

خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے ماہِ شوّال و ذُوالقعدہ 1444ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعا سے نوازا: 3 یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت سے قراٰنِ پاک کے بارے میں سوال جواب"** پڑھ یا سُن لے، اُس کے دل کو نورِ قراٰن سے منوّر فرما اور اُس کی بے حساب بخشش فرما، اٰمین 4 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت سے خوشبو کے بارے میں سوال جواب"** پڑھ یا سُن لے اُس کے ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن کو بھی مُعَطّر فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
لوحِ محفوظ کے بارے میں دلچسپ معلومات	16 لاکھ 93 ہزار 866	11 لاکھ 54 ہزار 900	28 لاکھ 48 ہزار 766
کسی کے عیب مت ڈھونڈو	17 لاکھ 31 ہزار 645	9 لاکھ 92 ہزار 557	27 لاکھ 24 ہزار 202
امیرِ اہلِ سنّت سے خوشبو کے بارے میں سوال جواب	17 لاکھ 29 ہزار 764	9 لاکھ 43 ہزار 811	26 لاکھ 73 ہزار 575
امیرِ اہلِ سنّت سے قراٰنِ پاک کے بارے میں سوال جواب	14 لاکھ 45 ہزار 208	11 لاکھ 68 ہزار 861	26 لاکھ 14 ہزار 69

کیسا ہونا چاہئے؟

مسجد، نمازی اور اہلِ محلہ (قسط:01)

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

دینِ اسلام میں مسجد کو بڑی اہمیت حاصل ہے، یہ اللہ کا گھر ہے، یہاں اللہ کو یاد کیا جاتا ہے۔ قراٰنِ کریم میں 21 سے زائد بار مسجد کا ذکر آیا ہے۔ نیز مساجد کو آباد کرنے، ان میں اعتکاف کرنے، انہیں صاف ستھرا رکھنے، ان میں ذِکْرُ اللہ سے نہ روکنے اور اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح کثیر احادیث میں بھی مساجد کی اہمیت، ان کے آداب، فضائل اور احکام کا بیان ہے۔ اللہ کریم کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ ربُّ العزّت اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔[1]

مسجد کی آبادکاری کے چار بنیادی ستون ہیں:

1 امام 2 مؤذن 3 مسجد انتظامیہ 4 مقتدی

ان میں سے پہلے تینوں کے حوالے سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"[2] میں مضامین شائع ہوچکے ہیں جبکہ اب آپ کے پیشِ نظر مضمون میں چوتھے اہم ستون "مقتدی" یعنی مسجد کے نمازیوں اور اہلِ محلہ کی کچھ ذمّہ داریوں کا بیان کیا جارہا ہے۔ یہ موضوع دو حصوں پر مشتمل ہے:

1 مسجد کی ضروریات و معاملات اور اہلِ محلہ و نمازی

2 امام و مؤذن کے ساتھ اہلِ محلہ و نمازیوں کا رویہ

1 مسجد کی ضروریات و معاملات اور اہلِ محلہ و نمازی

❁ مسجد کی صفائی وغیرہ کی ذمّہ داری اگرچہ مؤذن یا خادم کی ہوتی ہے لیکن یاد رہے کہ اگر اہلِ محلہ یا نمازیوں میں سے کوئی شخص مسجد کی صفائی یا دھلائی وغیرہ میں معاونت کرے گا یا خود آگے بڑھ کر صفائی کرے گا تو اس میں نہ تو کوئی گناہ ہے نہ ہی قباحت، بلکہ ثواب ہی ثواب ہے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ اَخْرَجَ اَذًى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ یعنی جو مسجد سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کرتا ہے، اللہ کریم اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔[3] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ یعنی میری امت کے (اعمال کے) اجر و ثواب مجھ پر پیش کئے گئے یہاں تک کہ ایک شخص کے مسجد

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

سے تنکا نکالنے کا اجر بھی اس میں لکھا ہوا تھا۔[4]

چنانچہ اہلِ محلہ نوجوانوں کو چاہئے ہفتے یا پندرہ دن میں ایک بار مسجد کی صفائی و دھلائی وغیرہ میں خادمِ مسجد کے ساتھ مل کر حصہ ملائیں۔

اہلِ محلہ کو مسجد کے اخراجات وضروریات کا لازمی لحاظ رکھنا چاہئے۔ ہمارا تین سے پانچ افراد کا کنبہ اور دو کمرے کا مکان ہو تو اخراجات کی ایک لمبی لسٹ ہوتی ہے۔ دوسری طرف چھوٹی سے چھوٹی مسجد میں بھی کم از کم 4 سے 8 پنکھے، 6 سے 8 لائٹیں، وُضو خانہ، ساؤنڈ مشین اور اسپیکرز وغیرہ ہوتے ہیں، ان سب کا بجلی کا بل بھی آتا ہے اور خرابی کی صورت میں ریپیرنگ بھی کروانی ہوتی ہے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر نمازی ہر جمعہ کو مسجد کے فنڈ میں کم از کم 100 روپے اور زیادہ جتنا ہو سکے ضرور شامل کرے۔ نیز اللہ کریم نے جن کی اچھی آمدن کا سلسلہ بنایا ہے انہیں چاہئے کہ مسجد کے لئے ماہانہ ہزار، دو ہزار روپے کا فنڈ مخصوص کرلیں۔

یہ خیال رہنا چاہئے کہ مسجد میں وہی چیز دی جائے جس کی ضرورت ہو، بعض لوگ کئی مرتبہ سمجھانے کے باوجود اپنی مرضی سے جائے نماز، قراٰنِ پاک، پارے اور مختلف سورتیں لاکر مسجد میں رکھ جاتے ہیں۔ جبکہ یہ چیزیں مسجد میں پہلے ہی بہت ہوتی ہیں اور نئی آنے والی بھی پہلے والیوں کی طرح استعمال میں نہیں آتیں یوں رکھے رکھے ان پر دھول مٹی جمع ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے جب بھی مسجد میں کوئی خرچہ کرنے کو جی چاہے تو مسجد انتظامیہ یا امام صاحب سے مشورہ ضرور کرلیں۔

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ مسجد میں آکر سب سے پہلے اپنے لئے الگ سے پنکھا چلائیں گے، اگرچہ پہلے سے کوئی پنکھا چل رہا ہو اور اس کی ہوا میں جگہ بھی موجود ہو، ایسے لوگوں کو خیال کرنا چاہئے کہ مسجد کے پنکھے بھی بجلی سے ہی چلتے ہیں اور ان کا بھی بل آتا ہے۔

مساجد میں عمومی طور پر کسی نہ کسی نماز کے بعد دینی درس کا سلسلہ ہوتا ہے، نمازیوں کو چاہئے کہ اس درس میں شرکت کریں، یہ درس آپ لوگوں تک علمِ دین کی دولت پہنچانے کے لئے ہوتا ہے، اسی طرح جمعۃ المبارک کے دن بھی پہلی اذان ہوتے ہی مسجد حاضر ہوجائیں تاکہ امام صاحب کے بیان کے ذریعے آپ علمِ دین حاصل کرسکیں۔ جن مساجد میں نمازی وقت پر مسجد جاتے ہیں وہاں جمعہ کے بیانات بھی ایک ترتیب کے ساتھ ہوتے ہیں۔

جو لوگ مساجد میں فاتحہ کا کھانا یا افطاری وغیرہ بھیجتے ہیں انہیں چاہئے کہ برتن بھی ہاتھوں ہاتھ واپس لے جائیں، بعض لوگ اپنے برتن وقت پر لینے نہیں آتے، نتیجۃً مسجد میں رنگ برنگے برتن جمع ہوجاتے ہیں، نیز بعض تو بعد میں جگہ جگہ باتیں بھی کرتے ہیں کہ مسجد سے ہمارے برتن نہیں آتے، حالانکہ لے کر خود نہیں جاتے، ایسا بالکل نہیں کرنا چاہئے کہ ایک مسلمان کی قطعاً یہ شان نہیں۔

مسجد انتظامیہ کے لوگ محلے ہی کے افراد ہوتے ہیں اور وہ مسجد کا نظام چلانے کے کوئی پیسے یا سیلری نہیں لیتے، اس لئے اہلِ محلہ کو ان سے بھی بات کرتے ہوئے خیال رکھنا چاہئے، بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ مسجد کی لائٹ یا پنکھا وغیرہ خراب ہونے یا کبھی وضو خانے پر پانی نہ آنے وغیرہ پر انتظامیہ سے ایسے پیش آتے ہیں جیسے وہ ان کے گھر کے ملازم ہوں۔

2 امام و مؤذن کے ساتھ اہلِ محلہ و نمازیوں کا رویہ

اِمامت کی فضیلت و عظمت اس سے بڑھ کر کیا بیان کی جائے کہ یہ وہ مَنْصَب ہے جسے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے نبھایا اور اس منصب کے لئے انہوں نے بہترین اَفراد کو منتخب کیا۔ نَماز کی امامت نبیِّ کریم صلَّی

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نِیابَت (یعنی نائب ہونے) کا ایک حصہ ہے، اسی طرح اذان دینا بھی بہت سعادت کی بات ہے، اس لئے اہلِ محلہ و نمازیوں کو چاہئے کہ امام صاحب اور مؤذن صاحب کے حقوق و ضروریات کا خیال رکھیں۔

❁ لَین دَین اور کاروبار کے معاملات ہر انسان کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں، لہٰذا اگر امام و مؤذن مسجد کی ذمّہ داری کے ساتھ ساتھ کوئی جائز کاروبار یا ملازمت کرتے ہیں تو اس کی وجہ سے کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے، کاروبار میں اگرچہ بعض لوگ ناجائز انداز اختیار کرتے ہوں تو ضروری نہیں کہ امام یا مؤذن بھی ایسا کرتے ہوں۔

❁ نماز اللہ کی جانب سے فرض ہے اور اس کے احکام فقہائے کرام نے تفصیل کے ساتھ لکھ دیئے ہیں، کس کے پیچھے نماز پڑھی جائے گی اور کس کے پیچھے نہیں یہ سب کتابوں میں لکھا ہے۔ بعض لوگ نماز جیسی عبادت کو بھی اپنی اَنا اور اپنی سوچ کے دائرے میں رکھتے ہیں۔ امام مسجد سے کوئی چھوٹی سی غلطی ہوگئی یا نہیں بھی ہوئی لیکن یہ جناب سمجھتے ہیں کہ غلط ہے تو امام کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ انتہائی غلط ہے۔ ایک امام صاحب کی کمر میں درد تھا، وہ مسجد میں آتے اور مسجد کے کونے میں رکھی کرسی پر بیٹھ جاتے، ایک نمازی صاحب نے صرف اس وجہ سے مسجد آنا چھوڑ دیا کہ امام صاحب مسجد میں کرسی پر کیوں بیٹھتے ہیں۔

❁ اپنے ذاتی اختلافات کو اپنی ذات تک ہی رکھنا چاہئے بلکہ مسلمان کی حیثیت سے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ تو اخوت اور بھائی چارے کا رشتہ رکھنا چاہئے، اپنے جھگڑوں یا مخالفتوں کے باعث امام و مؤذن کو اپنا فریق تصور کرنا نادانی ہے۔ ایک امام صاحب نے کسی محفل کا اعلان کر دیا تو ایک اچھے بھلے سمجھدار، پڑھے لکھے نمازی مسجد سے غائب ہوگئے، امام صاحب کو محسوس ہوا تو کچھ دن بعد اسپیشل ان کی دکان پر جاکر ملاقات کی اور نہ آنے کا سبب پوچھا تو پتا چلا کہ موصوف کی اُس محفل والوں سے کچھ مخالفت ہے اور امام صاحب نے ان کی محفل کا اعلان کر دیا اس لئے امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا ہی چھوڑ دی۔

❁ جن کے ساتھ روز کا ملنا جلنا ہو یا مختلف معاملات پر تبادلہ خیال ہوتا ہو تو ان کی میٹھی اور کڑوی سبھی باتیں سننی پڑتی ہیں، یہ کوئی عقل مَندی نہیں کہ میٹھی میٹھی باتیں تو سب سنیں اور اگر کبھی کوئی کڑوا لفظ سننے کو مل گیا تو راہیں جدا کرلیں۔ ایک صاحب جو کہ گذشتہ 15 سال سے درس و بیان میں مصروف ہیں، اُن کی کسی موضوع پر اپنے محلے کی مسجد کے امام صاحب سے بات ہو رہی تھی، دورانِ گفتگو انہیں ایک لفظ ناگوار گزرا اور کئی مہینے تک وہ مسجد نہیں آئے۔ اَلامان والحفیظ

❁ امام صاحب اگر نماز پڑھنے یا درس و بیان سننے کی دعوت دیں تو ان کی دعوت پر لبیک کہنا چاہئے، کبھی بھی ان کی دعوت پر ناراضگی یا خفگی کا اظہار نہ کریں۔

❁ امام اور مقتدیوں کے درمیان مَحبّت و پیار کی فضا ضروری ہے تاکہ نیکی و تقویٰ میں باہم تعاون ہو۔ خواہش پرستی اور شیطانی اغراض کی اِتّباع میں اگر کینہ و بُغض پیدا ہوگیا ہو تو اسے ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

---

(1) مجمع الزوائد، 2/135، حدیث:2031 (2) امام کو کیسا ہونا چاہئے؟ (شوّالُ المکرم 1441ھ تا ذُوالحجۃِ الحرام 1441ھ)، مؤذن کو کیسا ہونا چاہئے؟ (صفرُ المظفر 1442ھ تا ربیعُ الاوّل 1442ھ) اور مسجد انتظامیہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ (ربیعُ الآخر 1442ھ تا شعبان و رمضان 1442ھ مطابق اپریل 2021ء) کے شماروں میں پڑھئے (3) ابن ماجہ، 1/419، حدیث: 757 (4) ترمذی، 4/420، حدیث:2925۔

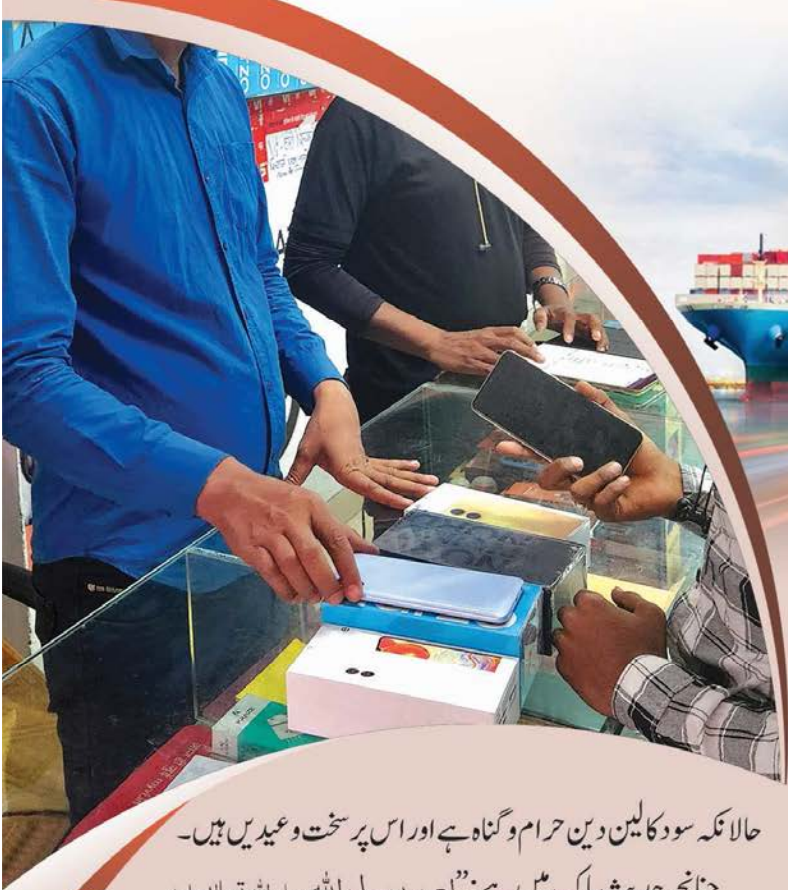

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 رقم صدقہ کرنے کی نیت سے سودی بینک میں سیونگ اکاؤنٹ کھلوانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم نے سنا ہے کہ کنوینشنل بینک میں کرنٹ اکاؤنٹ کھلوا سکتے ہیں لیکن سیونگ اکاؤنٹ نہیں کھلوا سکتے۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ اگر کنوینشنل بینک میں سیونگ اکاؤنٹ اس نیت سے کھلوالیا جائے کہ جو اضافی رقم حاصل ہوگی وہ صدقہ کردیں گے تو کیا یہ جائز ہوگا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: کنوینشنل (سودی) بینک میں سیونگ اکاؤنٹ کھلوانا حرام و گناہ ہے کیونکہ اس میں رکھوائی جانے والی رقم قرض کے حکم میں ہے اور بینک اس قرض پر اکاؤنٹ ہولڈر کو نفع دیتا ہے اور قرض پر نفع کو حدیث پاک میں واضح طور پر سود قرار دیا گیا ہے۔

حدیثِ مبارک میں ہے: ”كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا“ ترجمہ: قرض کے ذریعہ سے جو منفعت حاصل کی جائے وہ سود ہے۔

(کنز العمال، جزء6، 3/99، حدیث: 15512)

جب کوئی شخص سودی بینک میں سیونگ اکاؤنٹ کھلواتا ہے تو اکاؤنٹ کھلواتے وقت ہی کچھ نہ کچھ رقم اکاؤنٹ میں جمع کروائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی سودی معاملہ شروع ہوجاتا ہے حالانکہ سود کا لین دین حرام و گناہ ہے اور اس پر سخت وعیدیں ہیں۔

چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: ”لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٰکل الربا و موکلہ و کاتبہ و شاہدیہ و قال ہم سواء“ ترجمہ: حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سودی کاغذ لکھنے والے اور اس پر گواہ بننے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا وہ سب برابر ہیں۔ (مسلم، ص663، حدیث: 4093)

لہٰذا سودی بینک میں سیونگ اکاؤنٹ کھلوانا ہرگز جائز نہیں اگرچہ اضافی رقم صدقہ کرنے کی نیت ہو۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 قسطوں پر موبائل خرید کر اسی دکاندار کو نقد میں بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم قسطوں پر خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں بعض اوقات کسٹمر آکر کہتا ہے کہ مجھے قسطوں پر موبائل لینا ہے اور پھر اسے آگے فروخت کرنا ہے کیونکہ مجھے پیسوں کی ضرورت ہے۔ کیا ایسے کسٹمر کو چیز بیچ سکتے ہیں جس کا مقصد اس کو خرید کر استعمال کرنا نہیں بلکہ آگے فروخت کرنا ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ اس کسٹمر کو چیز قسطوں پر بیچنے کے بعد

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

کیادکاندار اس سے واپس نقد میں کم قیمت پر خرید سکتا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: 1 گاہک نے جب چیز خرید لی تو وہ اس کا مالک ہو گیا اب چاہے وہ چیز آگے کسی کو بیچے یا تحفے میں دے یا استعمال کرے یہ اس کی مرضی ہے اس کو یہ اختیار حاصل ہے لہٰذا گاہک کو وہ چیز قسطوں میں بیچنا، جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

واضح رہے کہ قسطوں پر کاروبار کرنا دراصل ادھار خرید و فروخت ہی کی ایک قسم ہے جس میں چیز نقد کے مقابلے میں زائد قیمت پر بیچی جاتی ہے اور قیمت کی ادائیگی بھی قسطوں کی صورت میں ہوتی ہے۔ نقد اور اُدھار کی قیمتوں میں فرق کرنا شرعاً جائز ہے لہٰذا قسطوں پر خرید و فروخت بھی جائز ہے جبکہ سودا کرتے وقت چیز کی قیمت طے ہو اور قیمت کی ادائیگی کی مدت بھی طے ہو۔

البتہ اگر اس کاروبار میں کوئی ناجائز شرط لگائی تو اس ناجائز شرط کی وجہ سے وہ بیع فاسد ہو جائے گی جیسے یہ شرط لگانا کہ **"اگر قسط وقت پر نہ دی تو جرمانہ دینا ہو گا"** ناجائز شرط ہے کیونکہ شریعت میں مالی جرمانہ جائز نہیں، لہٰذا اس شرطِ فاسد کی بنا پر یہ بیع فاسد ہو گی جس کا فسخ کرنا عاقدین پر واجب ہو گا، اگر فسخ نہ کریں تو گنہگار ہوں گے۔

2 جب کسٹمر نے خریدی ہوئی چیز کی قیمت مکمل طور پر ادا نہ کی ہو تو دکاندار کا وہی چیز کسٹمر سے کم قیمت میں واپس خریدنا جائز نہیں۔ لہٰذا دریافت کی گئی صورت میں چونکہ دکاندار نے موبائل قسطوں میں بیچا ہے اور ابھی اس موبائل کی مکمل قیمت ادا نہیں ہوئی ہے لہٰذا دکاندار نے جس قیمت پر بیچا ہے اس سے کم قیمت میں کسٹمر سے وہ موبائل نقد میں بھی واپس نہیں خرید سکتا۔ ہاں اگر اس میں کوئی نقصان پیدا ہو گیا ہو تو پھر کم قیمت میں بھی خرید سکتا ہے۔

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "جس چیز کو بیع کر دیا ہے اور ابھی ثمن وصول نہیں ہوا ہے اس کو مشتری سے کم دام میں خریدنا، جائز نہیں اگرچہ اس وقت اس کا نرخ کم ہو گیا ہو۔"

مزید لکھتے ہیں: "کم داموں میں خریدنا اُس وقت ناجائز ہے جب کہ ثمن اُسی جنس کا ہو اور مبیع میں کوئی نقصان نہ پیدا ہوا ہو اور اگر ثمن دوسری جنس کا ہو یا مبیع میں نقصان ہوا ہو تو مطلقاً بیع جائز ہے۔

(بہار شریعت، 2/708)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 زمین بلڈر کی ملکیت میں نہ ہو تو پلاٹ یا فلیٹ کی بکنگ کروانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بلڈر کے پاس جب ہم پلاٹ یا فلیٹ کی بکنگ کرواتے ہیں تو بعض اوقات جگہ اس کی ملکیت میں نہیں ہوتی تو کیا ایسی بکنگ کروا سکتے ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں فلیٹ کی بکنگ کروانا تو جائز ہے کیونکہ یہ بیع استصناع ہے یعنی آرڈر پر چیز بنا کر دینا اس میں پایا جاتا ہے لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن قانونی طور پر بلڈر کے لئے اگر یہ ضروری ہو کہ وہ پلاٹ کا مالک بننے سے پہلے پروجیکٹ کا اعلان نہیں کر سکتا تو ایسے میں بلڈر کو قانونی پابندی کرنا ضروری ہو گا۔

واضح رہے کہ یہ مسئلہ فلیٹ بک کروانے کا ہے کیونکہ اس میں میکنگ کا عمل پایا جاتا ہے۔ اسی لئے یہ رعایت موجود ہے کہ فلیٹ کا اس وقت موجود ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ بنا کر دیئے جائیں گے۔

لیکن پلاٹ کی خرید و فروخت کا مسئلہ اس سے جدا ہے کہ پلاٹ خریدتے وقت یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ پلاٹ بیچنے والے کی ملکیت میں ہو اور وہ آپ کے پلاٹ کی حدودِ اربعہ متعین کر کے دے کہ یہ آپ کا پلاٹ ہے۔ یعنی نقشے میں پلاٹ نمبر، گلی نمبر، فیز / کالونی / سیکٹر وغیرہ سب چیزیں متعین ہوں اور بات نقشے تک محدود نہ ہو، بلکہ حقیقت میں بھی اسی طرح ہو کہ اگر آپ پلاٹ پر کھڑے ہو کر دیکھنا چاہیں، تو آپ وہاں کھڑے ہو کر معلوم کر سکتے ہوں کہ یہ پلاٹ آپ خرید رہے ہیں۔

لیکن اگر پلاٹ بلڈر کی ملکیت میں ہی نہ ہو یا خریدتے وقت معلوم ہی نہ ہو کہ کون سا پلاٹ خریدا ہے تو یہ صورت جائز نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مزار حضرت یونس علیہ السلام

حضرت سیّدنا یونس علیہ السّلام

(قسط:01)

مولانا ابو عبید عطّاری مَدَنی*

بنی اسرائیل میں مَتّٰی نامی ایک عورت اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت الیاس علیہ السّلام کی خدمت کیا کرتی تھی، پھر حضرت الیاس علیہ السّلام پہاڑوں میں جاکر اللہ کی عبادت میں مصروف ہوگئے، اسی دوران میں اس عورت کے دودھ پیتے بچے کا انتقال ہوگیا، وہ عورت بڑی غمگین ہوگئی، آخرِکار حضرت الیاس علیہ السّلام کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی اور پہاڑوں میں گھومتی رہی اور اللہ پاک کے نبی حضرت الیاس کو ڈھونڈتی رہی یہاں تک کہ ایک دن حضرت الیاس علیہ السّلام کو پالیا، عرض گزار ہوئی: میرے بیٹے کا انتقال ہوگیا ہے اور میری کوئی اور اولاد نہیں ہے، آپ رب سے دعا کیجئے کہ وہ میرے بیٹے کو زندہ کردے اور میری مصیبت کو ٹال دے، میں نے اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر رکھا ہے اور ابھی تک دفنایا نہیں ہے، حضرت الیاس علیہ السّلام نے فرمایا: اللہ کی جانب سے مجھے جس بات کا حکم ملتا ہے میں وہی کرتا ہوں اور تمہارے بیٹے کے لئے دعا کا مجھے حکم نہیں ملا، یہ سن کر وہ مَمتا کی ماری بہت زیادہ رونے اور گڑگڑانے لگی، یہ دیکھ کر حضرت الیاس علیہ السّلام نے اس عورت سے فرمایا: تمہارا بیٹا کب مرا تھا، اس نے کہا: سات دن ہوئے ہیں۔ حضرت الیاس اس عورت کے ساتھ چل دیئے، سات دن تک چلنے کے بعد اس کے گھر پہنچے، بچے کے انتقال کو اب 14 دن گزر چکے تھے، اللہ کے پیارے نبی حضرت الیاس نے وضو کیا پھر نماز پڑھی اور اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا کی تو دعا کی برکت ظاہر ہوئی اور بچہ زندہ ہوگیا پھر حضرت الیاس علیہ السّلام واپس پہاڑوں میں تشریف لے گئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت الیاس علیہ السّلام کی دعا کی برکت سے زندگی پانے والے یہ بچے اللہ کریم کے پیارے نبی اور رسول حضرت یونس علیہ السّلام تھے۔

مختصر سیرت حضرت یونس علیہ السّلام یعقوب علیہ السّلام کے بیٹے حضرت بِنْیامین کی اولاد میں سے ہیں[2] اپنی والدہ کی جانب نسبت سے دو ہی نبی مشہور ہیں ایک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السّلام دوسرے حضرت یونس بن مَتّٰی[3] ایک قول کے مطابق مَتّٰی آپ کے والد کا نام ہے[4] آپ نے شہر رَمْلہ کے ایک ولی اللہ حضرت زکریا کی بیٹی سے شادی کی پھر کچھ عرصہ وہیں قیام کیا، وَلیُّ اللہ کے انتقال کے بعد بیت المقدس تشریف لے آئے اور اللہ کی عبادت میں مصروف رہے[5] آپ ذکرِ الٰہی سے اپنی زبان تر رکھا کرتے تھے[6] انبیائے کرام علیہمُ السّلام میں سب سے زیادہ نمازیں پڑھنے والے نبی ہیں[7] آپ نے اپنے دین کو محفوظ رکھنے کے لئے شام سے ہجرت کی اور دریائے دجلہ کے کنارے آباد ہوگئے[8] پھر 40سال کی عمر میں آپ کو

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کراچی

نبوت عطا ہوئی اور عراق میں سرزمینِ مَوصِل کی قریبی بستی نینویٰ کی جانب بھیجا گیا[9] آپ نے اس نافرمان قوم کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا لیکن قوم باز نہ آئی، عذاب کے آثار نمودار ہوئے تو قوم نے توبہ کرلی، اللہ کی رحمت سے عذاب ٹل گیا لیکن اس توبہ کے بارے میں آپ کو معلوم نہ ہوسکا اور آپ یہ سمجھے کہ قوم مجھے جھوٹا خیال کرے گی لہٰذا دریا کے کنارے آگئے اور کشتی میں بیٹھ گئے، کشتی دریا کے بیچ میں پہنچ کر رک گئی، یہاں ایک مچھلی نے آپ کو نگل لیا[10] آپ علیہ السّلام نے 40 دن یا 20 یا 7 یا 3 دن یا اُسی دن کا کچھ حصہ مچھلی کے پیٹ میں گزارا[11] مچھلی کے پیٹ میں آپ نے جنات، پانی، ریت، مچھلی اور دیگر دریائی جانوروں کو ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے سنا، 10 محرم شریف کے دن آپ مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے[12] پھر اللہ کریم نے آپ کے لئے ایک کدّو کا درخت اگایا، کدو کے درخت کا اُگ جانا آپ علیہ السّلام کا معجزہ ہے، اس کے بعد اللہ کریم نے آپ کو مرتبۂ رسالت پر فائز کیا اور دوبارہ اسی قوم کی جانب بھیجا اور قوم آپ پر باقاعدہ ایمان لائی۔ آپ کے کہنے پر بکری، درخت اور چٹان نے گواہی دی کہ ایک چرواہے نے آپ سے ملاقات کی ہے،[13] (حجۃ الوداع یا قضائے عمرہ کے موقع پر) پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت یونس علیہ السّلام کو ایک وادی میں دیکھا کہ وہ ایک سرخ گھنگریالے بال والی اونٹنی پر سوار ہیں جس کی نکیل کھجور کی چھال ہے جسم پر ایک اونی جبہ ہے اور زبان پر جاری ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ[14] چونکہ آپ علیہ السّلام کو مچھلی نے نگل لیا تھا اس لئے آپ کا لقب ذو النون پڑ گیا[15] کسی سے سوال ہوا: وہ کون سی قبر ہے جو چلتی پھرتی رہی؟ جواب دیا: جب یونس علیہ السّلام مچھلی کے پیٹ میں تھے تو یہ دریا میں ایک چلتی پھرتی قبر کی طرح تھی۔[16] کہا جاتا ہے کہ 10 جانور جنت میں داخل کئے جائیں گے ان میں سے ایک حضرت یونس علیہ السّلام کی مچھلی بھی ہے۔[17] آیئے! اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت یونس علیہ السّلام کے بارے میں تفصیلی واقعات ملاحظہ کیجئے:

عبادت حضرت یونس علیہ السّلام کا شمار بنی اسرائیل کے عبادت گزاروں میں ہوتا تھا، آپ بہت کثرت کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، ہر روز کھانا کھانے سے پہلے 300 رکعت نماز پڑھتے پھر بہت کم کھانا کھاتے اور ہر رات سونے سے پہلے 300 رکعت پڑھا کرتے تھے پھر بہت کم سویا کرتے[18] منقول ہے کہ آپ اتنا روئے کہ بینائی جاتی رہی اور اس قدر قیام کیا کہ کمر میں خم پڑ گیا اور اس قدر نماز پڑھی کہ چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہی۔

آگ کا سمندر آپ علیہ السّلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: تیری عزت و جلال کی قسم! اگر میرے اور تیرے درمیان آگ کا سمندر ہوتا تو میں تیرے شوق کی وجہ سے اس میں بھی داخل ہوجاتا۔[19]

اہلِ نینویٰ کے نبی جب عراق کے علاقے مَوصِل میں اہلِ نینویٰ میں گناہ پھیل گئے اور ان کے جرائم بڑھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی جانب مبعوث فرمایا[20] ایک روایت میں ہے کہ آپ بیت المقدس کی مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے جب فارغ ہوئے تو فرشتے نے عرض کی: اللہ پاک نے حکم دیا ہے کہ آپ اہلِ نینویٰ کے پاس جاکر انہیں رب تعالیٰ کی طرف بلائیں[21] یہ قوم بت پرستی میں مبتلا تھی آپ نے ان کو اس کام سے روکا اور اللہ پاک کے عذاب سے ڈرایا لیکن قوم نے انکار کر دیا اور اپنی ہٹ دھرمی پر اڑی رہی۔[22]

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

---

(1) تفسیر بغوی، 4/33، الصّٰفّٰت: 123 (2) المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 1/395 (3) شرح الشفاء لعلی القاری، 1/298 (4) المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 1/395 (5) الانس الجلیل، 1/265 (6) زاد المسیر لابن الجوزی، 4/60 (7) تاریخ ابن عساکر، 74/281 (8) تاریخ ابن عساکر، 74/281 (9) المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 1/395 (10) بغوی، 4/36، الصّٰفّٰت: 140 (11) بغوی، 4/37، الصّٰفّٰت: 140 (12) فیض القدیر، 5/288، تحت الحدیث: 7075 (13) تاریخ ابن عساکر، 74/290، 291 (14) مسلم، ص 90، حدیث: 420، مراٰۃ المناجیح، 7/588 (15) النہایہ فی غریب الحدیث والاثر، 1/92 (16) حاوی للفتاویٰ، 2/356 (17) غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر، 4/131 (18) تاریخ ابن عساکر، 74/281 (19) احیاء العلوم، 5/85 (20) تاریخ ابن عساکر، 74/281 (21) تاریخ ابن عساکر، 74/282 (22) الانس الجلیل، 1/265۔

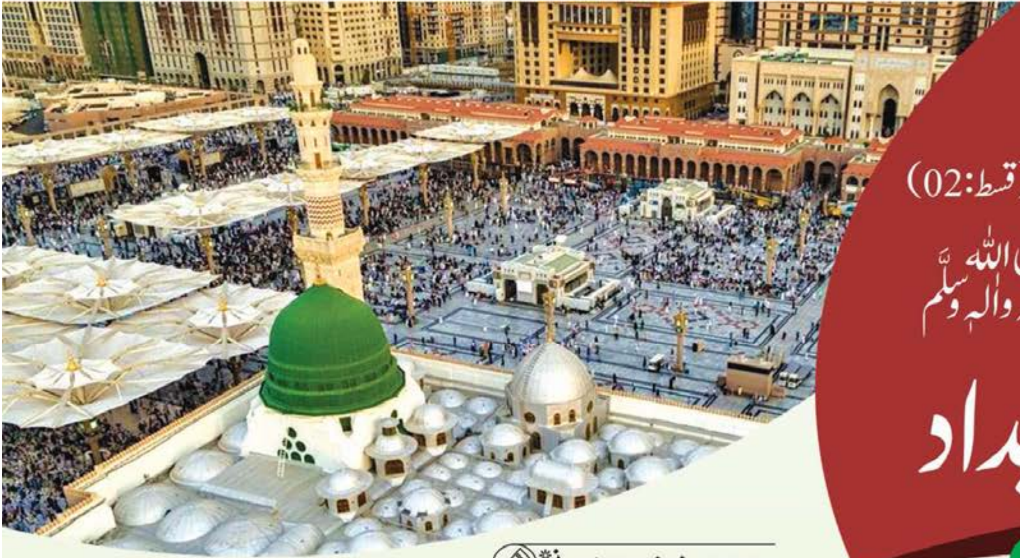

(قسط:02)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آباء واجداد

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

3 حضرت ہاشم

حضرت ہاشم کا نام عَمْرو یا عُمَر تھا مگر بلند مرتبے کی وجہ سے انہیں عَمْرُ والعُلا کہا جاتا تھا۔ آپ کی والدہ عاتکہ بنتِ مُرہ بن ہلال ہیں۔[1] حضرت ہاشم کی کنیت ابو البطحاء، لقب سیّدُ البطحاء اور ہاشم تھا۔ ہاشم کے معنٰی ہیں روٹیاں توڑ کر شوربے میں ملانے والا۔ آپ کو ہاشم کہنے کی وجہ یہ تھی کہ ایک مرتبہ مکہ شریف میں قَحط سالی ہوگئی جس کی وجہ سے نوبت فاقوں تک پہنچ گئی۔ حج کے ایام تھے، آپ شام گئے اور وہاں سے آٹا خرید کر اونٹوں پر لاد کر مکہ شریف لے آئے۔ کثیر اونٹ ذبح کئے گئے، روٹیاں پکائی گئیں، شوربے والا سالن تیار کرکے اس میں روٹیوں کو توڑ کر ڈال دیا گیا۔ جب کھانا تیار ہوگیا تو دستر خوان بچھا کر خاص و عام سب کو کھانے کی دعوت دی گئی۔ سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا، آپ نے کھانے کی اس دعوتِ عام کا سلسلہ جاری رکھا یہاں تک کہ لوگ خود کفیل ہوگئے۔ اسی لئے آپ ہاشم کے لقب سے مشہور ہوگئے۔ یہ اپنی خصوصیات اور اوصاف کی وجہ سے قبیلہ قریش کے سردار قرار پائے۔ آپ کثیرُ المال اور رئیس و سخی تھے، مسافروں کو سواری دیتے، لوگوں کے مالی حقوق اپنی جیب سے ادا کرتے، انہیں پناہ دیتے، بھوکوں کو کھانا کھلایا کرتے۔ حَسین و جمیل اور ذہین و فطین بھی تھے۔ آپ کی سخاوت ضرب المثل تھی۔ آپ کے چہرے پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نور تھا، جو آپ کو دیکھتا، اسے آپ سے محبت ہوجاتی۔ قیصر نے ان کے اوصاف انجیل میں پڑھے تھے اس لئے اپنی شہزادی کے ساتھ نکاح کا پیغام بھجوایا مگر آپ نے انکار کردیا۔[2]

آپ نے ہر سال گرمیوں میں شام اور سردیوں میں یمن دو سفروں کا آغاز کیا۔ آپ قوم کو خطبہ دیا کرتے تھے جس میں حُسنِ اخلاق، نیکی، صلہ رحمی، سخاوت، انصاف، اعتماد اور حُقوقُ العباد کی ادائیگی کا ذہن دیتے۔[3] آپ تجارتی سفر کے لئے شام جارہے تھے راستے میں مدینہ شریف (جسے اُس وقت یثرب کہا جاتا تھا) میں بنو عدی بن نَجّار کے ہاں قبیلہ خَزْرَج کے سردار عَمْرو بن زید بن لَبِیْد خزرجی کے ہاں ٹھہرے، عمرو نے اپنی پیاری بیٹی سلمٰی کا نکاح اس وعدے پر آپ سے کیا کہ جب یہ اُمید سے ہوں گی تو انہیں میرے گھر لانا ہوگا تاکہ پہلے بچے کی پیدائش ننھیال میں ہو۔ نکاح کے بعد تجارتی قافلے کے ساتھ شام روانہ ہوگئے۔ واپسی پر آپ اپنی زوجہ کو لے کر مکہ آگئے۔ جب یہ اُمید سے ہوئیں تو وعدے کے مطابق انہیں مدینۂ منورہ چھوڑ کر خود تجارتی سفر میں شام روانہ ہوگئے۔ ان کے ہاں ایک بیٹے کی ولادت ہوئی جس کا نام شِیبۃُ الحمد رکھا گیا، جو بعد میں عبد المطلب کے لقب سے مشہور ہوئے۔ حضرت ہاشم تجارتی قافلہ میں غزہ پہنچے تو بیمار ہوگئے۔ وصال وہیں ہوا، مزار غزہ شہر میں ہے۔[4] آپ کے چار بیٹے عبد المطب، اسد، ابو صَیفِیّ اور نضلہ تھے۔[5]

حضرت ہاشم کے دور میں عبد مناف اور ان کے بھائی

* رکن مرکزی مجلس شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

عبد الدار کی اولادوں میں چھ منصب ۞ سِقایہ ۞ نَدْوہ ۞ حِجابہ ۞ لِواء ۞ رِفادہ اور ۞ قِیادہ کے بارے میں جھگڑا ہوگیا۔ قریش دو حصوں میں تقسیم ہوگئے: ۞ ایک حصے میں مُطَیَّبُون یعنی خوشبو والے تھے، ان میں بنو عبد مناف، بنو زُہرہ، بنو اسد، بنو تَیْم بن مُرّہ اور بنو حارث بن فِہر تھے جبکہ ۞ دوسرے حصے میں بنو عبد الدار، بنو مخزوم، بنو سَہْم، بنو جُمَح، بنو عَدی بن کعب شامل تھے۔ مصلحت کروانے والوں کی کوشش سے طے پایا کہ رفادہ، سقایہ اور قیادہ(i) کے منصب عبد مناف اور حجابہ،(ii) لواء(iii) کے منصب عبد الدار کے پاس جبکہ دار الندوہ(iv) دونوں میں مشترک ہوگا۔ المختصر رفادہ اور سقایہ کے منصب حضرت ہاشم کے پاس تھے۔(6)

4 حضرت عبدِ مناف

حضرت عبدِ مناف کا نام مُغِیْرہ تھا، آپ حسین و جمیل، عقل و فراست میں ہم زمانہ میں ممتاز تھے۔ آپ کی والدہ حُبَیّ بنت حُلیل بن حُبْشِیّہ خزاعی ہیں۔(7) حضرت عبدِ مناف کا لقب قَمَرُ البَطْحاء (یعنی مکہ شریف کا چاند) تھا آپ کو قریش کا مغز اور جوہر بھی کہا جاتا تھا۔ مناف اناف سے ہے جس کا معنی شرافت و کرامت اور زیادتی وبلندی ہے، آپ کو عبد مناف کہنے کی وجہ یہ ہے آپ اہلِ زمانہ میں سے اپنے اخلاق و اوصاف کی وجہ سے اعلیٰ و اَرفع تھے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نور آپ کے چہرے پر چمکتا تھا، آپ کے ہاتھ میں نزار کا جھنڈا اور حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی کمان ہوا کرتی تھی۔ آپ بتوں سے نفرت کرتے تھے۔ یہی وہ خصوصیات تھیں جس کی وجہ سے آپ والد کی وفات کے بعد اُن کے جانشین مقرر ہوئے۔ لوگوں کو ایک پتھر ملا جس پر آپ کا یہ پیغام عربی میں کندہ (لکھا ہوا) تھا جس کا معنی کچھ یوں ہے کہ مَیں مغیرہ بن قُصَی قریش کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اللہ پاک سے ڈرتے رہیں اور قریبی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کریں۔(8) حضرت عبد مناف کے چار بیٹے مشہور تھے: 1 ہاشم 2 عبدِ شمس 3 نَوْفَل اور 4 مُطلب۔ انہوں نے اہلِ مکہ کے لئے مختلف بادشاہوں سے تجارتی قافلوں کے اجازت نامے لئے تھے تاکہ کاروبار کا دائرہ وسیع ہو اور حکومت ان قافلوں کی حفاظت کی ضمانت دے، حضرت ہاشم نے شام، روم اور غسان، عبدِ شمس نے نجاشی، نوفل نے شاہِ ایران کسریٰ اور مطلب نے حِمْیَر کے سلاطین سے اجازت نامے حاصل کئے تھے۔(9)

5 حضرت قُصَیّ

حضرت قُصَیّ کا نام زید اور کنیت ابو مغیرہ ہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت سعد بن سَیَل ازدی ہیں۔(10) قصی کے معانی دُور، بچھڑا ہوا اور غریب الوطن کے ہیں، آپ کا نام قصی اس لئے مشہور ہوا کہ جب آپ کے والد حضرت کلاب فوت ہوئے تو ان کے ورثاء میں ایک بیوہ فاطمہ بنت سعد اور دو بیٹے زہرہ اور

(i) قیادہ کے منصب پر فائز سردار قریش تجارتی قافلوں اور جنگوں کی قیادت کیا کرتا تھا۔ یہ پہلے عبدِ مناف اور پھر عبدِ شمس کو حاصل تھا۔

(السیرۃ النبویۃ لدحلان، 1 / 25 ماخوذاً)

(ii) حجابہ کے منصب کے تحت کعبہ شریف کے انتظامی امور سرانجام دیئے جاتے تھے۔ حجابہ کا منصب بنو عبدالدار کے پاس تھا۔ فتح کے بعد بھی انہیں کے پاس رہا۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عثمان بن طلحہ کو کعبہ شریف کی چابیاں دیں، اس کے بعد یہ ان کے بھائی شیبہ کے پاس رہا۔ اس کے بعد بنو شیبہ کو یہ منصب ملا۔ بنو عبد الدار قریش کے علم بردار بھی تھے۔ (السیرۃ النبویۃ لدحلان، 1 / 26، 27)

(iii) لواء کے منصب کے تحت جنگی معاملات کی نگرانی ہوتی تھی، قریش کے خاندان بنو عبد الدار کے پاس یہ منصب تھا یہ لوگ جنگ میں جھنڈا پکڑتے تھے۔

(السیرۃ النبویۃ لدحلان، 1 / 25)

(iv) ندوہ کے منصب کے تحت قریش اپنے سارے فیصلے کیا کرتے تھے۔ حضرت قصی نے ایک عمارت بنائی جسے دار الندوہ کہا جاتا تھا۔ اس میں بھی وہ افراد مشاورت کے لئے جمع ہوتے جن کی عمر 40 سال سے زیادہ ہوتی تھی۔ جب کوئی بچی بالغہ ہوتی تو دار الندوہ آتی اور اسے بنو عبد الدار کی جانب سے چادر دی جاتی جس سے وہ پردے کا آغاز کرتی۔ جنگ کا جھنڈا بھی ندوہ میں باندھا جاتا تھا۔ (السیرۃ النبویۃ لدحلان، 1 / 25)

زید تھے۔ ان کی بیوہ نے شام کے قریبی علاقے عُذرہ کے بنو قُضاعہ کے ایک شخص ربیعہ بن حرام سے نکاح کرلیا جو مکہ شریف میں آیا ہوا تھا۔ اس وقت زہرہ جوان ہو رہا تھا اور سنِ شعور یعنی سمجھداری کی عمر کو پہنچ چکا تھا اس لئے ربیعہ جب اپنی بیوی کے ہمراہ وطن لَوٹنے لگا تو زہرہ کو تو مکہ میں چھوڑ دیا۔ جبکہ زید کم عمر تھے، اس لئے انہیں ساتھ لے لیا۔ آپ نے اپنا بچپن عذرہ میں گزارا۔ ایک دن وہاں کے کسی بچے نے آپ کو مسافر اور غریب الوطن ہونے کا طعنہ دیا، آپ کو بہت دُکھ ہوا اور والدہ کی اجازت سے حج کرنے کے لئے آنے والے قافلے کے ہمراہ مکہ شریف لوٹ آئے۔ مکۂ مکرمہ آکر اپنے بھائی زہرہ کے ساتھ رہنے لگے۔ کیونکہ آپ نے اپنے بچپن کا کچھ عرصہ وطن سے دور گزارا تھا اس لئے آپ قصی مشہور ہوگئے۔

حضرت قصی جوان ہوئے تو آپ کا نکاح کعبہ شریف کے متولی اور بَنُو خُزاعہ کے سردار حُلیل بن حُبْشِیّہ کی بیٹی حُبَیّ سے ہوا۔ حُلیل کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ابُوغُبْشان مُحْتَرِش کعبہ شریف کا متولی ہوا۔ حضرت قصی بہت دانا اور ذہین تھے انہوں نے ابوغبشان سے تولیت کا حق خرید لیا۔ اِس پر اُس کے خاندان بنو خزاعہ اور بنو بکر کو اپنی فکر لاحق ہوگئی کہ ہم مکہ شریف کے دیگر مناصب سے محروم نہ کردیئے جائیں چنانچہ وہ جنگ کی تیاری کرنے لگے۔ آپ نے مدد کے لئے اپنے سوتیلے بھائیوں کو بلایا وہ اپنے خاندان بنو قضاعہ کے ساتھ مکہ پہنچ گئے۔ جب جنگ ہوئی تو کوئی بھی غالب نہ آسکا۔ دونوں صلح کی طرف مائل ہوئے، بنی کنانہ کے ایک معزز شخص یعمر بن عوف کو حَکَم بنایا گیا اس نے فیصلہ کیا کہ ایک قبیلے کے مقتولوں کا خون بہا دوسرے قبیلے پر نہیں اور قصی کعبہ کے متولی ہوں گے۔ چنانچہ قصی نے بنو خزاعہ و بنو بکر کو مکہ سے نکال دیا اور قریش جو کہ عرب میں مختلف علاقوں میں بکھرے ہوئے تھے ان سب کو مکۂ مکرمہ میں جمع کردیا۔ قریش کا معنی جمع کرنا ہے اور قریش کو یہ نام دینے کی ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب حضرت قصی نے عرب میں بکھرے ہوئے اپنے قبیلے کو مکہ شریف میں جمع کیا تو اس خاندان کو قریش کہا جانے لگا۔[(11)]

قریش نے حضرت قصی کو اپنا حاکم تسلیم کرلیا۔ آپ نہایت ذہین، طاقت ور، بلند ہمت، ثابت قدم، بہادر اور قریش کے اہم ترین سردار تھے۔ آپ تمام اہلِ عرب سے زیرک تھے۔ آپ کی رائے عمدہ اور قول سچا ہوتا تھا۔ آپ سخاوت کے دھنی اور پاک دامن تھے۔ آپ کے کارناموں پر قریش فخر کیا کرتے تھے۔ آپ اہلِ قریش کو حاجیوں کی خدمت کی ترغیب دلاتے اور ان کے ساتھ مل کر یہ خدمت سرانجام دیتے۔ آپ ہی وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے حاجیوں کی آسانی کے لئے مزدلفہ میں روشنی کے لئے آگ جلائی۔ انہوں نے مکہ شریف کے کاموں کو بہتر انداز میں سرانجام دینے کے لئے یہ منصب ❁ سقایہ ❁ رفادہ ❁ ندوہ ❁ حجابہ ❁ لواء اور ❁ قیادہ بنائے۔ حضرت قصی کے چار بیٹے تھے: 1 عبد مناف 2 عبد الدار 3 عبد العزیٰ اور 4 عبد بن قصی۔ وفات سے پہلے آپ نے مذکورہ مناصب اپنے بیٹوں میں یوں بانٹے کہ سقایہ اور ندوہ عبد مناف، حجابہ اور لواء عبد الدار، رفادہ عبد العزیٰ کے سپرد ہوئے جبکہ وادیِ مکہ کی حفاظت (یعنی قیادہ) عبد بن قصی کے حوالے کی۔ آپ کا وصال مکہ شریف میں ہوا اور حجون میں دفن کئے گئے۔ بعد میں ان کے خاندان والوں کو بھی یہیں دفن کیا جانے لگا۔ آج کل اس مقام کو جنّت المعلیٰ کہا جاتا ہے۔[(12)]

---

(1) طبقات ابن سعد، 1/53 (2) سبل الہدیٰ والرشاد، 1/268تا270- السیرۃ النبویۃ لدحلان، 1/27، 28 (3) سبل الہدیٰ والرشاد، 1/269، 270 (4) سبل الہدیٰ والرشاد، 1/262 (5) السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ص47 (6) السیرۃ النبویہ لدحلان، 1/24، 25 (7) طبقات ابن سعد، 1/53 (8) السیرۃ النبویۃ لدحلان، 1/27، سبل الہدیٰ والرشاد، 1/271، 272 (9) سبل الہدیٰ والرشاد، 1/269 ماخوذاً (10) طبقات ابن سعد، 1/53 (11) ماخوذ از الروض الانف، 1/188- طبقات ابن سعد، 1/55تا57- السیرۃ النبویۃ لدحلان، 1/22 (12) سبل الہدیٰ والرشاد، 1/272تا276ماخوذاً

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

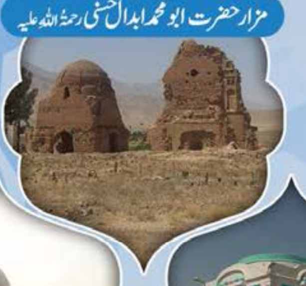
مزار حضرت ابو محمد ابدال حسنی رحمۃُ اللہ علیہ

مزار حضرت شیخ ابو سعید رحمۃُ اللہ علیہ

مزار حضرت مولانا مسعود احمد رضوی رحمۃُ اللہ علیہ

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن اَولیائے کرام اور علمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 81 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ تا 1444ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

1 امام برحق حضرت ناصحُ الدّین ابو محمد ابدال حسنی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت چشت میں یکم محرم 331ھ اور وفات بھی یہیں ایک قول کے مطابق 4 ربیعُ الآخر 421ھ میں ہوئی، آپ مادر زاد ولی، کثیرُ الفیض اور جہادِ ہند میں عملی طور پر حصہ لینے والوں میں سے تھے، سلطان محمود غزنوی آپ کا مُعتقِد تھا۔(1)

2 عالم وعارف حضرت سیّد شمسُ الدّین صحرائی سمرقندی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت فیروزآباد (صوبہ فارس، ایران) کے سادات گھرانے میں 17 رمضان 678ھ کو ہوئی اور 15 ربیعُ الآخر 784ھ کو صحراء سمرقند ازبکستان میں وصال فرمایا، مزار یہیں ہے۔ آپ عالمِ دین، سلسلۂ قادریہ کے شیخِ طریقت اور استاذُ العلماء تھے۔ آپ نے صحراء شہر میں خانقاہ و دارُ العلوم بنایا اور ساری زندگی ترویج علم و تصوف میں مصروف رہے۔(2)

3 حضرت بندگی شیخ ابو سعید رحمۃُ اللہِ علیہ قطبِ عالَم خواجہ عبدالقدوس کے پوتے، حضرت جلالُ الدّین تھانیسری کے نواسے اور حضرت خواجہ نظامُ الدّین بلخی رحمۃُ اللہِ علیہم کے خلیفہ تھے، آپ کی ولادت 14 شعبان 959ھ اور وصال یکم ربیعُ الآخر 1043ھ کو ہوا، مزار گنگوہ، ضلع انبالہ، مشرقی پنجاب، ہند میں ہے، آپ کثیر المجاہدہ، نورانی چہرے والے اور ہزاروں افراد کے شیخِ طریقت تھے، مغلیہ بادشاہ نورُ الدّین محمد جہانگیر آپ کا مرید تھا۔(3)

4 شیخُ الوقت حضرت مولانا سیّد عبد الرحمٰن کاظمی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش مشہور شیخِ طریقت حضرت حاجی سیّد حسن بیجاپوری کے گھر میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین اور ولیِ کامل تھے۔ نفس رحمانی آپ کی تصنیف ہے۔ آپ کا وصال 11 ربیعُ الآخر 1119ھ کو ہوا۔ مزار مبارک متصل جامع مسجد بیجاپور ریاست کرناٹک، ہند میں ہے۔(4)

5 شیخُ العالَم حضرت مولانا عبد الباقی فرنگی محلی مہاجر مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1286ھ کو فرنگی محل لکھنؤ یوپی ہند میں ہوئی۔ آپ کا وصال مدینۂ منوّرہ میں 4 ربیعُ الآخر 1364ھ میں ہوا۔ تدفین جنّت البقیع میں ہوئی۔ آپ ماہرِ علوم و فنون مدرس، استاذُ العلماء، شیخِ طریقت اور بانی المدرسۃ النظامیۃ المدینۃ المنورۃ تھے۔ آپ قطبِ مدینہ مولانا ضیاءُ الدّین مدنی کے مشائخ میں سے تھے۔(5)

6 فخر المشائخ حضرت مولانا پیر سیّد مسعود احمد رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت اندازاً 1351ھ کو لاہور میں ہوئی، آپ طویل عمر پاکر یکم ربیعُ الآخر 1436ھ فوت ہوئے۔ تدفین دارُ العلوم حزب الاحناف لاہور میں والد صاحب مفتیِ اعظم

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

پاکستان، خلیفۂ اعلیٰ حضرت علّامہ شاہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری کے پہلو میں جانبِ مشرق ہوئی۔ آپ عالمِ دین، پیرِ طریقت اور ناظم دارُ العلوم حزب الاحناف تھے۔(6)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

7 ولیِ کامل حضرت ابو سلیمان حَمد بن محمد بستی خطابی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 319ھ بست (صوبہ ہلمند، افغانستان) میں ہوئی اور یہیں 16 ربیعُ الآخر 388ھ کو وصال فرمایا، آپ محدث العصر، فقیہ شافعی، عالم کبیر، عابد و زاہد اور مصنف کتب تھے، حصولِ علمِ دین کے لئے حجاز مقدس، بغداد، بصرہ، خراسان، نیشاپور اور بلادِ ماوراء النہر کے اَسفار کئے، ایک درجن سے زائد کتب میں شرح صحیح بخاری اعلام السنن، شرح سنن ابو داؤد معالم السنن اور غریب الحدیث مشہور ہیں۔(7)

8 محدثِ وقت حضرت شیخ ابو محمد انجب بن ابو سعادت حامی بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت محرم 554ھ میں ہوئی اور 19 ربیعُ الآخر 635ھ کو وصال فرمایا، آپ شیخ معمر، کثیر الحدیث، روایت سے محبت رکھنے والے، فقر کے باوجود خوددار، صبر کے پیکر، حسن اخلاق کے مالک اور صدوق راویِ حدیث تھے، آپ سے محدثین کی ایک جماعت نے سماعتِ حدیث کرنے کا شرف پایا۔(8)

9 امام العصر حضرت شیخ عبدُاللہ بن محمد بن محی الدین عبد القادر نحراوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے والد اور دیگر علمائے کرام سے علوم اسلامیہ حاصل کئے، آپ عظیم عالمِ دین، فقیہِ زمانہ اور اصحابِ تخریج میں سے تھے، زندگی بھر درس و تدریس اور فتاویٰ نویسی میں گزارا، خلقِ کثیر نے استفادہ کیا، آپ نے مصر میں تقریباً پچاس سال کی عمر میں ربیعُ الاوّل یا ربیعُ الآخر 1026ھ کو وصال فرمایا۔(9)

10 یادگارِ اسلاف حضرت مولانا امجد علی بلیغ کاکوروی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش شوال 1242ھ کو ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 8 ربیعُ الآخر 1334ھ کو وصال فرمایا۔ خانقاہِ کاظمیہ کاکوروی، یوپی، ہند میں تدفین ہوئی۔ آپ جامع معقول و منقول، جید عالمِ دین، نیک و متقی، محقق، ادیب اور شاعر تھے۔ علمی و روحانی فیضان حضرت شاہ تقی علی قلندر سے پایا۔ آپ صاحب ثروت اور غریب پَرْوَر تھے۔ تاریخِ کابل، کشکول، ذخیرہ اور اختر اعنامہ سلطانی آپ کی کتب ہیں۔(10)

11 استاذُ العلماء، تلمیذِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت علّامہ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی رحمۃُ اللہِ علیہ 1335ھ کو کھلابٹ (ضلع ہری پور) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور 16 ربیعُ الآخر 1412ھ کو ہری پور (KPK) میں وصال فرماگئے، آپ کا مزار مبارک جامعہ صدیقیہ فیضُ العلوم، ہری پور بالمقابل ٹیلی کم سٹاف کالج خان پور روڈ کے ایک گوشے میں ہے۔ آپ جید عالمِ دین، شیخُ القرآن والحدیث، مناظر و محقق اہلِ سنّت، شیخ الحدیث والتفسیر، جامع مسجد عید گاہ جہلم و جامع مسجد گلزارِ مدینہ حسن ابدال کے خطیب، سلسلۂ قادریہ کے شیخِ طریقت اور مصنفِ کتبِ کثیرہ تھے۔(11)

12 حضرت مولانا مفتی محمد حسین چشتی ہزاروی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت موضع جونیاں (دریائے سرن کے کنارے) ضلع ایبٹ آباد کے ایک زمین دار گھرانے میں 1327ھ کو ہوئی اور 13 ربیعُ الآخر 1416ھ کو جہاں پیدا ہوئے وہیں وصال فرمایا۔ آپ تلمیذ علامہ سیّد دیدار علی شاہ و صدر الشریعہ وحجۃ الاسلام، فاضل منظر اسلام بریلی، مریدِ پیر مہر علی شاہ، استاذ العلماء، جامع مسجد بیڑ ہری پور کے خطیب، مفتی علاقہ اور عالم باعمل تھے۔(12)

---

(1) اقتباس الانوار، ص285 تا 296- خزینۃ الاصفیاء، ص 43 (2) تذکرہ مشائخ قادریہ فاضلیہ، ص104، 105 (3) حقیقت گلزار صابری، ص540، انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 3/111 (4) تذکرۃ الانساب، ص 212 (5) تذکرہ علمائے اہل سنت، ص172 (6) اُردو پوائنٹ اخبار، 22 جنوری 2015ء، سوانح حیات خاندان رضویہ برکاتیہ، ص28 (7) معالم السنن، 1/13 تا 21، الامام الخطابی ومنھجہ فی العقیدہ، ص25 تا 28 (8) سیر اعلام النبلاء، 16 / 324 (9) خلاصۃ الاثر، 3/66 (10) تذکرہ مشاہیر کاکوروی، ص45 تا 50 (11) تذکرہ بابِ علوم رئیس العلما غلام محمود ہزاروی، ص8 تا 30 (12) تذکرہ علماء اہل سنت ایبٹ آباد، ص398 تا 401۔

یمن کی تاریخ

مولانا محمد آصف اقبال عطاری مدنی* (قسط:01)

اللہ پاک کے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السّلام کے مبارک دَور سے جن ملکوں کی تاریخ جُڑی ہے ان میں سے ایک ملک یَمَن بھی ہے، کبھی ملک، کبھی صوبہ اور اب ایک خود مختار ریاست کی حیثیت رکھنے والا ملکِ یمن بہت ساری دینی و دنیاوی خوبیاں اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے، اس مضمون میں یمن کی تاریخ، یمن نام کی وجہ تسمیہ، محلِّ وُقوع، اسلامی دور کا آغاز، قرآن و سنت میں بیان کیے گئے اس کے فضائل اور تاریخی مقامات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

یمن کی تاریخ یمن کی تاریخ انتہائی قدیم ہے جس کا آغاز حضرت آدم صَفِیُّ اللہ علیہ السّلام کے دور سے ہوتا ہے، چنانچہ منقول ہے کہ حضرت ہابیل رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کے بعد حضرت آدم علیہ السّلام نے شدید غضب ناک ہو کر قابیل کو اپنے دربار سے نکال دیا، تو وہ بدنصیب، اِقلیما کو ساتھ لے کر یمن کی سرزمین "عَدَن" چلا گیا۔[1]

بادشاہ اور حکمران طوفانِ نوح کے بعد بَنُو یَعرُب بن قحطان بن عامر بن شالخ بن اَرْفَخْشَد بن سام یمن میں آباد رہے۔ اَبُوالْاَنبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کی تیسری زوجہ حضرت قَطُورَہ کے پیٹ سے جو اولاد "تُمْدِیَن" وغیرہ ہوئے ان کو آپ علیہ السّلام نے "یمن" کا علاقہ عطا فرمایا۔[2]

ملکہ بلقیس کی حکمرانی کا قصہ دسویں صدی قبلِ مسیح میں یمن میں ملوکِ حِمْیَر بن سَبا میں سے ایک فاسق خبیث بادشاہ "مالک" نام کا تھا وہ کنواری عورتوں کو بلا کر ان کی آبروریزی کرتا تھا، اس نے اپنی چچا زاد بہن بِلقیس سے بھی یہی ارادہ ظاہر کیا تو بِلقیس نے اُسے اپنے محل میں بلوا کر قتل کروادیا۔ اہلِ یَمَن نے اسی سبب سے بِلقیس کو اپنا حکمران بنایا ورنہ وہ عورت کی حکومت کو پسند نہ کرتے تھے۔ یہ وہی بِلقیس ہے جس کا قصہ قراٰن مجید (کی سورہ نمل) میں ہے۔[3] بِلقیس کے بعد خاندان حِمیر کے بہت سے افراد یمن کے بادشاہ بنے۔

یمن میں تباہ کن سیلاب کا سبب جب اہلِ یَمَن نے اللہ پاک کی نافرمانی کی تو ان پر تباہ کن سیلاب بھیجا گیا جس سے ان کے باغات وغیرہ برباد ہوگئے۔ جیسا کہ قراٰنِ مجید میں وارد ہے۔ سَیْلِ عَرِم (یعنی تباہ کن سیلاب) کے بعد جو لوگ یَمَن میں رہ گئے ان پر بَنو قحطان بدستور حکمرانی کرتے رہے۔[4] یمنی بادشاہوں میں سے تُبّان اسعد ابو کرب تھا۔ وہ مشرقی شہروں کو فتح کرکے واپس آتا ہوا مدینہ میں اترا، جہاں اُس کے بیٹے کو قتل کردیا گیا تو اس نے مدینہ اور اہلِ مدینہ کو تباہ کرنا چاہا مگر اُس وقت کے دو عالموں نے بادشاہ کو منع کیا۔ اس نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ آخری زمانہ میں قریش میں سے ایک نبی پیدا ہوں گے جن کی ہجرت اسی شہر مدینہ کی طرف ہوگی۔ یہ سُن کر وہ اپنے ارادے سے باز رہا۔ تُبّان اسعد کے بعد اس کے بیٹے حسان کو عَمْرو بن تبان اسعد نے ملک کے لالچ میں قتل کردیا لیکن وہ بھی جلدی ہلاک ہوگیا۔ پھر لخنیعہ ینوف ذُوشَناتر جو شاہی خاندان میں سے نہ تھا ان کا بادشاہ بن بیٹھا، وہ فاسق خبیث تھا۔ زُرعہ بن تُبّان اسعد جس کا لقب ذونواس تھا، اُس نے اِس فاسق خبیث کا کام تمام کردیا، یہ شجاعت دیکھ کر حِمیر نے ذُونواس کو اپنا بادشاہ تسلیم کرلیا۔ اہلِ نجران اس وقت عیسائی تھے ذُونواس لشکر سمیت نَجران میں گیا اور اس نے اہلِ نَجران

*فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

کو یہودیت کی دعوت دی۔ ذُونواس نے ایک خندق کھدوا کر آگ سے بھر دی، جو لوگ یہودی ہونے سے انکار کرتے وہ ان کو آگ میں گرادیتا تھا۔ قراٰنِ کریم میں اسی ذُونواس اور اس کے اصحاب کو سورۂ بروج میں اَصحابُ الاُخدُود کہا گیا ہے۔[5]

یمن پر حبشہ کے دورِ تسلط کا آغاز و اختتام ذونواس نے نجاشی کے بھیجے ہوئے لشکر سے شکست کھائی اور دشمن کے ہاتھوں گرفتاری کے خوف سے سمندر میں ڈوب کر مر گیا۔ پھر اس لشکر کا سپہ سالار اَرْیاط یَمَن میں حکمران رہا، وہ کمزوروں پر ظلم وزیادتی کیا کرتا تھا۔ ابرہہ اشرم نے اپنے غلام کی مدد سے اَرْیاط کو قتل کرڈالا۔ اس کے بعد حبشہ اور یَمَن نے اَبْرَہہ کو بادشاہ تسلیم کرلیا۔ یہی اَبْرَہہ ہاتھیوں کی فوج لے کر خانہ کعبہ کو ڈھانے آیا مگر وہ اور اس کی فوج تباہ ہوگئی۔ یہ واقعہ قراٰن پاک کی سورۂ فِیل میں ہے۔ آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دنیا میں تشریف آوری اس واقعہ کے 55 دن بعد ہوئی۔[6] اَبْرَھَہ کے بعد اس کا بیٹا یکسوم تختِ یَمَن پر بیٹھا مگر جلد ہی ہلاک ہوگیا۔ پھر یکسوم کا بھائی مسروق تخت نشین ہوا لیکن اہلِ یَمَن اَجنبیوں کی حکومت سے تنگ تھے۔ چنانچہ کسریٰ نوشیروان سے مدد مانگی گئی، اُس نے آٹھ سو قیدیوں کا لشکر وَہْرِز کی سرکردگی میں یمن کی مہم پر بھیجا، اہلِ فارس کو فتح نصیب ہوئی اور مسروق مارا گیا۔ اس طرح حبشہ کا یَمَن پر 72 سالہ (529ء سے 601ء تک) تصرف ختم ہوا۔

حاکمِ یمن باذان کے قبولِ اسلام کا قصہ وَہْرِز کے بعد مَرزُبان بن وَہْرِز پھر تینُجان بن مَرزُبان نائبُ السلطنت مقرر ہوا۔ تینُجان کے بعد اس کا بیٹا جانشین ہوا مگر کسریٰ نے اسے معزول کرکے باذان کو اپنا نائب مقرر کیا۔ جب حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مبعوث ہوئے تو اس وقت یہی باذان حاکمِ یمن تھا۔ جب کسریٰ (خسرو پرویز) کو حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت کی خبر پہنچی تو اس نے آپ کے لئے دھمکی آمیز خط لکھا، باذان نے وہ خط رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں بھیج دیا۔ آپ نے باذان کو جواب میں لکھا کہ کسریٰ فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو قتل ہوجائے گا۔ جب یہ نامہ باذان کو ملا تو کہنے لگا کہ اگر وہ نبی ہیں تو ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ کسریٰ کو اس کے بیٹے شیروز نے اسی مہینے اور اسی تاریخ کو قتل کردیا جیسا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ یہ دیکھ کر باذان اور دیگر اہلِ فارس جو یمن میں تھے مشرف باسلام ہوئے۔[7]

یمن نام کی وجہ تسمیہ اور محل وقوع عربی زبان میں "یمن" دائیں طرف کے معنی میں آتا ہے۔ اردو دائرۃ المعارف میں اس علاقے کا نام "یمن" پڑنے کی یہ تین وجہیں بیان کی ہیں: 1 بعض کے مطابق یہ علاقہ کعبہ کی دائیں طرف یا سورج کی دائیں طرف واقع ہے، اس لئے اسے یمن کا نام دیا 2 اور بعض یہ کہتے ہیں کہ چونکہ یقطن بن عابر اور اس کے ساتھی دیگر عرب قبائل سے جدا ہو کر دائیں طرف مڑ گئے تھے، اس لئے یہ نام پڑا 3 لیکن کچھ لوگ ایک فرضی جانباز یمن بن قحطان کے نام سے یہ نام اخذ کرتے ہیں۔[8] یمن پہلے ایک صوبہ تھا، لیکن اب جزیرۃُ العرب کے جنوب مغرب میں ایک خود مختار مملکت ہے۔[9] اس کا دارُ الحکومت صنعاء ہے اور عربی اس کی قومی زبان ہے۔ یمن کی آبادی تقریباً ساڑھے تین کروڑ ہے، جو زیادہ تر عربی بولتے ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ میں یمن عربوں کی اصل سرزمین ہے۔[10] محلِ وقوع کے لحاظ سے یمن ایک اہم ملک ہے۔ اس کے مشرق میں خلیج فارس، جنوب میں بحیرۂ عرب، مغرب میں بحیرۂ احمر اور شمال میں خلیج قلزم، بادیۃ الشام اور عراق واقع ہیں۔[11] نیز اس کے شمال اور مشرق میں سعودی عرب اور عمان واقع ہیں۔[12] حکومت ترکیہ نے ولایت یمن کے رقبے کا سرکاری اندازہ 19100 مربع کلو میٹر لگایا تھا۔ لیکن دیگر تخمینوں کی رو سے اس رقبے میں کمی بیشی بھی بتائی جاتی ہے۔[13]

---

(1) روح البیان، 2/382 (2) سیرت مصطفٰے، ص44 (3) الکامل فی التاریخ، 1/177، 178 ماخوذاً (4) معجم البلدان، 4/191 (5) الکامل فی التاریخ، 1/321، 331- السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ص12، 19 (6) الکامل فی التاریخ، 1/334، 335- السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ص19، 30- سیرت الانبیاء، ص843 (7) الکامل فی التاریخ، 1/335، 348- السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ص30، 32 (8) ماخوذ از اردو دائرۃ المعارف، 23/312 ماخوذاً (9) اردو دائرۃ المعارف، 23/312 (10) آزاد دائرۃ المعارف، وکیپیڈیا (11) اردو دائرۃ المعارف، 23/312 (12) آزاد دائرۃ المعارف، وکیپیڈیا (13) اردو دائرۃ المعارف، 23/313، 314۔

سفرنامہ

(چوتھی اور آخری قسط)

ذہنی آزمائش سیزن 14

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

21 فروری 2023ء

پچھلی رات چونکہ کوئی طویل سفر نہیں کرنا پڑا تھا تو جلد ہی آرام کی ترکیب کی تاکہ صبح بالکل فریش ہو کر دینی کاموں کے سلسلے میں ایکٹو ہو جائیں۔ آج صبح سرگودھا کے ادارے چیمبر آف کامرس میں تربیتی جدول تھا جہاں اَلحمدُ لِلّٰہ! ممبران کے درمیان سنّتوں بھرا بیان کیا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے قریب کیا، بیان کے بعد دعائے خیر کا سلسلہ ہوا۔ اس کے بعد غلہ منڈی سرگودھا پہنچے جہاں ٹینٹ لگا کر بہت وسیع اجتماع کا انتظام کیا گیا تھا، یہاں بھی سنّتوں بھرا بیان کیا اور دعا کے بعد اجتماع میں شریک ہونے والے اسلامی بھائیوں سے ملاقات بھی کی۔ پھر ذہنی آزمائش کی ٹیموں کے ساتھ سیگمنٹ "امّت کے رنگ ذہنی آزمائش کے سنگ" کی تیاری شروع کردی۔ آج دوسرا سیمی فائنل مقابلہ حافظ آباد اور سرگودھا کی ٹیموں کے درمیان تھا۔ بالآخر وقت آگیا اور مقابلہ شروع ہو گیا۔ آج کے پروگرام میں بھی وہی ہوا جو عموماً ہوتا ہے کہ دونوں ٹیموں نے آخری سیگمنٹ تک بھرپور تیاری کا مظاہرہ کیا اور فائنل نتیجہ یہ نکلا کہ سرگودھا والے دو نمبر سے بازی لے گئے۔ جیت کے اعلان پر اللہ اللہ کی صدائیں گونج اٹھیں۔ بہرحال! ہم نے اپنے اس سفر کی ایک اور منزل کو بخیر و عافیت الوداع کہا اور رات ہی سرگودھا سے اپنی اگلی منزل کیلئے روانہ ہو گئے۔

22 فروری 2023ء

اَلحمدُ لِلّٰہ! رات بھر سفر کے نتیجے میں 22 فروری کی صبح تک ہم اپنی منزل اسلام آباد پہنچ چکے تھے، فجر کی نماز پڑھنے کے بعد وقفہ آرام تھا۔ ظہر سے پہلے سو کر اٹھے تو اَلحمدُ لِلّٰہ! سفر کی تھکن اتر چکی تھی اور ہم خود کو تازہ دم محسوس کر رہے تھے۔ آج اسلام آباد میں دعوتِ اسلامی کی ترویج و اشاعت اور دینِ متین کی خدمت کے سلسلے میں اہم ملاقاتوں کا سلسلہ تھا۔ چنانچہ نمازِ ظہر کے بعد سب سے پہلے تو ٹرکی سفارت خانے میں ان کے سفیر سے ملاقات کی اور ترکی کے حالیہ حالات پر اظہارِ افسوس کیا اور اس سلسلے میں FGRF کی خدمات کو بیان کیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر سندس فاؤنڈیشن کے چیئرمین سے ملاقات کی اور انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا جس پر انہوں نے مسرّت کا اظہار کیا، دورانِ ملاقات باہمی تبادلۂ خیال کرنے کے بعد تحفے کے طور پر انہیں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پیش کیا نیز FGRF کا تعارف اور خدمات بیان کرنے کے بعد فاؤنڈیشن یارڈ میں ان کے ساتھ ایک پودا بھی لگایا کیونکہ FGRF جہاں زلزلہ و سیلاب زدگان کی مدد میں پیش پیش رہتا وہیں اپنے نعرے "پودا لگانا ہے درخت بنانا ہے" کو عملی جامہ بھی پہناتا ہے یہی وجہ ہے کہ نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد ہم اسلام آباد F9 پارک بھی گئے جہاں گزشتہ سالوں میں لگائے گئے پودے کافی قد کاٹھ

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے وڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی چینل

نکال چکے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہاں ہم نے FGRF کا پرومو ریکارڈ کیا۔ نمازِ مغرب کا وقت بھی ہو چکا تھا لہٰذا نماز پڑھی، نماز کے بعد چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری اسلام آباد میں مدنی حلقہ تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس میں شرکت اور بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جس میں انہیں اصلاحِ اعمال کی ترغیب دلائی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کے قریب کیا۔ اس کے بعد ہم اسلام آباد کے نواحی علاقے بھارہ کہو کی طرف روانہ ہو گئے جہاں ذمہ داران نے تاجران کے درمیان مدنی حلقے کا اہتمام کر رکھا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! وہاں بھی سنّتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ فارغ ہو کر ہم اسلام آباد کی ایک عظیم ہستی حضرت سیّدنا امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، مزار شریف کی زیارت کی اور آپ کے وسیلے سے دعائے خیر وبرکت کی۔ نمازِ عشا تک ہم اپنی آج کی سرگرمیوں سے فارغ ہو چکے تھے۔ چنانچہ نمازِ عشا ادا کرنے کے بعد ہمیں اگلے دن کے نئے اَہداف کے لئے اپنی قوت و طاقت کو بحال رکھنے کے لئے آرام کرنا ضروری تھا اس لئے سو گئے۔

23 فروری 2023ء

آج کے دن کا جدول بھی اسلام آباد ہی میں طے تھا جس میں باقی ماندہ ملاقاتوں اور دینی سرگرمیوں کو مکمل کرنا تھا۔ ہم نے اپنے جدول کا آغاز نمازِ ظہر کے بعد کیا، سب سے پہلے محکمۂ ماحولیات جا کر وہاں کے اہم رکن سے ملاقات کی اور ماحولیات کے سلسلے میں FGRF کے کردار اور اس کی خدمات کو بیان کیا، یہ ایک خوشگوار ملاقات ثابت ہوئی۔ اس کے بعد مجلس رابطہ برائے شخصیات کے ایک ذمّہ دار اسلامی بھائی کی خواہش پر اور ان کی دلجوئی کی خاطر ان کے گھر جانا ہوا، ان کیلئے دعائے خیر وبرکت کی پھر ہم نے سینٹورس مال کا رخ کیا جہاں ذمہ داران کے تحت مال کے اونر سے ملاقات طے تھی۔ دورانِ ملاقات ایک دوسرے سے اظہارِ خیال کرنے کے بعد ہم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! سینٹورس مال میں FGRF کے تحت Blood کیمپ بھی لگایا۔ وہاں سے فارغ ہو کر ہم راولپنڈی عید گاہ پہنچے، چونکہ راولپنڈی اور اسلام آباد کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے بلکہ یہ دونوں شہر ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اس لئے وہاں پہنچنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی، وہاں دربارِ عالیہ عید گاہ شریف کے سجادہ نشین پیر نقیبُ الرحمٰن صاحب اور ان کے شہزادے پیر محمد حسان حبیبُ الرحمٰن صاحب سے ملاقات کی۔ جس پر انہوں نے پرتپاک استقبال کیا اور گرمجوشی سے ملے، وہاں کافی دیر تک گفتگو کا سلسلہ جاری رہا اور وہ محبتوں سے نوازتے رہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ہمیں کوئی عزت دیتا ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے سبب دیتا ہے، یقیناً یہ انہی کا فیضان ہے۔ اللہ پاک امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کو درازیِ عمر بالخیر عطا فرمائے اور اُن کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے، اٰمین۔ بہر حال! آج چونکہ 23 فروری جمعرات کا دن تھا اور مغرب کے بعد ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا جدول بھی تھا، لہٰذا اہم وقتِ مناسب پر G-11 فیضانِ مدینہ اسلام آباد روانہ ہو گئے جہاں اجتماع میں سنّتوں بھرا بیان کیا جس میں دو عظیم شخصیات حضرت سیّدنا امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور محدّثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے چیدہ چیدہ گوشوں کو بیان کیا، حسبِ معمول اجتماع کا اختتام ذکر و دعا اور صلوٰۃ و سلام پر ہوا جس کے بعد نمازِ عشا ادا کی۔ اب ہم اسلام آباد میں اپنی دینی سرگرمیوں سے فارغ ہو چکے تھے، کل چونکہ گوجرانوالہ میں ذہنی آزمائش کا فائنل مقابلہ بھی تھا اور سیالکوٹ میں بھی کچھ دینی کاموں کا سلسلہ تھا تو پہلے ہم اسلام آباد سے سیالکوٹ کے لئے روانہ ہوئے جو یہاں سے تقریباً پانچ گھنٹے کے فاصلے پر تھا۔

24 فروری 2023ء

رات طویل سفر کے بعد ہم 24 فروری کو فجر سے پہلے ہی سیالکوٹ پہنچ گئے۔ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اپنے معمول کے مطابق ہم نے وقفۂ آرام کیا۔ نمازِ ظہر کے بعد جدول کے مطابق شخصیات کے درمیان مدنی حلقہ ترتیب دیا ہوا تھا لہٰذا اس میں شرکت کی اور سنّتوں بھرا بیان کیا۔ نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد ذہنی آزمائش پروگرام کے فائنل کیلئے گوجرانوالہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ نمازِ مغرب راستے میں ادا کی اور تقریباً سوا گھنٹے کے مجموعی سفر کے بعد ہم گوجرانوالہ پہنچ گئے۔

کچھ وقت باقی تھا تو ٹیموں کے ساتھ مل کر عربی زبان میں سیگمنٹ ”اُمت کے رنگ ذہنی آزمائش کے سنگ“ کی تیاری کی۔ نمازِ عشا کے بعد ہم پروگرام کے لئے تیار تھے۔ ذہنی آزمائش کے طویل مقابلے کے بعد فائنل میں پہنچنے والی دو خوش نصیب ٹیمیں سرگودھا اور ملتان تھیں، یہ ان کی ذہانت اور قابلیت کا بھی ثبوت تھا کہ پاکستان کی 24 ٹیموں کے درمیان 30 مقابلے ہوئے اور ان کے بعد ان کا فائنل سلیکٹ ہوا۔ آج گوجرانوالہ میں ہونے والے 31ویں مقابلے نے فائنل کر دینا تھا کہ آج کا فاتح کون ہوگا؟ بہرحال! مقابلہ شروع ہو گیا اور آخری سیگمنٹ تک دونوں ٹیمیں صرف دو نمبروں کے فرق سے شانہ بشانہ تھیں۔ دونوں طرف ایک تذبذب بھی تھا اور ایک امید بھی۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی بہت محنت و مشقت کے بعد منزل کے قریب پہنچا ہو تو یہی کیفیت ہو جاتی ہے۔ جو بھی ہو ایک ٹیم کو تو آخر آگے جانا ہی تھا تو آخری سیگمنٹ میں ملتان والے 6 نمبروں کے فرق سے آگے چلے گئے اور بازی ان کے حق میں رہی۔ پروگرام کے درمیان مدنی خاکے کا پارٹ 2 پیش کیا گیا جس میں اس بات کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا تھا کہ والدین بڑھاپے میں کبھی بھی بوجھ نہیں ہوتے۔ جو لوگ والدین کو اولڈ ہاؤس میں پھینک دیتے ہیں یا ان پر اخراجات کو بوجھ سمجھتے ہیں، ان کے لئے اس خاکے میں درسِ عبرت تھا۔ والدین کبھی بوجھ نہیں ہوتے بلکہ حدیثِ پاک کے مطابق وہ آپ کی جنّت بھی ہوتے ہیں اور دوزخ بھی۔ اب یہ آپ پر منحصر کہ آپ ان کے ذریعے جنّت کا سامان کرتے ہیں یا جہنّم کا! والدین کی قدر نہ کرنا جہاں ایک غیر شرعی فعل ہے وہیں ایک اخلاقیات سے گرا ہوا کام بھی ہے۔ اس خاکے میں دراصل اصلاحِ امّت کا پیغام تھا۔ آپ اس مدنی خاکے کو ضرور ملاحظہ کیجئے۔ پروگرام کی ہار جیت کا تو فیصلہ ہو گیا اور اب وقت تھا کہ انہیں ان کی محنت کا صلہ دیا جائے۔ یہ تو زمانے کا دستور ہے کہ فائنل میں پہنچنے والی ٹیموں کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جاتا لہٰذا سرگودھا ٹیم کو اراکینِ شوریٰ کے ہاتھوں 12 ہزار کا مدنی چیک پیش کیا گیا اور ملتان کی ٹیم کو تبرکات کے تحفے کے ساتھ ساتھ مدینہ شریف کا ٹکٹ بھی دیا گیا۔ ملتان والوں کی محنت رنگ لائی اور قسمت مہربان ہو گئی کہ وہ اتنے طویل سفر کے بعد بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہوئے اور ہم نے بھی اپنے اس سفر کے آخری مرحلے کو بخیر و عافیت عبور کر لیا۔ اللہ پاک ہم سب کو دنیا و آخرت کی کامیابیاں عطا فرمائے، ہمارا یہ سفر اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور شہرِ حبیب کا سفر نصیب کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2023ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محمد سالم ہاشمی (شکارپور) (2) بنتِ شہزاد حُسین (شکرگڑھ، نارووال) (3) محمد عالم (کراچی)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ (2) امام حُسین رضی اللہ عنہ دن اور رات میں ایک ہزار نوافل پڑھتے۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ● بنتِ ایاز عطّاریہ (سیالکوٹ) ● حُسین سلیم (فیصل آباد) ● بنتِ اسلم (حیدرآباد) ● محمد رضوان عطّاری (حافظ آباد) ● بنتِ لیاقت علی (خانیوال) ● بنتِ محمد فرقان عطّاری (کراچی) ● بنتِ محب علی (ڈیرہ اللہ یار، بلوچستان) ● محمد عثمان غنی (کراچی) ● محمد عمیر حمزہ (جھنگ) ● بنتِ ذوالفقار (لاہور) ● بنتِ غلام یٰسین (جڑانوالہ) ● راشد عطّاری (بہاولپور)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2023ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محمد وقاص (جڑانوالہ) (2) احمد شہیر (سرگودھا) (3) بنتِ شکیل رضا (گوجرانوالہ)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) اونٹ کی شکایت، ص55 (2) جنت کی گارنٹی، ص54 (3) بچوں کے سامنے کردار، ص57 (4) اونٹ کی شکایت، ص56 (5) حروف ملایئے، ص54۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ● محمد حیدر علی (ڈیرہ اسماعیل خان) ● بنتِ احمد عطّاری (لاہور) ● بنتِ محمد حفیظ (فیصل آباد) ● عبید رضا (اٹک) ● محسن عطّاری (خوشاب) ● عبد القادر (شیخوپورہ) ● محمد مصطفےٰ عطّاری (کراچی) ● اُمِّ ہانی عطّاریہ (سکھر) ● بنتِ اقبال (ملتان) ● شعبان عطّاری (سیالکوٹ) ● بنتِ غلام مصطفےٰ (جہلم) ● بنتِ اشفاق (اوکاڑہ)۔

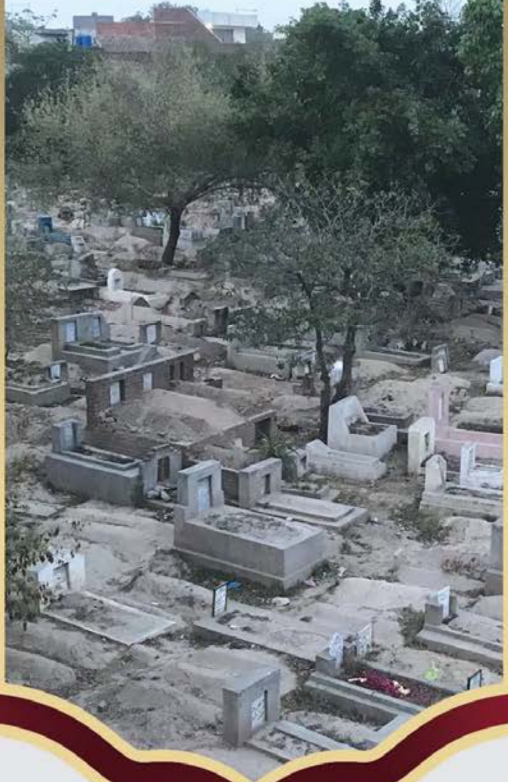

تعزیت و عیادت

پیغاماتِ عطار شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دُکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے جولائی 2023ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّار" کے ذریعے تقریباً 2954 پیغامات جاری فرمائے جن میں 454 تعزیت کے، 2327 عیادت کے جبکہ 173 دیگر پیغامات تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مرحومین کے سوگواروں سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی جبکہ بیماروں کے لئے دعائے صحت وعافیت فرمائی۔

جن مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کی اُن میں سے 5 کے نام یہ ہیں:

1 (نائب ناظمُ الاُمور جامعہ مدینۃُ العلم گوجرانوالہ) حضرت مولانا حماد خالد نقشبندی کیلانی رضوی صاحب (تاریخِ وفات: 14 ذُوالحج شریف 1444ھ مطابق 3 جولائی 2023ء، گوجرانوالہ پنجاب) 2 حضرت مولانا محمد امین مصباحی صاحب کے ابو جان حاجی علاء الدّین خان (تاریخِ وفات: 15 ذوالحج شریف 1444ھ مطابق 4 جولائی 2023ء، مکہ مکرمہ) 3 حضرت مولانا محمد قاسم نقشبندی صاحب کے ابو جان فقیر صوفی عبد المنان (تاریخِ وفات: 18 ذوالحج شریف 1444ھ مطابق 7 جولائی 2023ء، مانسہرہ، خیبر پختونخواہ) 4 حضرت پیر سیّد منظور حسین شاہ صاحب بخاری (تاریخِ وفات: 21 ذوالحج شریف 1444ھ مطابق 10 جولائی 2023ء، تحصیل خان پور، پنجاب) 5 قاری محمد اشرف سعیدی کے ابو جان حافظ عبد الغفور (تاریخِ وفات: 22 ذوالحج شریف 1444ھ مطابق 11 جولائی 2023ء، خان گڑھ، پنجاب)

جن کی عیادت کی اُن میں سے 7 کے نام یہ ہیں:

1 مولانا عبد الرحمٰن ازہری شافعی (پرنسپل جامعۃُ المدینہ، کینیا) 2 عالمِ دین مولانا شیخ علی صاحب (چین) 3 حضرت صوفی افتخار حسین (خلیفۂ مجاز دربارِ عالیہ موہری شریف، کھاریاں، پنجاب) 4 علّامہ مولانا نور محمد صاحب (مدرس جامعۃ المدینہ بورے والا، پنجاب) 5 شیخ الحدیث حضرت مولانا یعقوب ہزاروی صاحب (اسلام آباد) 6 سجادہ نشین درگاہ گاجیکو شریف چُھٹّن شاہ جیلانی (ٹنڈو الہ یار، سندھ) 7 سیّد منور شاہ صاحب (DIG سکھر، سندھ)۔

طویل قیام اور لمبے سجدوں کی فضیلت

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "شرحُ الصُّدور (اُردو)" صفحہ نمبر 323 پر ہے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ایک اہلِ کتاب نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا: نماز میں زیادہ دیر قیام کرنے سے پُل صراط پر اور لمبے سجدوں کی بدولت عذابِ قبر سے اَمن نصیب ہو گا۔

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "بہارِ شریعت" جلد اوّل، صفحہ نمبر 667 پر ہے: نماز میں قیام طویل ہونا کثرتِ رکعات سے افضل ہے یعنی جب کہ کسی وقت معین تک نماز پڑھنا چاہے مثلاً دو رکعت میں اتنا وقت صرف کر دینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔

بہترین بندہ

حضرت مُطَرِّف بن عبد اللہ رحمۃُ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: بہترین بندہ وہ ہے جو بہت زیادہ صبر و شکر والا ہو کہ جب اسے کچھ ملے تو شکر کرے اور مصیبت آئے تو صبر کرے۔ (الزھد لاحمد، ص253)

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 مولانا قاری نصر اللہ نقشبندی صاحب (امام و خطیب نورانی مسجد بند مراد، ساکران روڈ، حب چوکی، بلوچستان): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وقتاً فوقتاً "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں، اس میں بہترین معلوماتی مواد یکجا مل جاتا ہے، نیز اس میں بچوں کے تربیتی مضامین بھی اچھے شامل کئے جاتے ہیں، اللہ پاک اس ماہنامہ کو مزید ترقیاں عطا فرمائے، اٰمین۔

2 عبد السلام رضا عطّاری (امام جامع مسجد گلزارِ مدینہ بائی پاس فیروزہ ضلع رحیم یار خان): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا ہر ماہ انتظار رہتا ہے، اس کا ہر مضمون علمِ دین کے خزانے لُٹا رہا ہے بالخصوص **مدنی مذاکرے کے سُوال جواب** اور **دارُالافتاء اہلِ سنّت**۔

متفرق تأثرات وتجاویز

3 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سلسلہ "نئے لکھاری" سے طلبہ کو مطالعہ کرنے اور تحریری کام کرنے کا جذبہ پیدا ہورہا ہے، اگر یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا تو وہ وقت دور نہیں کہ وہ طلبہ جن کو کُتب بینی کا شوق نہیں تو وہ بھی کُتب بینی کرتے نظر آئیں گے، ہمیں اس نیٹ ورک کو تمام احباب تک پہنچانے کی حاجت ہے تاکہ اس کو مزید ترقی ملے۔ (دانیال سہیل عطّاری، طالبِ علم درجہ سابعہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ عطّار، اٹک) 4 مَاشَآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دینی معلومات کا انسائیکلوپیڈیا ہے، اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اس میں ایسے دلچسپ مضامین شامل کئے جاتے ہیں کہ بار بار مطالعہ کرنے کا دل چاہتا ہے۔ (ابولبیب عطّاری، طالبِ علم درجہ عالیہ سالِ اوّل، جامعۃُ المدینہ چھانگا مانگا، لاہور) 5 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا سلسلہ "سب سے اَولیٰ و اَعلیٰ ہمارا نبی" بہت اچھا ہے، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی شان بہت بلند ہے جو اس سلسلے سے ہم پر ظاہر ہوتی ہے۔ (امین حاشر، واہ کینٹ، پنجاب) 6 ہم نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی پہلی بار بکنگ کروائی ہے، یہ ماہنامہ ہمیں بہت اچھا لگا، اس کے تمام مضامین بہت دلچسپ ہیں لیکن مضمون "اپنی مصروفیت کا جائزہ لیجئے!" اور "ہاتھوں سے خوشبو" بہت اچھے لگے، اس میگزین سے نہ صرف ہم خود مستفیض ہورہے ہیں بلکہ اپنے آس پاس کے رشتے داروں کو بھی یہ بھیجا اور پڑھنے کی ترغیب دی، میری رائے یہ ہے کہ اس میں ثوبان عطّاری کی بھی تحریریں شامل کی جائیں۔ (بنتِ علی اعجاز، طالبہ درجہ رابعہ، جامعۃُ المدینہ گرلز، فیضانِ عطار، ستراہ، سیالکوٹ) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں اسلامی ماہ کے اعتبار سے بہت اچھے مضامین اور کہانیاں شامل کی جاتی ہیں جن سے بچوں کو بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، **دارُالافتاء اہلِ سنّت** سے بھی بہت معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ (بنتِ حبیب خان، کراچی) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بچّوں کی کہانیاں پڑھنے میں بہت مزہ آتا ہے۔ (اُمِّ ہانی، حیدرآباد) 9 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے بے حد پیار ہے، اس میں اسلامی بہنوں کے مضامین بہت اچھے ہوتے ہیں اور اس میں سفر نامہ پڑھنے میں بہت مزہ آتا ہے۔ (بنتِ شفقت عطّاریہ، فیصل آباد) (10) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا ہر مضمون بے مثال ہے، مجھے اس میں سب سے زیادہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے بارے میں لکھی گئی تحریریں، صحابہ و صحابیات کے تذکرے اور **دارُالافتاء اہلِ سنّت** کے سوال جواب بہت پسند ہیں، اس میگزین میں بچوں اور بڑوں سب کے لئے بہت کچھ ہوتا ہے۔ (اُمِّ احمد رضا، کینیا)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

نئے لکھاری
(New Writers)
نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

نوٹ: شروع کے تین ستمبر 2023 اور بقیہ تین اکتوبر 2023 کے انعام یافتہ مضامین ہیں۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قرآنی اوصاف

سید محمد ارمان عطّاری
(درجۂ خامسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ بہار مدینہ اورنگی ٹاؤن، کراچی)

حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ پاک نے بہت ہی پیارے فرزند حضرت یحییٰ علیہ السلام سے نوازا۔ آپ دنیا سے بے رغبت اور خوفِ خدا سے بکثرت گریہ وزاری کرنے والے تھے۔ آپ حق بیان کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرتے تھے اور یہی عظیم وصف بالآخر آپ کی شہادت کا سبب بنا اور حالتِ سجدہ میں آپ علیہ السلام مرتبۂ شہادت پر سرفراز ہوئے۔ (سیرتُ الانبیاء، ص767) آپ کا نام یحییٰ اور آپ کا نسب مبارک حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام تک پہنچتا ہے۔ اللہ پاک نے قراٰنِ مجید میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے اوصاف کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ آیئے آپ علیہ السلام کے 5 قراٰنی اوصاف پڑھئے:

1 خوفِ خدا اللہ پاک کے تمام انبیا بہت زیادہ خوفِ خدا رکھنے والے تھے۔ اسی طرح حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی اللہ پاک سے بہت ڈرنے والے تھے۔ اللہ پاک ان کے اس وصف کو قراٰنِ مجید میں اس طرح ذکر فرماتا ہے: ﴿وَ كَانَ تَقِيًّا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور کمال ڈر والا تھا۔ (پ16، مریم:13)

2 والدین کی فرمانبرداری آپ علیہ السلام ماں باپ کے فرمانبردار اور ان سے اچھا سلوک کرنے والے تھے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ بَرًّۢا بِوَالِدَیْهِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا۔ (پ16، مریم:14)

3 بہت عاجزی وانکسار والے آپ علیہ السلام کا ایک وصف یہ بھی تھا کہ آپ بہت ہی عاجزی و انکسار کرنے والے تھے کبھی بھی تکبر کرکے اپنے رب کو ناراض کرنے والے نہ تھے۔ اللہ پاک آپ کے اس وصف کو قراٰنِ کریم میں یوں بیان فرماتا ہے: ﴿وَ لَمْ یَكُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ متکبر، نافرمان نہیں تھا۔ (پ16، مریم:14)

4 نرم دل والے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ایک وصف قراٰنِ پاک میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ آپ علیہ السلام بہت ہی زیادہ نرم دل والے تھے۔ اللہ پاک آپ کی اس نرم دلی کے وصف کو قراٰنِ مجید میں بیان فرماتا ہے: ﴿وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور اپنی طرف سے نرم دلی اور پاکیزگی دی۔ (پ16، مریم:13)

5 نیکیوں میں جلدی کرنے والے آپ علیہ السلام کا ایک بہت ہی خوبصورت وصف یہ بھی ہے کہ آپ نیکیوں میں جلدی فرمایا کرتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے۔ (پ17، الانبیآء:90)

محترم قارئین! اللہ پاک کے نبی حضرت یحییٰ علیہ السلام کے اوصاف میں سے چند اوصاف بیان کئے گئے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی سیرت کا ذوق و شوق کے ساتھ مطالعہ کریں اور ان کی مبارک صفات و عادات کو اپنائیں تاکہ ہمارے کردار سے انبیائے کرام کی محبت جھلکتی نظر آئے۔

انبیائے کرام کی سیرت کی معلومات حاصل کرنے کے لئے کتاب "سیرت الانبیاء" کا مطالعہ کیجئے۔

مالی حقوق دبانے کی مذمت احادیث کی روشنی میں

سید صدام مدنی
(مدرّس جامعۃُ المدینہ فیضانِ نورِ مصطفیٰ آگرہ تاج، کراچی)

آج کل ہر کوئی دنیاوی طور پر ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہ رہا ہے۔ اس زمانے میں اکثر لوگوں نے آگے بڑھنے کے لئے پہلے نمبر پر جس چیز کو معیار بنایا ہے وہ ہے مال۔ اس دنیاوی مال و متاع کی بڑھتی ہوئی ہَوَس نے بہت سے لوگوں میں اچھے بُرے کی تمیز کو ختم کر دیا ہے۔ اِلّا ماشآءَ اللہ، جہاں نظر دوڑائیں ہر آدمی اپنا پیٹ بھرنے میں لگا ہوا ہے، چاہے اس کے لئے کسی دوسرے انسان کا پیٹ ہی کیوں نہ کاٹنا پڑے یا کسی کی بچی کھچی ایک پائی ہی کیوں نہ ہو اسے ہڑپ کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ کبھی اپنے ہی بھائی، بہن کا میراث میں حصہ روک لیا جاتا ہے تو کبھی دوستیاں اس وجہ سے ختم ہو رہی ہیں کہ فلاں نے میرا قرض ابھی تک نہیں دیا۔ تو کہیں غریب کی محنت کی کمائی سے خریدی ہوئی زمین کو کوئی غصب کر لیتا ہے۔ تو کہیں راتوں رات امیر بننے کے شوق میں چوروں اور لٹیروں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ العیاذ باللہ (اللہ کی پناہ)

آیئے ہم جانتے ہیں کہ مالی حقوق میں کون کون سی چیزیں شامل ہیں تاکہ ہم کسی کا مالی حق دبانے سے بچیں اور اگر خدا نخواستہ کسی کا مالی حق دبالیا ہے تو فوراً توبہ و تلافی سے معاملہ کو حل کریں۔

چوری کرنا، ڈاکہ مارنا، غصب کرنا، حقدار سے میراث روک لینا، کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کر لینا، قرض واپس نہ کرنا، امانت میں خیانت کرنا، کام پورا لینے کے باوجود مزدور کو طے شدہ اجرت سے کم دینا، گری ہوئی چیز کو بلا اجازت شرعی خود رکھ لینا اور حقدار تک نہ پہنچانا، تاخیر کی وجہ سے پورے دن کی سیلری کاٹ لینا، ناپ تول میں کمی کرنا، ملاوٹ والا مال بیچنا اور عورت کا حق مہر ادا نہ کرنا وغیرہ سب مالی حقوق دبالینے کی صورتیں ہیں۔

اسلام مالی حقوق دبانے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ اور کئی احادیثِ مبارکہ مالی حقوق دبالینے کی مذمت میں وارد ہوئی ہیں۔ آیئے اس ضمن میں 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ بھی پڑھئے:

1 میراث میں حصہ نہ دینا جو اپنے وارث کو اس کی میراث سے محروم کرے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے دن جنت کی میراث سے محروم کر دے گا۔ (ابن ماجہ، 3/304، حدیث:2703)

2 زمین پر ناجائز قبضہ کرنا جو بالشت بھر زمین ظلماً لے لے تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

(بخاری، 2/377، حدیث:3198)

3 قرض ادا نہ کرنا اُس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے پھر زندہ ہو حالانکہ اس پر قرض ہو تو جنت میں نہیں جاسکتا حتی کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔

(مسند احمد، 37/163، حدیث:22493)

4 بغیر اجازت کسی کا مال لینا حلال نہیں کسی مسلمان کا مال دوسرے کو حلال نہیں مگر اس کی خوش دلی سے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، 6/166، حدیث:11545)

5 غصب کی سزا حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص پرایا مال لے لے گا وہ قیامت کے دن اللہ پاک سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔

(معجم کبیر للطبرانی، 1/233، حدیث:637)

محترم قارئین! دیکھا آپ نے ناحق مال لینے والوں کے لئے کیسی کیسی وعیدات ہیں۔ اللہ ہم سب کو دنیوی مال کی حرص سے بچا کر نیکیوں کا حریص بنائے۔ اٰمین

مالی حقوق دبانے والے کی توبہ یاد رہے کہ کسی کا مال ناحق

دبالینا حقوق العباد کا معاملہ ہے۔ یہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوگا بلکہ جس کا حق دبایا ہے اسے وہ مال واپس لوٹانا بھی ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حقوق العباد معاف ہونے کی دو صورتیں ہیں: 1 جو قابلِ ادا ہے ادا کرنا ورنہ ان سے معافی چاہنا 2 دوسرا طریقہ یہ ہے کہ صاحبِ حق بلا معاوضہ معاف کر دے۔ (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، 24/373، 374)

اللہ کریم ہمیں حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شاگرد کے حقوق

ثاقب الحسن عطّاری

(دورۂ حدیث، جامعۃُ المدینہ فیضان بغداد، کورنگی، کراچی)

تعلیم قوموں کی ترقی و تعمیر کا ذریعہ ہے جس سے نہ صرف معاشرہ فلاح و بہبود کی راہ پر چل پڑتا ہے بلکہ اس قوم کے اخلاق اور سیرت و کردار میں بھی نمایاں فرق آتا ہے۔ شاگرد اور استاد تعلیمی عمل کے دو اہم عنصر ہیں ایک معلم جہاں اپنے مخصوص مقام اور مرتبے کی وجہ سے انتہائی عظمت و فضیلت والا ہے۔ وہیں اپنے منصب کے مطابق اس پر ایسے حقوق بھی عائد ہوتے ہیں جن کی ادائیگی سے نہ صرف اسلامی فلسفۂ حیات کی ترویج و اشاعت ہوسکتی ہے بلکہ ایک مثالی معاشرہ بھی تخلیق پا سکتا ہے۔

ایک شاگرد انفرادی و اجتماعی سطح پر اپنے مخصوص حقوق رکھتا ہے جن کی ادائیگی سے تدریسی عمل کو خوشگوار اور مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔ یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب اس کے حقوق کی ادائیگی مکمل طور پر ہو۔ اسی مناسبت سے یہاں شاگرد کے 6 حقوق ذکر کئے جارہے ہیں:

1 **شفقت و محبت** استاذ کو چاہئے کہ اپنے شاگردوں کے ساتھ نرمی و شفقت سے پیش آئے، اس سے نہ صرف تعلیم کے اسلامی آداب کی رعایت ہوتی ہے بلکہ تدریسی عمل کو بھی بہتر بنایا جاسکتا ہے، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم معلمِ کائنات ہیں، آپ کی مبارک سیرت سے بھی نرمی اور شفقت کا درس ملتا ہے، آپ کی نرمی کے متعلق ارشادِ باری ہے: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے۔

(پ4، اٰل عمرٰن: 159)

2 **برابر سلوک** اجتمائی تدریس کا چونکہ عام رواج ہے تو ایک شاگرد کا یہ بنیادی حق ہوتا ہے اس کے اور اس کے ہم جماعت طلبہ کے ساتھ یکساں برتاؤ رکھا جائے۔

3 **طلبہ کی حوصلہ افزائی** طلبہ کی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں حوصلہ افزائی کا اہم کردار ہے، اس سے طلبہ میں خود اعتمادی پیدا ہوتی اور عمل کا جذبہ بھی فروغ پاتا ہے۔ حضور جانِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کئی مقامات پر صحابہ کی حوصلہ افزائی فرما کر تعلیم امت فرمائی۔

4 **دلچسپ طریقۂ تدریس** معلم کو چاہئے کہ طلبہ کو درس سمجھانے کے لئے مؤثر اور دلچسپ طریقے اپنائے، تدریسی امدادی اشیا (مثلاً سیاہ و سفید بورڈ وغیرہ) کا سہارا لے اور مزید وضاحت کے لئے مثالوں کا استعمال کرے۔

5 **سوالات کرنے کا حق** بعض شاگرد سیکھنے کے زیادہ شوقین ہوتے ہیں، ان کے ذہنوں میں سوالات کا پیدا ہونا فطری امر ہے، مزید جاننے کی جستجو اور اسباق سے متعلق شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لئے طلبہ سوالات کرتے ہیں، ایسی صورت میں اساتذہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ نہایت خوش اسلوبی سے سوالات کے جوابات دیں اور اپنے شاگرد کو مطمئن کر دیں۔

6 **فطری صلاحیتوں کو فروغ دینا** ہر فرد کچھ فطری خصائل اور خصوصیات لے کر پیدا ہوتا ہے، جن کی نشو و نما اس وقت ہوتی ہے جب اسے بہتر تعلیمی سرگرمیاں میسر ہوں،

کسی تعلیمی ادارے سے وابستہ ہونے کے بعد طالب علم کا یہ حق ہوتا ہے کہ استاد اس کی مخصوص فطری صلاحیتوں کی نشوونما میں بھی اہم کردار ادا کرے۔

اس کے علاوہ خوشگوار اور صاف تعلیمی ماحول فراہم کرنا، اور شاگرد کی انفرادیت کا خیال رکھنا بھی شاگرد کا حق ہے، اگر شاگردوں کے حقوق کے تحفظ کا مناسب انتظام کیا جائے تو آنے والا معاشرہ نہ صرف امن و سکون کا گہوارہ بن جائے گا بلکہ اسلامی ثقافت و تہذیب کا آئینہ دار بھی ہو گا۔

اللہ پاک ہمیں حقوق العباد کا خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

حضرت داؤد علیہ السّلام کی قراٰنی صفات

بنتِ سیّد ابرار حُسین

(درجۂ رابعہ، جامعۃُ المدینہ گرلز پاک پورہ، سیالکوٹ)

انبیائے کرام کائنات کی وہ عظیم ترین اور جگمگاتی شخصیات ہیں جنہیں اللہ پاک نے وحی کے نور سے منور فرمایا۔ ان میں سے کچھ کو کتابیں اور صحیفے بھی عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ بھی انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو بے شمار اوصاف و کمالات عطا فرمائے اور ان کا ذکر قراٰنِ کریم میں بھی فرمایا۔ انہی میں سے اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت داؤد علیہ السّلام بھی ہیں۔ آپ علیہ السّلام کو اللہ پاک نے اپنی کتاب "زبور شریف" عطا فرمائی۔ ارشادِ باری ہے: ﴿وَ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا(۵۵)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور داود کو زبور عطا فرمائی۔ (پ15، بنی اسرآءیل:55) قراٰنِ کریم میں اللہ پاک نے آپ علیہ السّلام کے جو اوصاف بیان فرمائے ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

عبادت پر بہت قوت والے ﴿وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ(۱۷)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے بندے داود نعمتوں والے کو یاد کرو بے شک وہ بڑا رُجوع کرنے والا ہے۔ (پ23، صٓ:17) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "ذَا الْاَیْدِ" سے مراد یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السّلام عبادت میں بہت قوت والے تھے۔ (صراط الجنان، 8/376)

اللہ کے خلیفہ ﴿یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے داود بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔ (پ23، صٓ:26) اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السّلام کو زمینی خلافت عطا کئے جانے کا تذکرہ ہے۔ یعنی آپ علیہ السّلام کو مخلوق کے کاموں کا انتظام کرنے پر معمور کیا اور آپ کا حکم ان میں نافذ فرمایا۔ (دیکھئے: صراط الجنان، 8/386)

نبوت و حکومت ﴿وَ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا یَشَآءُؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھایا۔ (پ2، البقرۃ: 251) اللہ پاک نے آپ کو حکومت اور حکمت یعنی نبوت دونوں عطا فرما دیئے اور آپ کو جو چاہا سکھایا جیسے زرہ بنانا اور جانوروں کا کلام سمجھنا۔ (دیکھئے: صراط الجنان، 1/377)

کثیر علم والے ﴿وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ عِلْمًاۚ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے داود اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا۔ (پ19، النمل:15) یعنی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السّلام کو قضا اور سیاست کا علم عطا فرمایا اور حضرت داؤد علیہ السّلام کو چوپایوں اور پرندوں کی بولی کا علم بھی عطا فرمایا۔ (صراط الجنان، 7/185)

پہاڑ اور پرندے ان کے ساتھ تسبیح کرتے اللہ پاک نے پہاڑوں اور پرندوں کو ان کے ساتھ تسبیح کا حکم دیا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَ الطَّیْرَۚ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے پہاڑو اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو۔ (پ22، سبا:10) یہ اللہ پاک نے آپ علیہ السّلام کو معجزہ عطا فرمایا کہ جب آپ تسبیح کریں تو پہاڑ اور پرندے آپ کے ساتھ تسبیح کریں۔ آپ علیہ السّلام کے ساتھ پہاڑوں کی تسبیح کرنے کی آواز سنائی دیتی اور پرندے جھک جاتے تھے۔ (دیکھئے: صراط الجنان، 8/120)

لوہا نرم ہو جاتا ﴿وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ(۱۰)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کیا۔ (پ22، سبا:10) جب لوہا آپ

علیہ السّلام کے دستِ مبارک میں آتا تو موم یا گندھے ہوئے آٹے کی طرح نرم ہو جاتا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھونکے پیٹے بنالیتے۔ (صراط الجنان، 8/120)

اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی سیرتِ طیبہ کو پڑھنے، یاد رکھنے اور اس پر عمل کرتے ہوئے دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عیب جوئی کی مذمت احادیث کی روشنی میں

محمد مبشر رضا عطّاری
(درجۂ رابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروق اعظم سادھوکی، لاہور)

دینِ اسلام کی نظر میں ایک انسان کی عزت و حرمت کی قدر بہت زیادہ ہے اور اگر وہ انسان مسلمان بھی ہو تو اس کی عزت و حرمت مزید بڑھ جاتی ہے اسی لئے دینِ اسلام نے ان تمام افعال سے بچنے کا حکم دیا ہے جن سے کسی انسان کی عزت و حرمت پامال ہوتی ہے ان افعال میں سے ایک فعل کسی کے عیب تلاش کرنا اور اُسے دوسروں کے سامنے بیان کرنا بھی ہے جس کا انسان کی عزت و تکریم ختم کرنے میں بڑا کردار ہے اسی لئے دینِ اسلام نے عیوب تلاش کرنے اور انہیں لوگوں کے سامنے شرعی اجازت کے بغیر بیان کرنے سے منع کیا اور اس سے باز نہ آنے والوں کو سخت وعیدیں سنائیں تاکہ ان وعیدوں سے ڈر کر لوگ اس برے فعل سے باز آئیں جیسا کہ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔ (پ26، الحجرات:12) اس آیت میں حکم دیا گیا کہ مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے پوشیدہ حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستاری سے چھپایا ہے۔ (خزائن العرفان، ص930) آیئے! عیب جوئی کی مذمت کے متعلق چند فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھئے:

1 اے وہ لوگو جو زبان سے تو ایمان لے آئے ہو مگر تمہارے دل میں ابھی تک ایمان داخل نہیں ہوا مسلمانوں کے عیوب تلاش نہ کرو کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا اللہ پاک اس کا عیب ظاہر فرما دے گا اور اللہ پاک جس کا عیب ظاہر فرما دے تو اسے رسوا کر دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو۔ (ابو داؤد، 4/354، حدیث:4880)

2 اللہ پاک کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے اور بدترین بندے وہ ہیں جو چغلی کھاتے پھریں، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے، پاک لوگوں میں عیب ڈھونڈنے والے ہیں۔ (مشکاۃ، 2/198، حدیث:4871)

3 خود کو بدگمانی سے بچاؤ کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے اور نہ تو عیب جوئی کرو، نہ کسی کی خفیہ باتیں اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔ (مشکاۃ، 2/222، حدیث:5028 ملتقطاً)

4 چغل خوروں اور پاکباز لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ پاک (قیامت کے دن) کتوں کی شکل میں اٹھائے گا۔ (الترغیب والترہیب، 3/325، حدیث:10)

یہاں تک آپ نے عیب جوئی کی مذمت کے متعلق احادیث پڑھیں یعنی کسی کے عیب تلاش کرنے کی کوشش نہیں کرنی لیکن اگر کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو کیا کریں؟

اس بارے میں معلمِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو اپنے کسی بھائی کے عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ پاک اس پردہ پوشی کی وجہ سے اسے جنّت میں داخل فرمائے گا۔ (دیکھئے: معجم کبیر، 17/285، حدیث:2795)

عیب جوئی کا حکم مسلمانوں کی عیب جوئی (یعنی اس کے عیب تلاش کرنا) حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/271) دینِ اسلام نے عیبوں کو تلاش کرنے اور بغیر شرعی اجازت کے بیان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

معزز قارئینِ کرام! عیب جوئی ایک باطنی بیماری ہے اور ہر بیماری کے کچھ اسباب ہوتے ہیں عیب جوئی کے بھی کچھ اسباب ہیں جن کو ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے۔ ان کو ذہن نشین کر لیجئے تاکہ ان اسباب سے بچا جائے اور عیب جوئی جیسی مذموم بیماری

سے نجات حاصل ہو: بغض و کینہ، ذاتی دشمنی، حسد، چغل خوری کی عادت، نفاق، منفی سوچ، شہرت اور مال و دولت کی ہوس۔

اللہ پاک ہمیں دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں پڑنے سے بچنے اور اپنے عیبوں کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دوستوں کے حقوق

بنتِ یوسف قمر
(درجۂ رابعہ، جامعۃُ المدینہ گرلز پاک پورہ، سیالکوٹ)

طبیعتِ انسانی میں شامل ہے کہ انسان ہم ذہن افراد سے رغبت رکھتا ہے۔ انہی ہم ذہن افراد کو بعض اوقات دوست کا نام دیا جاتا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں ہے کہ دوست اگر اچھا ہو تو دین و دنیا میں کامیابی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ دین جس طرح دیگر معاملات میں ہماری راہ نمائی کرتا ہے اسی طرح دوستی کے احکامات بھی بتاتا ہے، چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ یُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ اُولٰٓىٕكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ(۷۱)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (پ10، التوبۃ: 71)

آئیے! دوستوں کے چند حقوق پڑھئے:

دوست کے لئے وہ پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرے انسان کو ہر معاملے میں ہی اپنے دوست کے لئے وہی پسند کرنا چاہئے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہو یعنی اگر وہ چاہتا ہے کہ اس کی عزت کی جائے تو اسے اپنے دوست کی بھی عزت کرنی چاہئے اور اگر وہ طنز و دل آزاری وغیرہ کو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے تو اسے اپنے دوست کے لئے بھی ان چیزوں کو ناپسند کرنا چاہئے۔ چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی مومن (کامل) نہیں ہو گا جب تک کہ اپنے بھائی (مومن) کے لئے وہی چیز نہ پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔ (منتخب حدیثیں، ص84)

نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا دوست کا حق یہ بھی ہے کہ اسے نیکی کا حکم دیا جائے اور بُرائی سے منع کیا جائے۔ بعض اوقات دوست کو نیکی کی ترغیب تو دِلا دی جاتی ہے لیکن اگر وہ گناہوں یا غلط صحبت میں پڑ جائے تو اس پر خاموشی اختیار کرنے کو ہی دوستی سمجھا جاتا ہے یا اس سے دوری اختیار کر لی جاتی ہے جبکہ یہ دونوں درست نہیں بلکہ دوست کو بُرے کاموں میں ملوث دیکھ کر روکنا چاہئے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تُو خدا کو یاد کرے وہ تیری مدد کرے اور جب تُو بھولے تو یاد دِلا دے۔

(جامع صغیر، ص244، حدیث: 3999)

خوشی و غمی میں شریک ہونا حقِ دوستی یہ بھی ہے کہ دوست کی خوشی کے ساتھ ساتھ اس کی تکلیف و مصیبت میں بھی شامل ہوا جائے۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ خوشی کے موقع پر تو شرکت کر لی جاتی ہے لیکن دوست کے تلخ ایام میں اسے اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اگر دوست کو کوئی مالی مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کرنا بھی کارِ ثواب ہے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کو دنیوی تکلیف سے رہائی دے تو اللہ اس سے روزِ قیامت کی مصیبت دور کرے گا۔ (مشکاۃ، 1/60، حدیث: 204)

ذکرِ خیر اور دُعا کرنا دوست کا حق یہ بھی ہے کہ ظاہری زندگی میں بھی اس کا اچھے الفاظ کے ساتھ ذکر کیا جائے اس کا کوئی عیب وغیرہ ظاہر ہو جائے تو اسے چھپایا جائے اور اس کے لئے دعا کی جائے اور بعدِ وفات بھی اسے اچھے الفاظ میں یاد رکھا جائے اور خلوصِ دل سے اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جس طرح دوستی اگر دین داری کے اصولوں کے مطابق کی جائے تو فائدہ دیتی ہے اسی طرح اس کے بر خلاف دوستی

نقصان کا باعث بھی بن سکتی ہے لہٰذا ہمیں اچھے دوست بنانے چاہئیں۔
اللہ پاک ہمیں دیگر حقوق کے ساتھ ساتھ دوستی کے حقوق سمجھنے اور ان کی ادائیگی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلہ ستمبر 2023ء میں موصول ہونے والے مضامین کے مؤلفین

کراچی: سیّد صدام مدنی، محمد اُسامہ عطّاری مدنی، سیّد ارمان عطّاری، ابو منہال محمد بلال عطّاری، آفتاب الدین نعیمی، ثاقب الحسن، حافظ محمد حنین قادری، حسن محمود سعیدی، حنین رضا، عبد الصمد محمود، عبد الغفور رضا علوی، محمد اویس رفیق، آریان رضا خان، محمد شاکر رضا، محمد اویس منظور عطّاری، محمد عریض۔ **اٹک:** سیّد بلال حسن، ابو عبید دانیال سہیل عطّاری، اعتصام شہزاد عطّاری، توقیر خٹک، دانیال رضا مکی، عبد الحنان علی، محمد ثقلین عطّاری، محمد حمزہ نیاز عطّاری، محمد وسیم عطّاری۔ **لاہور:** پیرزادہ سعد جمیل، تنویر احمد، عبد الواجد عطّاری، عبد الرحمٰن عطّاری، کلیم اللہ چشتی، مبشر رضا عطّاری، محمد عثمان عطّاری، محمد مدثر عطّاری، محمد نور المصطفےٰ عطّاری۔ **فیصل آباد:** اویس افضل، محمد ثقلین عطّاری، محمد عبد المبین عطّاری۔ **آزاد کشمیر:** اکرام نوید، محمد نوید عطّاری۔ **متفرق شہر:** عبد الحکیم عطاری رضوی (حیدر آباد)، محمد ذیشان علی عطّاری (راولپنڈی)، محمد وسیم عطّاری (گوجرانوالہ)، مزمل علی عطّاری (عارف والا)، میر بدر (واہ کینٹ)، نعمان ایوب (نواب شاہ)۔

تحریری مقابلہ اکتوبر 2023ء میں موصول ہونے والے مضامین کے مؤلفین

کراچی: سیّد صدام مدنی، اسامہ عطّاری مدنی، سیّد زید رفیق، عبد الغفور رضا علوی، محمد فرحان علی عطّاری، محمد طلحہ عطّاری، محمد شعیب، حنین رضا، محمد عریض، اویس رفیق، حسن محمود سعیدی، انس نصیر، حمزہ رضا انصاری، غلام حسین، ریحان علی، محمد حسن رضا، انس رضا امتیاز، حافظ محمد حنین قادری، محمد حیدر علی عطّاری، محمد کاشف، عبد الرحمٰن سلیم، حنین رضا زین العابدین، محمد حمزہ، جامی رضا، محمد ذیشان، زیان مصطفےٰ، محمد عاطف انصاری، عباد، امیر حمزہ، عبد اللہ خان، وقار یونس۔ **لاہور:** عبد الرحمٰن عطّاری، سید محمد بلال رضا، تنویر احمد، احمد نواز قادری، محمد مدثر عطّاری، مبشر رضا عطّاری، نصیر احمد عطّاری، محمد مظہر قادری، کلیم اللہ چشتی، نبیل احمد۔ **اٹک:** ابو عبید دانیال سہیل عطّاری، عبد الحنان علی، محمد وسیم عطّاری، اعتصام شہزاد عطّاری، توقیر خٹک، سید بلال حسن۔ **فیصل آباد:** محمد زاہد عطّاری، محمد عبد المبین عطّاری، محمد عثمان غنی سیالوی۔ **حیدر آباد:** عبد الحکیم عطّاری رضوی، محمد احسن رضا عطاری مدنی، غلام نبی عطّاری۔ **واربرٹن، ضلع ننکانہ:** محمد متین قمر، محمد فرخ مقصود۔ **متفرق شہر:** سیّد زوار حسین (جامعۃُ المدینہ فیضانِ مہر علی، اسلام آباد)، نعمان عطّاری (جامعۃُ المدینہ فیضان مدینہ ملک کالونی، نواب شاہ)، ذیشان علی عطّاری (جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ اڈیالہ، راولپنڈی)، میر بدر (جامعۃُ المدینہ نیوسٹی، واہ کینٹ)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 اکتوبر 2023ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ عنوانات برائے جنوری 2024ء

01 ذکرِ حضرت آدم علیہ السلام سے 5 قراٰنی نصیحتیں 02 استغفار کے فضائل و فوائد حدیث کی روشنی میں 03 شوہر کے حقوق

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 اکتوبر 2023ء

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

بہترین جگہیں

مولانا محمد جاوید عطاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خَیْرُ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدُ یعنی زمین کے بہترین حصّے مسجدیں ہیں۔

(صحیح ابن حبان، 3/64، حدیث:1598)

مسجد کو اللہ پاک کا گھر کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں اللہ کو راضی کرنے والے کام کئے جاتے ہیں جیسا کہ نماز، ذکر، درود شریف اور تلاوتِ قراٰن وغیرہ۔ مسجد میں اللہ پاک کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، مسلمان یہاں آکر راحت، چین اور سکون محسوس کرتا ہے۔

تین مساجد سب سے زیادہ اہمیت و فضیلت والی ہیں سب سے پہلے مسجدِ حرام جو کہ مکہ میں ہے اور پھر مسجدِ نبوی جو مدینہ میں ہے اور تیسرے نمبر پر مسجدِ اقصیٰ جو کہ مسلمانوں کا پہلا قبلہ تھی۔

پیارے بچّو! مسجد بہت برکت و فضیلت والی جگہ ہے اور اس کا ادب کرنا بہت ضروری ہے، آیئے! مسجد کے چند آداب پڑھئے اور عمل کا ارادہ کیجئے: ◉ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پہلے سیدھا پاؤں داخل کریں اور نکلتے وقت پہلے الٹا پاؤں نکالیں ◉ داخل ہوتے وقت داخل ہونے کی اور نکلتے وقت نکلنے کی دعا بھی پڑھ لیں ◉ مسجد میں بدبودار چیز نہ لے کر جائیں بلکہ ہوسکے تو خود بھی جب جائیں تو اچھے صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر جائیں ◉ اگر جوتے آگے لے کر جائیں تو پہلے اچھی طرح سے جھاڑ لیں تاکہ نجاست اور گندگی وغیرہ مسجد میں نہ جائے ◉ مسجد میں بھاگنے، ہنسنے اور شور کرنے سے بچیں بلکہ جتنی دیر مسجد میں رہیں نماز کے علاوہ بھی ذکر و درود اور تلاوتِ قراٰن کریم میں مشغول رہیں۔

اللہ پاک ہمیں مسجد کا ادب و احترام کرنے اور بے ادبی سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! قراٰنِ مجید اللہ پاک کی کتاب ہے، جو اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل ہوئی، اس کے پڑھنے سے بہت زیادہ برکتیں اور ثواب حاصل ہوتا ہے، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قراٰن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ (مسلم، ص314، حدیث:1874) قراٰنِ مجید کی بہت ساری سورتیں ایسی ہیں جن کے شروع میں اللہ پاک نے کسی چیز کی قسم ذکر فرمائی ہے۔ آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر ان چھ سورتوں کے نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "عصر" تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

ی	د	ب	ی	ض	ا	ہ	ل	ق
ل	ف	ج	ر	و	ق	س	ض	ب
ا	ٹ	ع	ص	ا	د	م	ح	ق
و	ل	ج	ب	ل	د	ع	ی	م
ل	ھ	ح	ظ	چ	ش	ر	ا	ب
ی	م	ع	ص	ر	ج	ا	ؤ	چ
ل	گ	پ	ہ	ک	ق	م	ر	ش
ی	ق	ر	ش	م	س	ت	ی	ز

تلاش کئے جانے والے 6 نام:

① ضحیٰ ② فجر ③ لیل ④ شمس ⑤ قمر ⑥ بلد

ماں کی گود

مولانا ابو جواد عطاری مَدَنی*

میں لیپ ٹاپ پر کچھ تحریری کام کرنے میں مصروف تھا اور 6 ماہ کا ننھا محمد جوّاد میری گود میں تھا۔ اچانک مجھے اپنا بچپن یاد آگیا۔ میری عمر شاید چار یا پانچ سال کی تھی، والدہ مرحومہ بعض اوقات مجھے گود میں لے کر قراٰنِ کریم پڑھا کرتی تھیں۔ وہ پُرکیف لمحات ایک خوب صورت یاد بن کر میرے ذہن میں محفوظ ہوگئے اور اب ماں کی پیار بھری گود میں سر رکھ کر تلاوتِ قراٰن کی وہ چاشنی حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن نہیں کر سکتا، کیونکہ اب میری ماں اس دنیا میں نہیں ہے۔ (یااللہ میری ماں کی بے حساب بخشش فرما۔ اٰمین)

محترم والدین! اس واقعہ کو سامنے رکھ کر چند باتیں پیش کی جارہی ہیں، توجہ سے پڑھئے اور عمل کیجئے:

1 بچوں کے سامنے کیا جانے والا آپ کا ہر عمل، انداز اور رویے پوری زندگی انہیں یاد رہ سکتے ہیں لہٰذا ان کے سامنے اچھا اور نیک عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔

2 اپنے بچوں کی درست اسلامی تربیت کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں اور ان کی تربیت کے لئے اچھے اچھے طریقے اپنائیں۔

3 بچپن میں اولاد کے ساتھ برتے گئے آپ کے اچھے رویے انہیں مستقبل میں ترقی کی راہوں پر گامزن کرسکتے ہیں (اصل ترقی دینِ اسلام کے سنہری اصولوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرکے رب کو راضی کرنے میں ہی ہے)۔

4 بچوں کے سامنے لڑائی جھگڑے والی باتوں سے ہمیشہ بچتے رہئے۔

5 ممکن ہو تو کبھی بچے کے پاس یا اس کو گود میں لے کر قراٰن پاک، دینی کتاب یا درودِ پاک وغیرہ پڑھئے۔

6 نومولود بچے کے پاس اللہ اللہ کی صدائیں لگائیے تاکہ آپ کا بچہ جب زبان کھولے تو سب سے پہلا لفظ اللہ کہے۔

7 ماں بچے کو سُلاتے وقت اور دودھ پلاتے ہوئے ذکر اللہ اور درود شریف وغیرہ پڑھتی رہے۔ اس کا بھی بچے پر مثبت اثر پڑے گا۔ اِن شآءَ اللہ

8 والد کو چاہئے کہ نماز کے لئے مسجد جاتے ہوئے سمجھدار بچے کو ساتھ لے جائے تاکہ ابھی سے اس کا نماز اور مسجد جانے کا ذہن بنے۔

اللہ پاک ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

چڑیا کی فریاد

مولانا ابو حفص مدنی*

دادا جان عصر کی نماز پڑھ کر واپس آئے تو لاؤنج میں عجیب ہی منظر تھا، خُبَیب زمین پر بیٹھا سِکّے گِن رہا تھا اور پاس ہی دس، بیس اور پچاس والے نوٹ بھی رکھے ہوئے تھے اور Saving box کُھلا پڑا تھا۔ دراصل نمازِ عصر تو خبیب اور صہیب نے دادا جان کے ساتھ ہی مسجد میں ادا کی تھی لیکن نماز کے بعد امام صاحب نے دادا جان کو کسی بات پر بات چیت کیلئے روک لیا تھا تو دونوں بھائی دادا جان کی اجازت سے گھر چلے آئے تھے۔

اب دادا جان کو ہال میں آتا دیکھ کر خُبیب پوچھنے ہی والا تھا کہ دادا جان کیا کہا امام صاحب نے؟ لیکن اس سے پہلے ہی دادا جان نے پوچھ لیا: خبیب بیٹا! پیسے جوڑ کر کہاں جانے کا ارادہ ہے؟

خبیب آگے سے مسکرانے لگا تو صہیب نے کہا: آپ کو تو پتا ہے دادا جان جب میرے بھائی پر کسی چیز کا شوق سوار ہو جائے تو پھر پورا کئے بِنا نہیں رہتے۔

دادا جان: تو اب کون سا شوق پال لیا ہے ہمارے پوتے نے؟

دادا جان مجھے آسٹریلین طوطے رکھنے ہیں، انہی کیلئے پیسے جمع کر رہا تھا ایک ماہ سے، اب کی بار خبیب نے خود ہی جواب دیا۔

خبیب کی بات ختم ہونے پر صہیب کہنے لگا: دادا جان بات اتنی ہے کہ بھائی نے اپنے دوست عُمیر کے گھر طوطے دیکھ لئے تھے تب سے میرے کان کھا لئے ہیں کہ دیکھنا ایک دن میں بھی طوطے رکھوں گا، اپنی جیب خرچی بچانے کے لئے اسکول بریک میں بھی کلاس سے باہر نہیں جاتے کہ کہیں کینٹین سے آتی گرما گرم سموسوں کی مہک سے نیت خراب نہ ہو جائے۔

آخری بات پر خبیب کے ساتھ ساتھ دادا جان بھی مسکرانے لگے، اور پھر یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ یہ سارے کام تو ہوتے رہیں گے، مغرب کی اذان ہونے والی ہے آپ لوگ نماز کی تیاری کر لو۔

رات کھانے کے بعد دونوں بھائی دادا جان کے پاس بیٹھے تھے کہ پھر طوطوں کی بات چل نکلی، خبیب کہنے لگا: دادا جان ابھی صرف طوطوں کی ایک جوڑی کے پیسے جمع ہوئے ہیں، پنجرے کے پیسے رہتے ہیں ایسا کریں وہ آپ خرید کر میرے طوطوں کو گفٹ کر دیں۔

یہ تو پہلے طوطوں سے پوچھنا پڑے گا کہ انہیں یہ گفٹ پسند بھی ہے یا نہیں، دادا جان نے مسکراتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔ البتہ آپ کی پنجرے والی بات سے مجھے ایک پیغام یاد آ گیا۔

کیسا پیغام دادا جان؟ صہیب نے پوچھا۔

دادا جان: پیغام تو بیٹا میں آپ کو آخر میں بتاؤں گا، آپ کو پتا ہے ناں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو چرند، پرند، حیوانات یعنی اللہ پاک کی سبھی مخلوق پہچانتی تھی، نہ صرف پہچانتی تھی بلکہ اپنی اپنی فریادیں بھی آپ کی بارگاہ میں پیش کرتی تھی، ایسا ہی ایک بہت پیارا معجزہ میں آپ کو سناتا ہوں! معجزے کا سنتے ہی دونوں بھائی چوکس ہو گئے تو دادا جان نے

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

سنانا شروع کیا: ”ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک بار اپنے صحابہ کے ساتھ سفر فرمارہے تھے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غیر موجودگی میں کچھ صحابہ کو ایک درخت پر چڑیا کے دو بچے بیٹھے دکھائی دیئے، صحابہ نے انہیں اٹھالیا۔ وہ چڑیا نبیِّ کریم کے سامنے آکر پر پھیلا کر زمین پہ گرنے لگی۔“ ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو ساری مخلوقات کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے ہیں تو آپ نے یہ دیکھ کر فوراً صحابہ سے پوچھا: کس نے اس چڑیا کو اس کے بچے چھین کر غمگین کیا ہے؟ صحابہ کے بتانے پر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں حکم دیا کہ بچے واپس وہیں رکھ دو تو صحابہ چڑیا کے بچے واپس وہیں رکھ آئے۔“

(دلائل النبوۃ للبیہقی، 6/32-ابوداؤد، 3/75، حدیث:2675)

تو بچو اس سے جہاں ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معجزہ معلوم ہوا وہیں یہ بھی پتا چلا کہ جانوروں کو بھی بلاوجہ تکلیف نہیں دینی چاہئے اسی لئے تو کل مدنی چینل پر لوگوں کو درخت لگانے کا ذہن دیتے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے بہت ہی پیارا پیغام دیا تھا کہ ”اگر آپ پرندوں کی آوازیں سننا چاہتے ہیں تو پنجرے نہ خریدیں، بلکہ درخت لگائیں۔“[1]

واہ دادا جان، پیغام تو بہت ہی خوبصورت ہے لیکن خبیب بھائی کو کون سمجھائے، صہیب نے بھائی کی طرف شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو دادا جان اور خبیب دونوں ہی مسکرا پڑے البتہ خبیب فوراً بولے کہ میں معجزے کا آخری حصہ سُن کر اپنا ارادہ بدل چکا ہوں، اب میں یہ پیسے طوطے خریدنے کے بجائے پودا لگانے اور اسے درخت بنانے پر خرچ کروں گا۔

(1) شرعی طور پر پرندے خریدنا، بیچنا اور انہیں پنجرے میں محفوظ رکھنا جائز ہے جبکہ انہیں کھانے، پینے اور دیگر حوالے سے کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/494 ماخوذاً)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث:8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچّوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنیٰ	نسبت
محمد	عبدالقادر	قدرت والے کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظِ عبد کی اضافت کے ساتھ
محمد	شاکر	شکر ادا کرنے والا	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
محمد	وسیم	حسین چہرے والا	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام

بچیوں کے 3 نام

نام	معنیٰ	نسبت
زینب	خوشبودار پودے کو کہتے ہیں	اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا مبارک نام
رَیحانہ	ایک خوشبودار پودا	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدس کنیز کا نام
عاطفہ	مہربانی کرنے والی	بزرگ خاتون (حضرت ذوالنون مصری کی بہن) کا نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں)

لائبریری کی ترتیب

مولانا حیدر علی مدنی*

اتوار کا دن ویسے تو کچھ گھروں میں یومِ نیند (Sleeping day) کے طور پر منایا جاتا ہے لیکن اگر اس اتوار کو کوئی مہمان ننھے میاں کے گھر آجاتا تو اسے یوں لگتا جیسے گھر میں بھونچال آیا ہوا ہے، دراصل ہر کوئی ہفتے بعد ملنے والی ایک چھٹی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش میں تھا، امی جان کچن کے کاموں میں مگن تھیں تو آپی کو آج کپڑوں کی الماری ٹھیک کرنے کا ٹھیکا ملا تھا، الماری کی صفائی تو آپی نے اکیلے کرلی تھی لیکن اب کپڑوں کو الماری میں رکھنے کے لئے ننھے میاں کو ساتھ بٹھالیا تھا، ابھی کچھ کپڑے رہتے تھے کہ ابو جان نے ننھے میاں کو بلالیا۔

ننھے میاں نے باہر آکر دیکھا تو ابو جان صحن میں چارپائی پر چادر بچھارہے تھے، ننھے میاں کو دیکھتے ہی کہنے لگے: بیٹا کافی دن ہوگئے کتابوں کی الماری کی صفائی نہیں کی۔ یہ سنتے ہی ننھے میاں خوشی سے جھوم اُٹھے، ابو جان کے ساتھ کتابوں کی صفائی اور انہیں ترتیب سے رکھنا ننھے میاں کا پسندیدہ کام تھا جسے کرتے ہوئے نہ تو وہ جی چُراتے اور نہ ہی تھکاوٹ محسوس کرتے، کام تھا بھی تو بہت دلچسپ، کتابیں اٹھانا، رکھنا اور ابو جان کو تھماتے جانا۔ اس دوران باپ بیٹے کی خوبصورت گفتگو بھی جاری رہتی اور ابو جان خود ہی کوئی ایک کتاب منتخب کرکے ننھے میاں کے ساتھ اس پر گفتگو شروع کر دیتے تھے کہ کتاب کا موضوع (Topic) کیا ہے؟ اور اس میں کس طرح کی معلومات ہیں؟ یونہی باتوں باتوں میں کتابیں دوبارہ ترتیب سے رکھ دی جاتیں اور وقت کا پتا بھی نہ چلتا۔

آج بھی ایک کتاب اٹھاتے ہوئے ننھے میاں کہنے لگے: اوہ! اتنی بھاری کتاب، پتا نہیں آپ اتنی بڑی بڑی کتابیں کیسے پڑھ لیتے ہیں۔

ابو جان نے مسکراتے ہوئے کہا: ننھے میاں! کتابیں اچھی ہوتی ہیں اور وہ خود ہی اپنے آپ کو ہم سے پڑھوا لیتی ہیں اب جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے پتا ہے جب جب میں اسے پڑھنے بیٹھتا ہوں تو چھوڑنے کو دل ہی نہیں کرتا۔

ننھے میاں کے چہرے پر پھیلا تجسّس (Curiosity) دیکھ کر ابو جان سمجھ گئے کہ وہ آج اسی کتاب کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو کہا: آپ یہ کتاب مجھے پکڑا دیں اور وہ اسٹول اِدھر لے آئیں۔

ننھے میاں اسٹول پاس لاکر اس پر بیٹھ گئے تو ابو جان نے اپنی بات شروع کی: آپ کو پتا ہے ناں اللہ پاک نے اپنے بندوں کو سیدھے راستے اور اچھائی اور برائی کی تعلیم دینے کے لئے بہت سے انبیاء و رسولوں کو بھیجا۔

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضانِ آن لائن اکیڈمی

ابو جان رکے تو ننھے میاں جلدی سے بولے: جی جی مجھے پتا ہے، اللہ پاک نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے ہیں۔

ابو جان: لیکن بیٹا ایک بات یاد رکھیں کہ نبیوں کی صحیح تعداد صرف اللہ و رسول کو ہی معلوم ہے لہٰذا جب کبھی نبیوں کی تعداد بتانی ہو تو Fix number میں نہ بتائیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اللہ پاک نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام بھیجے تھے۔ جن میں سے 27 انبیاء کرام ایسے ہیں جن کا ذکر اللہ پاک نے قراٰن مجید میں ان کے نام کے ساتھ کیا ہے۔

پھر ابو جان نے اپنے ہاتھ میں پکڑی کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اس کتاب میں ان 27 انبیائے کرام کی زندگی کے بھی مبارک حالات جمع کئے گئے ہیں۔ آپ کو پتا ہے اس کتاب کی دلچسپ بات کیا ہے؟

جی نہیں ابو جان، ننھے میاں نے جواب دیا۔

ابو جان: دیکھو بیٹا! اللہ پاک نے جتنے بھی انبیائے کرام بھیجے ان سبھی کی مبارک زندگیوں میں انسانوں کے لئے سیکھنے کے بے شمار مواقع ہیں، کیسے وہ اپنے پاک رب کے وفادار بندے تھے، اللہ پاک کی طرف سے دی گئی ذمہ داری اور اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے کیسے انہوں نے محنت کی اور اس راستے میں آنے والی مشکلات پر صبر کیا تو یوں ہر ایک نبی کی زندگی میں ہمارے لئے نصیحتوں کے بے شمار پھول ہیں جنہیں اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔

بابا جان! کتاب کا نام کیا ہے؟ ذرا دکھائیے گا، ننھے میاں نے کتاب کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

بیٹا! یہ مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ کتاب **"سیرتُ الانبیاء"** ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اللہ کے پیارے نبیوں کی مبارک زندگی کا مطالعہ (Study) اور اس سے حاصل ہونے والے اسباق (Morals) کو اپنی زندگی پر اپلائی کرنے کی کوشش کریں۔ چلیں اب اُٹھیں کتابیں واپس بھی رکھنی ہیں، ابو جان نے کہا تو ننھے میاں اٹھ کھڑے ہوئے ورنہ ان کا دل تو ابھی اور بھی باتیں سننے کا تھا۔

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 پیسے جوڑ کر کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ **2** مسجد کو اللہ پاک کا گھر کہا جاتا ہے **3** کپڑوں کی الماری ٹھیک کرنے کا ٹھیکا ملا تھا **4** دینی کتاب یا درودِ پاک وغیرہ پڑھئے **5** قراٰنِ مجید اللہ پاک کی کتاب ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: وہ کونسے نبی ہیں جو ہر روز کھانے سے پہلے 300 رکعت نماز پڑھتے؟

سوال 02: قَمَرُ الْبَطْحَاء کس شخصیت کا لقب ہے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر 923012619734+ پر واٹس ایپ کیجئے › 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2023ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) اُمِّ عبداللہ (کراچی) (2) حیدر علی (ڈسکہ، سیالکوٹ) (3) بنتِ سرور (ملتان)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

درست جوابات (1) حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی والدہ کا نام حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا تھا۔ (2) حضرت نوح علیہ السّلام اپنی قوم میں 950 سال رہے۔

درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام ◉ حسیب محمد (لاہور) ◉ بنتِ سجّاد (کوٹلی) ◉ بنتِ آصف عطّاریہ (چکوال) ◉ محمد آصف عطّاری (لیہ) ◉ بنتِ رحمت اللہ (کراچی) ◉ محمد حسّان محمود (ٹنڈو الہیار، سندھ) ◉ بنتِ محمد قاسم (کراچی) ◉ بنتِ محمد کاشف (لاہور) ◉ بنتِ گل نواز (سیالکوٹ) ◉ بنتِ محمد منیر (سرگودھا) ◉ بنتِ اصغر علی (جہانیاں، ملتان) ◉ ثاقب رسول (ٹوبہ)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2023ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) بنتِ بلال (کراچی) (2) بنتِ ادریس (جڑانوالہ) (3) محمد فیضان (کمالیہ)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

درست جوابات (1) یوم شجر کاری، ص58 (2) بدشگونی کچھ نہیں، ص55 (3) سیلف کنٹرول، ص56 (4) فائر اسٹیشن، ص60 (5) حروف ملایئے، ص55۔

درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام ◉ محمد حمزہ عطّاری (کراچی) ◉ بنتِ عبدالعظیم (کراچی) ◉ بنتِ محمد صدیق (اوکاڑہ) ◉ بنتِ غلام رسول (ٹوبہ) ◉ احمد رضا (ننکانہ) ◉ بنتِ نعیم فاروق (سیالکوٹ) ◉ بنتِ طیب (لاہور) ◉ بنتِ خان محمد (بھکر) ◉ عثمان شمس (ڈسکہ) ◉ بنتِ لیاقت (رحیم یار خان) ◉ بنتِ اسلام الدین (سکھر) ◉ محمد ادریس (کراچی)۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2023ء)

نام مع ولدیت:..................عمر:......مکمل پتا:..

موبائل/واٹس ایپ نمبر:..........................(1) مضمون کا نام:..........................صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:..........................صفحہ نمبر:......(3) مضمون کا نام:..........................صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:..........................صفحہ نمبر:......(5) مضمون کا نام:..........................صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان دسمبر 2023ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2023ء)

جواب1:..جواب2:..

نام:..........................ولدیت:..........................موبائل / واٹس ایپ نمبر:..........................

مکمل پتا:..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان دسمبر 2023ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

اسلام اور عورت

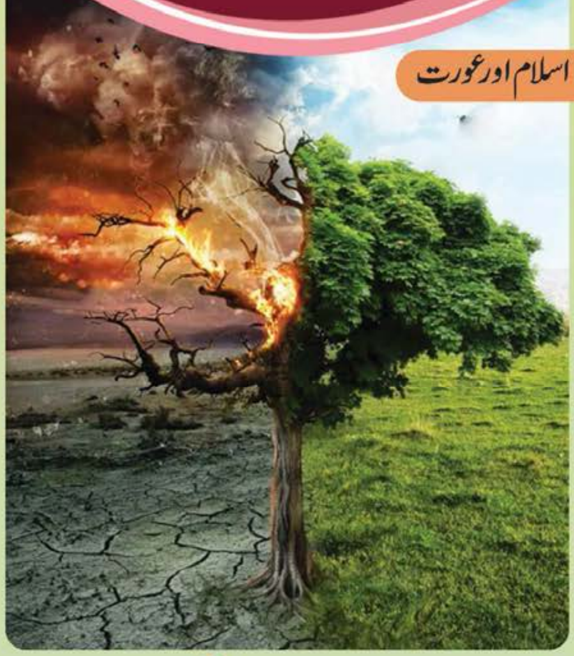

اچھے اور بُرے کا اسلامی معیار

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اچھائی، بُرائی اور کامیابی و ناکامی کا مِعْیار رنگ رُوپ، نسل و نسب اور مال و دولت وغیرہ نہیں بلکہ اس کا معیار تقویٰ ہے، اچھائی کیا ہے؟ بُرائی کیا ہے؟ یہ بات ہم عقل سے طے نہیں کر سکتے، اچھائی بُرائی کا مِعْیار شریعت ہے، جس کو اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اچھا فرمائیں، وہ اچھا، جسے اللہ اور اس کا رسول بُرا کہیں وہ یقیناً بُرا ہے۔

اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ(۱۳)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔(1)

آج کل ہمارے ہاں اچھائی بُرائی کے مِعْیار بدل گئے ہیں ❁ کوئی کیسے کپڑے پہنتی ہے؟ ❁ اس کا نسب کیسا ہے؟ ❁ کتنی پڑھی لکھی ہے؟ ❁ انگلش کیسی بول لیتی ہے؟ ❁ گاڑی کیسی رکھی ہوئی ہے؟ وغیرہ اس طرح کی چیزوں سے کسی کے اچھا یا بُرا ہونے کی پہچان کی جاتی ہے۔ حالانکہ اچھائی بُرائی کا مِعْیار یہ چیزیں نہیں بلکہ اچھائی بُرائی کا مِعْیار انسان کا کردار ہے، کوئی اچھا ہے یا بُرا ہے، اس کا فیصلہ اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمائیں گے، اس کے لئے ہمیں اپنے آپ کو شریعت کے آئینے میں دیکھنا ہوگا، قراٰن و حدیث کی روشنی میں اپنے کاموں اور باتوں کا جائزہ لینا ہوگا۔

احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہاں اچھے لوگوں کی خوبیاں بیان کی ہیں وہیں برے اور ناپسندیدہ لوگوں کی بھی پہچان بتادی ہے تاکہ ان برائیوں سے بچا جائے اور ایسے لوگ جن میں یہ باتیں پائی جائیں ان سے بھی دور رہا جائے۔ ایک شخص نے حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دریافت کیا کہ لوگوں میں سے کون سا شخص بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔ عرض کیا گیا: اور بدتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور عمل خراب ہوں۔(2)

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ پاک یاد آجائے اور بدترین بندے چغلی کھانے والے، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور بے عیب لوگوں کی خامیاں نکالنے والے ہیں۔(3)

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عِنْدَ اللهِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِی یَاْتِی هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَیَاْتِی هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ یعنی تم قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں لوگوں

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

میں بدترین دو منہ والے کو پاؤ گے، جو اِن کے پاس اور منہ سے جائے اور اُن کے پاس اور منہ سے۔[4]

یہاں حقیقی دو منہ والا انسان مراد نہیں بلکہ وہ آدمی مراد ہے جو سامنے تعریف کرے پیچھے بُرائی یا سامنے دوستی ظاہر کرے پیچھے دشمنی یا دو لڑے ہوئے آدمیوں کے پاس جائے اِس سے ملے تو اِس کی سی کہے دوسرے سے ملے تو اُس کی سی کہے، ہر ایک کا ظاہری دوست بنے۔[5]

اوپر ذکر کردہ آیات و احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ اچھائی اور بُرائی کا اسلامی معیار کیا ہے! اچھا ہونے کا اسلامی معیار تقویٰ پرہیزگاری، حق سننا، سمجھنا اور ماننا، اچھے اور نیک اعمال کرنا ہے۔

جب کہ دوسروں کے عیب نکالنا، چغلیاں کرنا، لگائی بجھائی میں مصروف رہنا، اختلافات ڈلوانا، دو رنگی اپنانا اسلام میں برا کردار شمار کیا گیا ہے۔

(1) پ26، الحجرات:13 (2) ترمذی،4/148، حدیث:2337 (3) مسند احمد،6/291، حدیث:18020 (4) بخاری،4/115، حدیث:6058 (5) مراٰۃ المناجیح،6/468 ملخصاً

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ماہِ ذُوالقعدہ و ذُوالحجہ 1444ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "نمازِ فجر کے فضائل" پڑھ یا سُن لے اُسے ہمیشہ نمازِ فجر باجماعت پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے، اٰمین 2 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ "ماں باپ کے متعلّق واقعات" پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے ماں باپ کا فرماں بردار و خدمت گزار بنا اور اُس کو ماں باپ سمیت جنّتُ الفِردوس میں بے حساب داخلہ عطا فرما، اٰمین۔

خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے ماہِ ذُوالقعدہ و ذُوالحجہ 1444ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعا سے نوازا: 3 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 16 صفحات کا رِسالہ "امیرِ اہلِ سنّت کے 150 ارشادات" پڑھ یا سُن لے اُسے امیرِ اہلِ سنّت کے صدقے نیکی کی راہ پر چلا اور دین و دنیا کی خوب برکتیں عطا فرما، اٰمین 4 یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "امیرِ اہلِ سنّت کا پہلا حج 1980ء" پڑھ یا سُن لے اُسے بار بار حج و زیارتِ مدینہ سے نواز کر بِلاحساب و کتاب جنّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
نمازِ فجر کے فضائل	18 لاکھ 49 ہزار 806	8 لاکھ 94 ہزار 385	27 لاکھ 44 ہزار 191
ماں باپ کے متعلّق واقعات	11 لاکھ 47 ہزار 856	6 لاکھ 19 ہزار 123	17 لاکھ 66 ہزار 979
امیرِ اہلِ سنّت کے 150 ارشادات	18 لاکھ 26 ہزار 503	9 لاکھ 39 ہزار 766	27 لاکھ 66 ہزار 269
امیرِ اہلِ سنّت کا پہلا حج 1980ء	18 لاکھ 86 ہزار 722	8 لاکھ 81 ہزار 851	27 لاکھ 68 ہزار 573

اپنے دل کی صفائی کریں

- ظاہری بیماریوں میں نماز چھوڑنا
- دوسروں کی دل آزاری کرنا
- دوسروں کے حقوق ضائع کرنا
- بڑوں کی بے ادبی کرنا
- جھوٹ، غیبت، چغلی اور لڑائی جھگڑے کرنا

بنت ندیم عطاریہ*

شاید اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہ کرے کہ ہم روز نہاتے ہیں پھر بھی اگلے دن تک پسینے اور گرد و غبار سے جسم اَٹ جاتا اور میلا کچیلا ہو جاتا ہے، اسی طرح روزانہ صبح گھر کی صفائی ستھرائی کی جاتی ہے اور ہر ہفتے گھر کے جالے صاف کئے جاتے ہیں مگر شام تک گھر دوبارہ گندا ہو جاتا اور اگلے دن تک چھتوں اور دیواروں پر جالے بھی دوبارہ دکھائی دینے لگتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نہانے دھونے، صفائی ستھرائی کرنے اور در و دیوار سے جالے اتارنے میں ناغہ نہیں کرتے، آخر کیوں...؟ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر نہانا چھوڑ بیٹھیں گے تو سر میں جوئیں پڑ جائیں گی، جسم پر میل کی تہہ جم جائے گی اور اس سے بدبو آنے لگے گی، یونہی کچھ عرصے تک گھر کی صفائی اور جھاڑ پُونچھ چھوڑ دینے کی صورت میں گھر رہنے کے قابل نہیں رہے گا، لہٰذا ہم جسم، لباس اور گھریلو صفائی کو اہمیت دیتے ہیں اور دینی بھی چاہئے۔

اہم چیز کی صفائی سے غفلت مگر ایک اہم چیز ایسی بھی ہے جس کی صفائی کی طرف عام طور پر توجہ نہیں دی جاتی اور وہ ہے دل! حالانکہ دلوں کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ جب ہم اسے صاف ستھرا رکھیں تو عبادتوں میں دل لگ رہا ہوتا ہے۔ فرائض کے ساتھ ساتھ ہم نفل بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں، تہجد کی بھی سعادت مل رہی ہوتی ہے، لیکن جب ہم اس کی صفائی سے توجہ ہٹا لیتے ہیں تو یہ میلا کُچیلا اور کالا پڑنے لگتا ہے نتیجتاً نفل تو نفل، فرائض میں بھی دل نہیں لگ رہا ہوتا، خود پر جبر کر کے نمازیں ادا کر رہے ہوتے ہیں، گناہوں کا رجحان بڑھ جاتا ہے اور ان سے بچنا دُشوار ہو جاتا ہے اور مصیبت در مصیبت یہ کہ میلا ہونے کے بعد دل اچھی باتوں کا اثر بھی بہت مشکل سے قبول کرتا ہے۔

لہٰذا دیگر چیزوں کی صفائی کے علاوہ اپنے دل کی صفائی اور پاکیزگی کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ دل میلا کیسے ہوتا ہے اور اس کی صفائی کے لئے کیا اہتمام کرنا چاہئے۔

دل کی گندگی کا سبب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب مؤمن گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، اگر وہ توبہ کر لے اور بخشش طلب کرے تو دل میں چمک اور جِلا پیدا ہو جاتی ہے، اور اگر مزید گناہ کرتا ہے تو نکتے بڑھتے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے دل پر وہ زنگ چڑھ جاتا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قراٰن میں (یوں) فرمایا: ﴿كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ(۱۴)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: (ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ ان کے کمائے ہوئے اعمال نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے۔

(مسند امام احمد، 3/154، حدیث: 7957- پ 30، المطففین: 14)

* جامعۃ المدینہ فیضان ابو ہریرہ

گناہوں کی ظاہری اور باطنی بیماریاں معلوم ہوا کہ دل گناہوں کی وجہ سے کالا اور زنگ والا ہو جاتا ہے اور دل زنگ آلود ہونے سے بندہ گناہوں کی ظاہری اور باطنی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ ظاہری بیماریوں میں نماز چھوڑنا، دوسروں کی دل آزاری کرنا، دوسروں کے حقوق ضائع کرنا، بڑوں کی بےادبی کرنا، جھوٹ، غیبت، چغلی اور لڑائی جھگڑے کرنا وغیرہ ہماری عملی زندگی کو تباہ کر دیتی ہیں جبکہ باطنی بیماریاں تکبر، حسد، بدگمانی، ریاکاری، بغض، حُبِّ جاہ اور حرص وغیرہ ہمارے ذہنی سکون کو تباہ کر دیتی ہیں جبکہ یہ دونوں بیماریاں قبر و آخرت میں بھی سخت عذاب کا سبب بن سکتی ہیں۔

دل کی صفائی کا طریقہ اس کا طریقہ اوپر ذکر کی گئی حدیثِ پاک میں ہی بیان ہوا کہ اگر گناہ کرنے والا توبہ کر کے بخشش طلب کرے تو دل چمک جاتا ہے۔

ضروری نہیں کہ ہم صرف اسی وقت توبہ و استغفار کریں جب ہمیں اپنے کسی گناہ کا پتا چل جائے، بلکہ ہمیں چاہئے کہ وقتاً فوقتاً توبہ و استغفار کرتے رہیں، روزانہ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اپنے رب سے بخشش طلب کریں، ہم جتنا زیادہ استغفار کریں گے اتنا ہی ہمارا دل اُجلا و چمکدار رہے گا، دل اُجلا رہے گا تو عبادت میں لذت و سُرور بھی ملے گا اور ذوق و شوق بھی بڑھے گا۔ جسم و لباس کی صفائی اگر شخصیت نکھارتی ہے تو دل کی پاکیزگی اعمال میں نکھار لاتی ہے، اس کے علاوہ استغفار کا ایک زبردست فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کی برکت سے زندگی کی ناہمواریاں اور دُشواریاں آسان ہو جاتی ہیں جیسا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص پابندی سے استغفار کرتا رہتا ہے اللہ پاک اس کی ہر پریشانی دور فرمائے گا، اس کے لئے ہر تنگی سے نجات کی راہ نکالے گا اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو گا۔ (ابوداؤد، 2/122، حدیث:1518)

اللہ پاک ہمیں گناہوں کی گندگی سے بچائے اور اپنے دِلوں کو پاک و صاف رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی فضیل رضا عطاری*

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ 1 کیا دنیا کے میاں بیوی جنت میں ایک ساتھ ہوں گے؟ 2 مطلقہ عورت جنت میں کس کے ساتھ رہے گی؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

1 جو دنیا میں میاں بیوی تھے، جنت میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے بشرطیکہ وہ دونوں جنتی ہوں اور بیوی نے شوہر کے مرنے کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کیا ہو۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن فتاویٰ

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

رضویہ شریف میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں "قالت أم سلمة بلغني أنه ليس امرأة يموت زوجها وهو من أهل الجنة وهي من أهل الجنة ثم لم تزوج بعده إلا جمع الله بينهما في الجنة" یعنی: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور مرد و عورت دونوں جنتی ہوں پھر عورت کسی اور سے شادی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائے گا۔" (فتاویٰ رضویہ، 12/303)

اور ایک مقام پر فرماتے ہیں: عورت کہ نکاحِ ثانی نہ کرے روزِ قیامت اپنے شوہر کو ملے گی جبکہ دونوں نے ایمان پر وفات پائی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 25/579)

عورت کے اگر ایک سے زائد نکاح ہوئے ہوں تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) عورت جس کے نکاح میں انتقال کرے گی اسی کے ساتھ جنت میں ہو گی بشرطیکہ دونوں جنتی ہوں چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے "وعن سعيد بن المسيب أنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين سئل عن المرأة يكون لها الزوجان في الدنيا لأيهما تكون في الآخرة؟ فقال المرأة للأخير یعنی حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے جب پوچھا گیا کہ ایک عورت کے اگر دنیا میں دو نکاح ہوئے ہوں تو وہ آخرت میں کس کے ساتھ رہے گی؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عورت آخری شوہر کے لئے ہے۔"

(أدب النساء الموسوم بکتاب العنایۃ والنہایۃ، ص272)

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ الرَّحمہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: "عورت اگر دوسرا شوہر کرے (یعنی دوسرا نکاح کرے) تو اگر اس کے نکاح میں مر جائے تو اس دوسرے کو بشرطِ ایمان ملے گی کما فی الحدیث۔"

(فتاویٰ رضویہ، 25/579)

(۲) عورت انتقال کے وقت کسی شوہر کے نکاح میں نہ ہو تو جنت میں اسے اختیار دیا جائے گا کہ ان شوہروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے: "عن ام سلمة رضی الله عنها قلت یا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم المرأة تزوج الزوجين والثلاثة والاربعة في الدنيا ثم تموت فتدخل الجنة ويدخلون معها من يكون زوجها منهم؟ قال صلی اللہ علیہ وسلم انها تخير فتختار احسنهم خلقا فتقول يارب ان هذا كان احسنهم خلقا في دار الدنيا فزوجنيه یعنی ام المومنین حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم بعض عورتیں دنیا میں دو، تین یا چار شوہروں سے (یکے بعد دیگرے) شادی کرتی ہیں پھر مرنے کے بعد وہ جنت میں اکٹھے ہوں تو وہ عورت کس شوہر کے لیے ہو گی؟ ارشاد فرمایا: اسے اختیار دیا جائے گا اور جس خاوند کا اخلاق دنیا میں سب سے اچھا ہو گا وہ اس کو اختیار کرے گی وہ کہے گی اے میرے رب عزوجل میرے اس خاوند کا اخلاق دنیا میں سب سے اچھا تھا لہٰذا اس کے ساتھ میرا نکاح فرمادے۔" (فتاویٰ حدیثیہ، 1/49)

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ الرَّحمہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: "غرض (عورت) کسی شوہر کے نکاح میں نہ مری تو اسے روزِ قیامت اختیار دیا جائے گا کہ ان شوہروں میں جسے چاہے پسند کر لے وہ اسے پسند کرے گی جو اس کے ساتھ زیادہ نیک سلوک سے معاشرت کرتا تھا۔"

(فتاویٰ رضویہ، 25/579)

2 مطلقہ جس نے ایک بار ہی نکاح کیا یا کنواری یا اس کا شوہر جنتی نہ ہو گا تو ایسی جنتی عورت کا نکاح جنتی مرد کے ساتھ کر دیا جائے گا۔ چنانچہ مسلم شریف کی حدیث پاک ہے: "ما في الجنة اعزب یعنی جنت میں کوئی غیر شادی شدہ نہ ہو گا۔"

(مسلم، ص1164، حدیث:7147)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا حسین علاؤالدین عطاری مَدَنی*

ملاوی "ویلکم ٹو اسلام" پروگرام میں 64 غیرمسلموں کا قبولِ اسلام

دعوتِ اسلامی کے شعبہ فیضانِ اسلام کے تحت افریقی ملک ملاوی (Malawi) کے شہر سانجے (Nsanje) کے اطراف گاؤں پوٹلا میں "ویلکم ٹو اسلام" پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی کمیونٹی کے افراد نے بھی شرکت کی۔ اس پروگرام میں مبلغین دعوتِ اسلامی نے بیانات میں اسلام کی اہمیت و افادیت واضح کرتے ہوئے شُرکا میں سے غیرمسلموں کو قبولِ اسلام کی دعوت دی، نتیجتاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 64 غیرمسلم کلمہ طیبہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے۔

کنزالایمان کراچی میں چوتھے دارُالحدیث کا افتتاح کردیا گیا

02 اگست 2023ء کو کراچی کے جامعۃُ المدینہ کنزالایمان بابری چوک میں نائٹ شفٹ کے پہلے اور کراچی سٹی کے چوتھے "دارُالحدیث" کا افتتاح کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد علی عطاری بھی شریک تھے۔ افتتاحی تقریب میں استاذُ الحدیث مفتی محمد حسان عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور طلبۂ کرام کو بخاری شریف کی حدیث پڑھا کر شرح بھی بیان فرمائی۔

مڈلینڈ (برطانیہ) میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کیلئے بہترین شہری کا ایوارڈ

دعوتِ اسلامی ویلزیوکے کے نگران اور فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن برطانیہ کے سربراہ سید فضیل رضا عطاری کو اس سال مڈلینڈز پولیس اور کرائم کمشنر کی جانب سے بیسٹ سٹیزن ایوارڈ اور تعریفی اسناد سے نوازا گیا۔ ویسٹ مڈلینڈز میں 6 ملین (60لاکھ) افراد میں سے اس ایوارڈ کے لئے ایک پاکستانی کا انتخاب ہونا پورے پاکستان بلکہ مسلم کمیونٹی اور اوورسیز پاکستانیوں کے لئے بھی اعزاز کی بات ہے۔ سید فضیل رضا عطاری نے اعزاز کو دعوتِ اسلامی کے نام کرتے ہوئے کہا کہ اگر دعوتِ اسلامی نہ ہوتی تو یہ ایوارڈ میرے پاس نہ ہوتا، ان کا مزید کہنا تھا کہ یہ ایوارڈ ان تمام ذمہ داران کے بھی نام کرتا ہوں جو کرونا کے دوران مثالی کاموں، شجرکاری مہم اور اَن گنت پروگرامز میں شامل رہے۔ انہوں نے بتایا کہ دعوتِ اسلامی برطانیہ کی جیلوں میں اصلاحی کام کے علاوہ نائف کرائمز اور منشیات کے خلاف ورکشاپس بھی منعقد کررہی ہے۔

جامع مسجد سکینہ لاہور میں پروفیشنلز اجتماع کا انعقاد

دعوتِ اسلامی کے شعبہ پروفیشنلز فورم کے تحت 16 جولائی 2023ء کو جامع مسجد سکینہ صدیق قذافی اسٹیڈیم لاہور میں سنتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں I.T پروفیشنلز، انجینئرز، فنانس آفیسرز، پروفیسرز اور اسٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ مفتی دعوتِ اسلامی مفتی محمد ہاشم خان عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے **"عظمتِ قراٰن"** پر سنتوں بھرا بیان کیا اور شُرَکا کو روزانہ تفسیر **"صراطُ الجنان"** پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ اس موقع پر نگرانِ مجلس شعبہ پروفیشنلز فورم محمد ثوبان عطاری بھی موجود تھے۔

وزیرِ اعظم کشمیر چوہدری انوار الحق سے ملاقات

23 جولائی 2023ء کو دعوتِ اسلامی کشمیر مشاورت کے ہیڈ حاجی سید جنید عطاری نے دعوتِ اسلامی کے وفد کے ہمراہ وزیرِ اعظم کشمیر چوہدری انوارُالحق سے ملاقات کی اور انہیں دعوتِ اسلامی کی دینی و سماجی خدمات سے متعارف کرواتے ہوئے قراٰنِ پاک کی بے حرمتی کے افسوسناک واقعہ پر امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی جانب سے دنیا بھر میں 540 مساجد بنانے کے اعلان سے بھی آگاہ کیا۔ وزیرِ اعظم کشمیر نے دعوتِ اسلامی کی دینی و فلاحی خدمات کو سراہتے ہوئے ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کا شکریہ ادا کیا۔

کوپن ہیگن، ڈنمارک میں 12 دینی کام کورس کا انعقاد

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مدنی مرکز "فیضانِ جمالِ مصطفےٰ" کوپن ہیگن (Copenhagen) ڈنمارک میں 22 جولائی 2023 کو دو دن کا 12 دینی کام کورس منعقد ہوا جس میں سویڈن اور ڈنمارک کے عاشقانِ رسول اور ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ اس موقع پر نگرانِ یورپ ریجن اُسید رضا عطاری نے شُرکا کو 12 دینی کاموں کے حوالے سے بریفنگ دی اور دینی کام کرنے کا طریقہ کار بتاتے ہوئے نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ذہن دیا۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب وروز، کراچی

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
October 2023

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
اکتوبر 2023ء

بزرگوں کے ایام منانے کے فائدے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ

حضرت سیدنا سُفیان بن عُیَیْنہ رحمۃُ اللہِ علیہ کا فرمان ہے: "نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔" (حلیۃ الاولیاء، 7/335، روایت: 10750) اَلحمدُ لِلّٰہِ الکریم! دعوتِ اسلامی میں بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے ذِکرِ خیر کا سلسلہ رہتا ہے جیسے چاروں خلفائے راشدین، حسنینِ کریمین، حضرت امیر معاویہ اور دیگر صحابۂ کرام واہلِ بیتِ اطہار اور دیگر بزرگانِ دین رِضوانُ اللہِ علیہم اجمعین، اسی طرح گیارھویں شریف کا مہینا ربیعُ الاٰخر شروع ہوتے ہی دعوتِ اسلامی کی طرف سے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں حُضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی یاد میں مسلسل 11 مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا ہے جو مدنی چینل پر Live ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے، ربیعُ الاٰخر کی گیارھویں رات نیازِ غوثیہ بھی عاشقانِ اولیا کو پیش کی جاتی ہے۔

دینی بزرگوں کے ایّام منانے کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کے حالاتِ زندگی بیان کئے جائیں، ان کے خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ، تقویٰ و پرہیزگاری کے واقعات، کرامات، علمی خدمات کے بارے میں بتایا جائے۔ اس سے جہاں لوگوں کے دلوں میں ان بزرگوں کی عقیدت و محبت میں اضافہ ہوتا ہے وہیں عمل کا جذبہ بھی بڑھتا ہے، اور نیکوں سے محبت تو بہت بڑی سعادت کی بات ہے، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی جو جس سے محبت رکھتا ہے وہ (قیامت کے دن) اسی کے ساتھ ہوگا۔ (بخاری، 4/147، حدیث: 6169) بزرگوں کے ایام منانے کے موقع پر اسلامی بھائی اور بہنیں ان کو اپنی مختلف نیکیوں مثلاً تلاوتِ قراٰن، ذِکر و دُرود، علمِ دین سیکھنے، کتابیں اور رسالے پڑھنے، نذر و نیاز اور مدنی قافلوں میں سفر کا ثواب بھی تحفے میں پیش کرتے ہیں۔ جس کو تحفہ دیا جائے وہ خوش ہوتا ہے تو جب ہم دینی بزرگوں کو ثواب کا تحفہ بھیجیں گے تو ان کو بھی خوشی ہوگی اور اِنْ شآءَ اللہ ہم پر عطاؤں اور برکتوں کی بارش ہوگی۔ اللہ پاک ہمیں اچّھی اچّھی نیتوں کے ساتھ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے بُزرگوں کے ایام منانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 15 رجب المرجب 1442ھ مطابق 27 فروری 2021ء کو ہونے والے مدنی مذاکرے (Ep:1827) کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنت سے نوک پلک درست کروا کے پیش کیا گیا ہے)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔
بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net